یا اللہ مدد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کے دوست یاران پیغمبرؐ ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ

مذہب اہلسنت کی صداقت اور تبلیغ اسلام کے لئے ووالا جواب رسالے

تحفۃ الاخیار

یعنی

شیعہ کے تمام اعتراضات کا مدلل جواب

مع

شیعہ حضرات سے ایک سو سوالات

تالیف

محقق اہلسنت مولانا مہر محمد مدظلہ العالی

ناشر مکتبہ عثمانیہ بن حافظ جیؒ ضلع میانوالی

عقیدہ لائبریری
www.aqeedeh.com

یہ کتاب عقیدہ لائبریری سے ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے.

www.aqeedeh.com/ur/

E-mail: book@aqeedeh.com

بعض مفید اسلامی ویب سائٹس:

www.aqeedeh.com	www.islamic-forum.net
www.sadaislam.com	www.khatm-e-nubuwwat.com
www.zekr.tv	www.kitabosunnat.com
www.kalemeh.tv	www.muhammadilibrary.com
www.ahlehaq.org/hq	www.islamqa.info/ur
www.islamhouse.com	www.quran-o-sunnah.com
www.eeqaz.com	www.deeneislam.com
www.tauheed-sunnat.com	www.nadwatululama.org

یا اللہ مدد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ
ہم مسلک ہیں یارانِ نبیؐ کچھ فرق نہیں ان چاروںؓ میں

تحفۃ الاخیار

یعنی

شیعہ کے تمام اعتراضات کا مدلل جواب
مع
شیعہ حضرات سے ایک سو سوالات

مؤلف: مولانا حافظ مہر محمد مدظلہ

اٹھارھواں ایڈیشن　　تعداد : ۱۱۰۰　　ہدیہ چالیس روپے

عرض حال طبع ہفدہم

حامداً ومصلیاً۔ اسلام نبوی کے ترجمان مذہب اہل السنّت والجماعت کا امتیاز یہ ہے کہ وہ قرآن کریم اور سنتِ نبوی ہی کو مکمل، واجب الاتباع اور غیر منسوخ و متغیر دین مانتے ہیں ختم نبوت کی حقیقت یہی ہے اور چار یاران نبوی کو خلفاء راشدین اور افضل الامت مانتے ہیں اور تمام صحابہ واہلبیت رضوان اللہ علیھم اجمعین سے محبت رکھتے ہیں کسی کی بھی غیبت اور بدگوئی کو ہلاکت ایمان جانتے ہیں۔ افسوس کہ عصر حاضر میں اہل السنّت والجماعت جس قدر اپنے مذہب اور فرائض سے غافل ہیں اسی قدر مخالفین صحابہ کرامؓ سے عداوت اور باطل کی اشاعت میں تیز ہیں۔ نصاب دینیات کی علیحدگی، کلمہ طیبہ کی تبدیلی کے علاوہ تحریر و تقریر میں صحابہ رسول، امہات المومنین اہل بیت نبوی رضی اللہ عنھم پر تبرابازی اور افترا عام ہے تعلیم آئمہ کے بالکل مخالف عزاداری کی آڑ میں اہل سنت کشی ہو رہی ہے اور سادہ لوح سنی، بریلوی، وہابی میں مٹ کر آپس میں دست و گریبان ہیں۔ لو کانو ایعلمون

۱۹۷۶ء میں ایک دلآزار چارٹ "میں کیوں شیعہ ہوا؟" کے ۲۴ سوالات کا تحقیقی جواب "تحفۃ الاخیار" کے نام سے احقر نے شائع کرایا۔ بحمد اللہ دینی اور علمی حلقوں میں اسے پذیرائی ہوئی، رد روافض میں کامیاب حربہ ثابت ہوا تبلیغی ضرورت کے لیے ۲۰ ہزار چھپا اب بڑے سائز میں یکجا حاضر خدمت ہے میں نے انہی سوالات کے مفصل جوابات تحفہ امامیہ ضخیم علمی کتاب میں دیے ہیں۔ میں اپنے محترم قارئین دردمند سنیوں اور مخیر بھائیوں سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ غیرت دینی اور ضرورت ملی کے لیے زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہ پمفلٹ پھیلا کر "نبی ویاران نبی" کی شفاعت کے مستحق ہوں گے تمام مواد شیعہ کے ہاں معتبر کتب سے ماخوذ ہے۔ تردید و دفاع میں الزاماً کچھ جملے ناگزیر ہوتے ہیں ورنہ ہمیں کسی سے کوئی ضد و کدورت نہیں معذرت خواہی کے بعد یہ دعا مانگتے ہیں۔

ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین آمنوا۔ الاحقر مہر محمد عفی عنہ، ۱۲ رمضان ۱۴۲۰ھ

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

سوال نمبر ۱ شیخین سمیت تمام مسلمانوں کی قید۔	۴
۲ حضرت ابوبکر و عمرؓ کی روضہ اقدس میں تدفین ۴ بنات رسول کا ثبوت	۶
۳ دعوت ذی العشیرۃ کی حقیقت	۸
۴ مواخات سے حضرت علیؓ کی افضلیت پر استدلال	۹
۵، ۶ حضرت ابوبکرؓ کے خصائص، بغض صحابہؓ سے کثرت روایات کے اسباب	۱۱
۷، ۸ قاتلان امام حسینؓ کی نشان دہی، قاتلوں کو اہل بیت کی بددعائیں	۱۲
۹، ۱۰ حضرت علیؓ کے خلفاء ثلاثہ سے تعلقات، عہد راشدہ میں جہاد نہ کرنے کا سبب	۱۵
۱۱، ۱۲ حسد و بغض سے صحابہ و اہل بیت کی برأت اور قصہ قرطاس	۱۸
۱۳ قبل از تدفین انتخاب خلیفہ کی ضرورت تمام مسلمانوں کی جنازہ نبوی میں شرکت	۱۹
۱۴ فدک اور وراثت انبیاء کا مسئلہ	۲۱
۱۵ عہد علوی کی خانہ جنگیوں پر شیعہ کا فتویٰ	۲۲
۱۶ خلافت راشدہ میں منافقوں کی تحقیق	۲۵
۱۷ شیعہ دلائل اربعہ کے منکر ہیں خلافت راشدہ دلائل اربعہ سے ثابت ہے	۲۷
۱۸ حضرت طلحہ وزبیرؓ کی پوزیشن اور فریقین کے مسلمہ اکابر میں اختلاف آراء	۲۹
۱۹ سنی و شیعہ کی کامیابی کا معیار	۳۰
۲۰ قتل عثمانؓ سے حضرت عائشہؓ کی برأت، اہل سنت کے ائمہ اربعہ کی امامت	۳۲
۲۱ حضرت عائشہؓ کی وفات کی تحقیق، حضرت ابوبکر و عمرؓ کے اوصاف عالیہ	۳۵
بارہ خلفاء کی بحث	۳۶
۲۲ دین مصطفیٰ میں کسی کو حلال و حرام کا اختیار نہیں، شیعہ مذہب کی تصویر	۳۸
۲۳ امم سابقہ میں انتخاب و اجماع کا ثبوت	۴۱
۲۴ کلمہ طیبہ کی بحث	۴۲
شیعہ سے چند سوالات	۴۴ تا ۴۹

www.Ahnaf.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین.

(نوٹ: ہر سوال کا مختصر مفہوم درج کیا گیا ہے۔ اور جواب میں تمام اجزاء کو مد نظر رکھا گیا ہے۔)

سوال نمبر۱: شعب ابی طالب کی نظربندی میں کیا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔

جواب: طبری ص ۳۴۲ جلد دوم و دیگر اہل تاریخ لکھتے ہیں کہ ۶ھ نبوت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تو کفار اور برہم ہو گئے اور بنو ہاشم سے حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گرفتاری مانگی۔ مسلم و کافر کی تفریق سے قطع نظر بنو ہاشم نے خاندانی لحاظ سے جب حضور ﷺ کو ان کے حوالے نہ کیا تو انہوں نے سب بنو ہاشم کو سوائے ابولہب کے اور مسلمانوں کو شعب میں قید کر دیا جو تین سال تک بدستور بھوک اور مصائب میں بنو ہاشم کے ساتھ رہے اور ان کے ساتھ رہا ہوئے۔ کچھ مسلمان گھروں میں قید کر دیے گئے۔ شیعہ کتاب روضۃ الصفا ص ۴۹ جلد دوم وغیرہ پر بھی شعب کی قید کا یہی سبب لکھا ہے۔ اکبر خاں نجیب آبادی لکھتے ہیں "جس قدر مسلمان تھے وہ بھی ان کے ساتھ اس درے میں جو شعب ابی طالب کے نام سے مشہور ہے چلے گئے" تاریخ اسلام ص ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰۔

ظاہر ہے کہ تمام مسلمانوں میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ وہ بھی آپ کے ساتھ قید تھے۔ امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ نے خلفاء راشدین ص ۳۰ مناقب صدیقی میں صراحۃً حضرت ابوبکرؓ کی حضورؐ کے ساتھ گھاٹی میں مصیبت اور قید کا ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

"حضرت صدیق از خود اس مصیبت میں شریک ہو گئے۔ آپ کے ساتھ وہ بھی شعب میں چلے گئے اور وہیں رہے۔ جب آنحضرت ﷺ کو خدا نے اس مصیبت سے نجات دی تو انہوں نے بھی نجات پائی ابو طالب نے اس واقعہ کو اس شعر میں یوں بیان کیا ہے"

وهم رجعوا سهل بن بيضاء راضيا. فسر ابوبكر بها ومحمد

(انہوں نے جب سہل بن بیضاء کو (نقض معاہدہ پر) راضی کر کے بھیجا تو اس پر حضرت ابوبکرؓ صدیق اور رسول ﷺ خوش ہو گئے۔) حضور علیہ السلام کے بعد حضرت ابوبکر کا افضل اور قائد المسلمین ہونا فرمان ابی طالب سے بھی ثابت ہوا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق تو اور بھی قرین قیاس یہی ہے کہ ان کو قید کیا ہو گا کیونکہ عقلاً یہ بعید ہے کہ جس شخص کے اسلام لانے سے برافروختہ ہو کر کفار نے یہ سخت قدم اٹھایا اس کو آزاد چھوڑ دیں۔ بالفرض اگر گھر میں ہوں تو بھی قید تھی کیونکہ ان سے خرید و فروخت نہ ہو سکتی تھی۔ (ولایشترون ولا یبیعون الافی الموسم (اعلام الوریٰ ص ۶۱) جب یہ کسی سے خرید و فروخت کر ہی نہ سکتے تھے بلکہ قانون ہی یہ بن گیا تھا کہ جو کوئی ان مسلمانوں کے ہاتھ کچھ خرید و فروخت کرے گا اس کا مال و متاع ضبط کر لیا جائے گا۔ اندریں حالات محصورین تک راشن پہنچنے کا ایک ہی ذریعہ تھا کہ ہمدرد قسم کے کفار یہ کام کریں جو خرید و فروخت میں آزاد تھے۔ لہٰذا ان دو بزرگوں سے آب و دانہ حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجنے کا ثبوت مانگنا محض تعصب ہے۔ اگر انہوں نے کبھی پہنچایا ہو تو اس کی روایت کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ہم مشرب و ہم مذہب ایک دوسرے کی اعانت کرتے ہی ہیں یہ تو کوئی انوکھی بات نہیں۔ البتہ زہیر بن امیہ وغیرہ کفار کا کھانا پہنچانا یا مقاطعہ ختم کرانے کی کوشش کرنا ضرور اہم اور قابل روایت بات ہے۔ ورنہ کیا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ یا مقداد رضی اللہ عنہ کا یہ عمل ثابت کیا جا سکتا ہے؟ اصل بات یہی ہے کہ سب مسلمان قید تھے کوئی بھی آزاد نہ تھا۔ خواہ گھروں میں ہوں یا شعب میں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہاں درختوں کے پتے کھا کر گزارا کیا۔ غیر ہاشمی حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کا بیان ہے کہ ایک رات

جعفر صادق سے منقول ہے کہ نطفہ جب رحم میں پہنچ جاتا ہے تو خدائے تعالیٰ ایک فرشتہ کو بھیج دیتا ہے کہ اس مٹی میں سے جس میں یہ شخص دفن ہونے والا ہے تھوڑی سی لے آئے۔ چنانچہ وہ فرشتہ لاکر نطفہ میں ملا دیتا ہے اور اس شخص کا دل ہمیشہ اس مٹی کی طرف مائل ہوتا رہتا ہے جب تک اس میں دفن نہ ہو جائے (پ ۱۲ ص ۷۷ ۳)

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ "ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہاں تک کہ اسی میں دفن ہو جائے اور میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ایک ہی مٹی سے بنے ہیں۔ اور اسی میں دفن ہوں گے۔ (المتفق والمفترق للخطیب حوالہ عبقات نمبر ۱۷)

شیعہ کے ہاں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تین اقوال ہیں۔ جنت البقیع میں اپنے گھر میں جو بنوامیہ کے عہد میں مسجد نبوی میں شامل ہو گیا۔ قبر اور منبر کے درمیان میں جو روضۃ من ریاض الجنۃ کا حصہ کہلاتا ہے۔ پہلا قول بعید ہے اور دوسرے دو اقرب الی الصواب ہیں (اعلام الوریٰ ص ۱۵۹) بنا بریں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مدفن کا عز و شرف واضح ہے اور اعتراض باطل ہوا۔ کیونکہ مسجد نبوی کے حصہ "روضۃ" میں آپ کی تدفین مسلمانوں سے مخفی اور خلیفہ کی مرضی کے بغیر نہ ہو سکتی تھی جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کا دروازہ مسجد نبوی ہی میں کھلتا تھا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اکلوتی بیٹی کہنا قرآن و حدیث کی تکذیب ہے۔ سورت احزاب ع ۸ میں وبنا تك (اپنی صاجزادیوں سے کہیے) کا لفظ آیا ہے اور شیعہ کی معتبر کتاب اصول کافی ص ۴۳۹ جلد اول باب مولد النبی میں ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے بعثت سے قبل حضور ﷺ کی اولاد قاسم رقیہ زینب اور ام کلثوم رضی اللہ عنہم پیدا ہوئیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بعد از بعثت اور اسی طرح حیات القلوب ص ۸۷ جلد دوم پر ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر خدا کی رحمت ہو۔ میرے اس سے طاہر مطہر عبداللہ (قاسم) فاطمہ رقیہ زینب اور ام کلثوم رضی اللہ عنہم اولادیں پیدا ہوئیں"۔

سوال نمبر ۳ : دعوت ذوالعشیرۃ میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیوں نہیں۔

جواب : یہ دعوت آیت وانذر عشیرتك الاقربین (شعراء ع ۱۱) آپ اپنے نزدیک ترین رشتہ داروں کو ڈرایئے کی تعمیل میں منعقد ہوئی اور قریب ترین رشتہ دار بنو عبد المطلب کو جمع کر کے آپ نے دعوت الی اللہ دی۔ جب کسی ہاشمی نے اسلام اور حمایت پیغمبر کا اعلان نہیں کیا تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صغر سنی میں آپ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا (طبری ج ۲ ص ۲۳) علامہ ابن تیمیہ کی منہاج السنۃ میں تصریح کے مطابق روایت و سند کے لحاظ سے یہ قصہ اگرچہ غلط ہے تاہم اس واقعہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اظہار اسلام کی تاریخ (دعویٰ نبوت کے تین سال بعد) اور آپ کی تمام بنو عبد المطلب پر افضلیت اور جناب ابو طالب کا مسلمان نہ ہونا ثابت ہوا۔ یہ مخصوص برادری کو دعوت الی الاسلام تھی۔ حضرت ابوبکرؓ تیمی اور عمرؓ عدوی کو بلانے کا سوال ہی نہ تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تو تین سال قبل آغاز نبوت پر ایمان لا چکے تھے۔ اور **آپکے دستِ راست بن کر دسیوں افراد کو حلقہ بگوشِ اسلام کرا چکے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ گو بعد میں مشرفِ اسلام ہوئے مگر انکے اسلام لانے پر اشاعتِ اسلام تیز ہو گئی اور مسلمانوں نے بیت اللہ میں جا کر نماز ادا کی۔ (ملاحظہ ہو تاریخ طبری ج ۲ ص ۳۳۵، البدایہ ج ۳ ص ۷۹) نسباً گو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے رشتہ دار ہیں مگر نصرتِ پیغمبر میں قریبی رشتہ داروں سے بڑھ کر ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ تحریک اسلام کو شیخین کے اسلام سے جس قدر نفع پہنچا** اور کسی سے نہیں پہنچا۔ ان اولی الناس با براھیم (وبحمد) للّذین اتبعوہ۔ بیشک حضرت ابراہیم (اسی طرح حضورؐ) کے سب لوگوں سے زیادہ قریبی وہ ہیں جو آپ کے تابعدار ہوئے۔ پ ۳ ع ۱۴۔ حضرت ابوبکر کے سابق الایمان اور متبع اول ہونے پر یہ شہادت کافی ہے کہ ایک راہب کے کہنے پر حضرت طلحہ بن عبید اللہ بصریٰ سے مکہ پہنچے تو پوچھا اس ماہ میں کیا نئی بات ہوئی تو لوگوں نے کہا محمد بن عبد اللہ الامین تنبأ وقد تبعہ ابن ابی قحافۃ۔ کہ محمد ﷺ نے دعویٰ نبوت کیا اور ابوبکر نے اس کی پیروی کی...... پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی اسلام لے آئے اور نوفل بن خویلد۔ حضرت ابوبکر و طلحہ کو غنڈوں سے پٹواتا تھا۔ (اعلام الوریٰ ص ۵۱)

سوال نمبر ۴ : مواخات کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا بھائی بنانا سب صحابہؓ

www.Ahnaf.com

پر افضلیت کی دلیل ہے۔

جواب: ہجرت الی المدینہ کے بعد مہاجرین کا معاشی مسئلہ حل کرنے کے لیے آپ نے ایک ایک مہاجر اور انصاری کے درمیان بھائی چارہ قائم کرادیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سہل بن حنیف رضی اللہ کے ساتھ بھائی چارہ کیا (الاصابہ ترجمہ سھل) شیعہ کتاب کشف الغمہ ج ا ص ۹۲ پر ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کسی کے ساتھ آپ نے عقد مواخات نہیں کیا تو وہ حضور پر غصے ہو کر کہیں چلے گئے۔ حضور ﷺ نے انہیں تلاش کر کے پاؤں سے ٹھوکر ماری اور کہا تو صرف ابوتراب (مٹی والا) بننے کے لائق ہے کیا تو مجھ سے ناراض ہو گیا۔ جب میں نے مہاجرین وانصارؓ کے درمیان بھائی چارہ کیا اور تجھے کسی کے ساتھ نہیں ملایا۔ سن لے تو میرا بھائی ہے دنیا اور آخرت میں"۔ حضور ﷺ نے حسب سابق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی معاشی کفالت کو اپنے ذمہ لیا اور تسلی کے لیے یہ فرمایا۔ اس سے مطلقاً حضرت علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر استدلال درست نہیں کیونکہ حضرت ابوبکر اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کو بھی حضور ﷺ نے اپنا بھائی اور محبوب فرمایا ہے (بخاری ج ۲ ص ۵۱۶۔ ۵۲۸)

نیز بصورت تسلیم یہ جزوی فضیلت ہی ہے جیسے حضرت ابراہیمؑ کو امة قانتا للہ حنیفا (آپ بمنزلہ امت عبادت گذار موحد تھے) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ کلمۃ اللہ اور حضرت یوسفؑ کے تذکرہ کو احسن القصص فرمایا۔ مگر قرآن پاک میں حضور علیہ السلام کی ذات اور تذکرہ کے لیے یہ صریح الفاظ نہیں ملتے جیسے یہاں ان انبیاء کو کلی فضیلت حضور ﷺ پر نہیں دی جاسکتی۔ اسی طرح مواخات مذکورہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مطلقاً فضیلت نہیں دی جاسکتی اگر ایسا ہوتا تو (۱) آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بجائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو زندگی میں امام نماز نہ بناتے (طبری ج ۳ ص ۱۹۶ ناسخ التواریخ ج ا ص ۵۴۷ و درہ نجفیہ ج ۲ ص ۲۲۵) اور ظاہر ہے کہ علم اور قرأت میں بڑے اور سب سے افضل کو امام بنایا جاتا ہے (من لایحضرہ الفقیہ ص ۱۰۳) (۲) آپ آخری وصایا ان سے ارشاد نہ فرماتے (حیات القلوب ج ۲ ص ۶۸۵ و جلاء العیون ص ۷۵) (۳) اپنے بعد حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما

www.Ahnaf.com

کی خلافت کی بشارت نہ دیتے (حیات القلوب ج ۲ ص ۶۱۰ تفسیر صافی ص ۵۲۳ و مجمع البیان سورت تحریم) (۴) تمام مسلمان ان پر اتفاق نہ کرتے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کرتے (حیات القلوب ج ۲ ص ۶۷۶) (۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے سے افضل نہ مانتے، کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ چار باتوں میں مجھ سے بڑھ گئے۔ پہلے اسلام ظاہر کیا۔ مجھ سے پہلے ہجرت کی۔ نبی کے یار غار ہوئے۔ نماز قائم کی جب کہ وہ اسلام ظاہر کرتے تھے اور میں چھپاتا تھا۔ (تنزیہ المکانۃ الحیدریہ ص ۲۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بعد از رسول خدا تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل کہنا انبیا علیہم السلام کی صریح توہین اور شیعی غلو ہے جس کے متعلق خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میرے متعلق محبت میں غلو کرنے والا بھی ہلاک ہوگا جسے محبت ناحق کی طرف لے جائے گی۔ انبیاء علیہم السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد شیعہ عقیدہ کی بیخ کنی کرتا ہے۔ وکلاً فضلنا علی العالمین (انعام ع ۱۰) ہر پیغمبر کو ہم نے سب جہانوں پر فضیلت دی ہے۔

سوال نمبر ۵: بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے اہل بیت رضی اللہ عنہم کے برعکس زیادہ احادیث کیوں مروی ہیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ مخصوص خدمات کے لیے بعض بعض بندوں کو چن لیتے ہیں۔ ہر جگہ ایک ہی حیثیت سے مقابلہ نہیں ہوتا۔ ہر کسے را بہر کارے ساختند۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نہایت کم گو اور شرمیلی تھیں اور عمر بھی بعد از پیغمبر ۶ ماہ پائی۔ ان سے روایت کم ہوئی۔ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما نے صغر سنی کی وجہ سے حضور ﷺ سے کم روایات کیں، پھر سیاسیات میں زیادہ مشغول رہے حضرت حسن رضی اللہ کا ڈھائی تین صد شادیوں نے بھی کافی وقت لیا (جلاء العیون ص ۲۷۷) تاہم آپ سے ۲۰، ۲۵ عدد احادیث مروی ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ دیگر خلفاء کی طرح سیاسیات اور امور سلطنت میں مشغول رہے اس لیے علم کی نسبت کم احادیث مروی ہیں جیسے خود خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم سے بھی مکثرین کی نسبت کم احادیث مروی ہیں۔

رہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ المتوفی ۵۸ھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ المتوفی ۷۴ھ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا المتوفاۃ ۵۸ھ اہل سنت کے کثیر الروایۃ حضرات تو انہوں نے اپنی طویل زندگی کا نصب العین اور مشن ہی قال اللہ و قال الرسول کو بنایا۔ ان کے بڑے بڑے علمی حلقے، درسگاہیں اور مدارس بن گئے تھے اور امت پر ان کا یہ عظیم احسان ہے۔ شیعہ حضرات بھی اپنا مذہب پنج تن کرام سے ثابت نہیں کرتے بلکہ ان کی روایات کا ۹۰۔ ۹۵ فیصد ذخیرہ حضرت باقر و جعفر رحمہما اللہ سے ہے۔ فرمائیے کیا حضور ﷺ کا علم شریعت ان سے کم تھا یا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حسنینؓ اور زین العابدینؒ ان تابعین بزرگوں سے کم رتبہ اور کم علم تھے کہ ان سے شاذونادر ہی کسی باب میں ایک آدھ روایت ملتی ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو اصول کافی کا تجزیہ کر لیں۔ رہی حدیث انا مدینۃ العلم تو یہ منکر۔ غیر صحیح بے اصل بلکہ موضوع ہے۔ (موضوعات کبیر ملا علی قاری ص ۴۰) اسی طرح اعلم امتی بعدی علی بن ابی طالب بھی ساقط الاعتبار اور موضوع ہے صحاح تو کجا کتب موضوعات میں بھی نظر سے نہیں گذری۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے علم و روایات نقل نہ کر کے خود شیعہ نے عملاً ان احادیث کو موضوع اور غلط ثابت کر دکھایا ہے۔ و للہ الحمد۔

سوال نمبر ۶: اگر بقول ملاں شیعہ ہی قاتل حسین رضی اللہ عنہ ہیں تو اس وقت کے کروڑوں اہل سنت کہاں تھے؟

جواب: فرقہ شیعہ کو ہی غدار اور قاتل حسین رضی اللہ عنہ بتانے والے معمولی ملاں نہیں بلکہ ان ملاؤں کے پیشوا حضرات اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم ہی ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے دعا دی تھی "اے اللہ ان شیعان کوفہ نے مجھے اپنی مدد کے لیے بلایا۔ پھر ہمیں قتل کرنے کے درپے ہیں۔ اے اللہ ان سے میرا انتقام لے اور حاکموں کو کبھی ان سے خوش نہ رکھ (جلاء العیون ص ۴۰۵) تاریخ میں ہر حکومت مسلمہ کے ہاتھوں شیعہ کی بربادی کی وجہ سمجھ آگئی جس کا خود شور مچاتے ہیں۔

www.Ahnaf.com

۲۔ اے بیوفاؤ غدارو مجبوری کے وقت اپنی مدد کے لیے تم نے ہم کو بلایا جب ہم آگئے تو کینے کی تلوار ہم پر چلائی (جلاء العیون ص ۳۹۱)

۳۔ تم پر تباہی ہو۔ حق تعالیٰ دونوں جہان میں میرا بدلہ تم سے لے گا کہ خود اپنی تلواریں ایک دوسرے کے منہ پر چلاؤ گے اور اپنا خون بہاؤ گے اور دنیا سے نفع نہ پاؤ گے اپنی امیدوں کو نہ پہنچو گے اور آخرت میں تو کافروں والا بدترین عذاب تمہارے لیے تیار ہے۔ (ایضاً ص ۴۰۹)

۴۔ جب شیعان کوفہ قتل کے بعد ماتم کرنے لگے تو زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم ہم پر روتے ہو تو بتاؤ ہمیں کس نے قتل کیا ہے۔ (ایضاً ص ۴۱۱)

۵۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہما نے ان گرگوں کے ماتم پر فرمایا تم نے ہمیشہ کیلئے اپنے کو جہنمی بنالیا۔ تم ہم پر ماتم کرتے ہو جبکہ تم ہی نے خود قتل کیا ہے۔ اللہ کی قسم یہ ضرور ہوگا کہ تم بہت روؤ گے اور کم ہنسو گے۔ تم نے عیب اور الزام اپنے لیے خرید لیا۔ یہ دھبہ کسی پانی سے زائل نہ ہوگا۔ (ایضاً ص ۴۲۴)

۶۔ حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے کوفی غدارو اور مکارو ہمارے قتل کے بعد جلدی اپنے انجام کو پہنچو گے۔ پے درپے آسمان سے عذاب تم پر نازل ہوں گے جو تمہیں برباد کرینگے اپنے کرتوتوں کی بدولت دنیا میں اپنی تلواریں اپنے آپ پر چلاؤ گے۔ (ایضاً ص ۴۲۵)

شیعہ اگر قاتل اہل بیت نہیں تو واضح کریں کہ یہ بددعائیں، سینہ زنی، خود کشی زدوکوب کی سزائیں کس کو مل رہی ہیں۔ شیعہ کی تاریخی مظلومیت اور بے کسی میں کیا راز ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار. حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پر بھی شیعہ ہی نے قاتلانہ حملہ کیا، ران کاٹی اور مصلی سمیت سب مال و متاع لوٹ لیا۔ تبھی تو امام حسن رضی اللہ نے فرمایا تھا۔ میرے شیعہ کہلانے والوں سے معاویہ رضی اللہ عنہ میرے لیے بہتر ہیں۔ (احتجاج طبرسی ص ۱۵۷)

شیعہ کتاب اعلام الوریٰ ص ۲۱۹ پر قاتلین امام کی کیا خوب نشاندہی کی گئی ہے کہ اہل کوفہ نے آپ کی بیعت کی، نصرت کے ضامن بنے پھر بیعت توڑ دی اور آپ کو

بے یارومددگار دشمن کے حوالے کیا۔ آپ پر خروج کر کے آپ کا محاصرہ کر لیا جہاں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا نہ کوئی مددگار تھا نہ جائے فرار۔ ان لوگوں نے آپ پر دریائے فرات کا پانی بند کر دیا پھر قدرت پا کر آپ کو اس طرح شہید کر دیا جس طرح آپ کے والد اور بھائی (ان کے ہاتھوں) شہید ہوئے تھے۔ امید ہے اب معترض کو تسلی ہو چکی ہو گی۔

پہلی صدی ہی میں کروڑوں اہل سنت کا وجود تسلیم کر کے ان کی قدامت و صداقت پر اور مذہب شیعہ کے خود ساختہ وبدعت ہونے پر معترض نے مہر تصدیق ثبت کر دی۔ رہا یہ امر کہ اہل سنت نے کیوں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی نصرت نہ کی تو وضاحت یہ ہے کہ کوفہ شیعستان تھا۔ (مجالس المومنین ص ۵۶) ایک لاکھ تلواریں مہیا کر کے حکومت کے لیے آپ کو بلانے والے شیعہ (جلاء العیون ص ۳۷۰) کے متعلق یہ گمان نہ تھا کہ وہ خود ہی امام مظلوم و مخدوع کو شہید کر کے اسلام زندہ کر دکھائیں گے۔ سب حضرات اہل مکہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادوں اور دامادوں نے آپ کو کوفہ جانے سے روکا (جلاء العیون ص ۳۷۰) مگر حضرت جانے پر ہی مصر رہے، تاہم احتیاط کے طور پر ۵۰۔۶۰ نوجوان اہل سنت نے آپ کے ساتھ کر دیے جو آخر دم تک شرط وفاداری میں آپ کے ساتھ شہید ہوئے اور جن کے فرشتوں نے بھی کبھی مذہب تشیع کا دعویٰ نہ کیا تھا۔ (من ادعیٰ فعلیه البیان) یہی وجہ ہے کہ شیعہ ذاکرین مجالس میں ان کا نام لینا ہی گناہ سمجھتے ہیں۔ پھر اہل سنت کے شہر دمشق میں قافلہ اہل بیت کے ساتھ کوفہ کی نسبت عمدہ سلوک ہوا (جلاء العیون ص ۴۴۹ وغیرہ) حسن صلہ میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا تو اسی شہر میں ٹھہر گئیں اور شام میں تاہنوز ان کا مزار مرجع خلائق ہے۔ پھر اہل سنت کے قابل صد افتخار مرکز مدینہ منورہ نے اہل بیت کو ہمیشہ کے لیے باعزت اپنے دامن میں ٹھہرایا۔ پھر ان حضرات نے کوفہ کا نام ہی نہیں لیا۔ اہل مکہ و مدینہ کا احترام اہل بیت ایک تاریخی حقیقت ہے۔ ان کے سنی مذہب ہونے پر قاضی نور اللہ شوستری کی شہادت کافی ہے۔

www.Ahnaf.com

اما مکہ و مدینہ محبت ابوبکر و عمر بر ایشاں غالبست (مجالس المومنین ص ۵۵ حال کوفہ) مکہ اور مدینہ والوں پر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی محبت غالب ہے۔

سوال نمبر ۷: خلفاء سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تعلقات کیسے تھے۔ ان کے عہد میں آپ نے جہاد کیوں نہ کیا۔

جواب: شیعہ خیال کے برعکس یہ تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلفاء ثلاثہؓ کے ساتھ بہترین تعلقات تھے۔ ان کی شوریٰ کے ممبر تھے۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۱۳۴ طبقات ابن سعد الفاروق ص ۲۸۳) عہد راشدہ میں قاضی و مفتی بھی تھے (ازالۃ الخفاء ص ۱۳۰ الفاروق ص ۳۴۳) غیر موجودگی میں نائب خلیفہ بھی تھے (فتوح البلدان ص ۱۴) خلافت کے لیے نامزد ۶ افراد کی کمیٹی کے ممبر تھے۔ بوجوہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زیادہ پسند تھے۔ (الفاروق ص ۲۶۵)

خلفاء کے کسی امر و نہی سے اختلاف نہ کرتے حتیٰ کہ اپنے عہد خلافت میں بھی قضاۃ کو حسب سابق فیصلوں کا پابند بنایا (بخاری ج ۱ ص ۵۲۰ مجالس المومنین ج ۱ ص ۵۴) خلفاء سے عطایا اور تنخواہیں وصول کرتے (طبری و کتاب الخرج ص ۲۴) حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لیے ایرانی مفتوحہ باندی شہربانو کو قبول کیا۔ جس سے سادات کی نسل چلی۔ (جلاء العیون ص ۴۹۶) ہر وقت خلفاء کی تعریف میں رطب اللسان رہتے (نہج البلاغہ ص ۲۵۔۱۸۷۔۱۹۷) آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تمام مسلمانوں کا مرجع جائے پناہ۔ قیم الامر (فرمانروا) رعایا کے لیے ایسا منتظم جیسے ہار کے موتیوں کے لیے دھاگہ، قطب زمان وغیرہ فرمایا جن میں صراحۃً حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کی تصدیق ہے۔ حد یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی صاحبزادی ام کلثوم بنت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیاہ دی (فروع کافی ج ۲ ص ۱۴۱ مجالس المومنین ص ۸۸ پر ہے۔ اگر نبی دختر بعثمان داد ولی دختر بعمر فرستاد۔ اگر پیغمبر ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو صاحبزادی دی تو ولی پیغمبر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمر کو بیٹی دے دی۔ اس محبت و تعلق اور نمک خوری کے باوجود شیر خدا کا خلافت راشدہ میں بقول شیعہ "جہاد نہ کرنا اور اپنے زمانہ میں قصاص عثمان

رضی اللہ عنہ کا مطالبہ کرنے والے مسلمانوں پر چڑھائی کرنا اور بنفس نفیس ذوالفقار نیام سے نکالنا" (انقلابات زمانہ دیکھئے کہ یہ اعتراض اعداء مرتضیٰؓ نواصب نے کیا تھا۔ "مگر اب شیعہ بھی وہی بولی بول رہے ہیں۔ افراط و تفریط کا انجام یہی ہے۔ لیکن جو جواب ہم نے نواصب کو دیا تھا وہی روافض بباطن دشمن علی رضی اللہ عنہ کو دے رہے ہیں کہ اس کا جواب شیعہ کے ذمہ ہے، ہمارے ذمہ نہیں۔ ہمارے نزدیک اب معمولی سپاہی کی حیثیت سے میدان جنگ میں لڑنا آپ کے شایان شان نہ تھا بلکہ وزارت قضاء افتاء خلافت کی نیابت وغیرہ امور میں خلافت راشدہ اور اسلام کی جو خدمت آپ نے کی وہ سپاہ گری اور شمشیر زنی سے بڑی خدمت تھی۔ البتہ اجراء حدود میں خلافت راشدہ کے مقررہ جلاد بھی تھے (بخاری ج ۱ ص ۵۴۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بجائے حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی غزوہ افریقہ اور فتح قسطنطنیہ میں شرکت جہاد خلافت راشدہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی صداقت پر دلیل شافی ہے۔ (ملاحظہ ہو تاریخ اسلام باب غزوہ افریقہ در عہد عثمان والبدایہ ج ۸ ص ۳۲ وغیرہ) اگر یہ حق نہ ہوتیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خلفاء سے تعاون نہ کرتے اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما ان کے ماتحت جہاد نہ کرتے۔

حضرت خالدؓ بن ولید گو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اشجع نہ ہوں مگر کفار ان کے ہاتھوں زیادہ قتل ہوئے۔ حضرت زیدؓ بن حارثہؓ اور جعفر طیارؓ کی شہادت کے بعد غزوہ موتہ میں کمان سنبھالنا اور تین ہزار معمولی لشکر کو ایک لاکھ مسلح رومی فوج پر غالب کر دکھانا ہی دربار نبوی سے فاتح اور سیف اللہ کا لقب ملنے کے لیے کافی ہے (بخاری ج ۱ ص ۵۳۱، ج ۲ ص ۶۲۲) بیس نو تلواریں آپ کے ہاتھ سے ٹوٹیں (تاریخ) یہی تو ہماری دلیل ہے کہ جہاد میں اخلاص، ثابت قدمی اور معیت پیغمبر فضیلت کے لیے کافی ہے۔ بالفعل زیادہ قتل کرنا افضلیت کی دلیل نہیں ورنہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابوالدرداء ابوذر اور سلمان رضی اللہ عنہم (عندالشیعہ مسلمان) کے مقتولین کی تعداد بتائی جائے۔ کثرت قتل کے باوجود جیسے حضرت خالد ان بزرگوں سے افضل نہیں ایسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی خلفاء ثلاثہ

رضی اللہ عنہم سے افضل نہیں ہیں۔ رہے بحوالہ الفاروق ص ۲۶۵ طبری کے حضرت ابن عباس و عمر رضی اللہ عنہما کے مابین مکالمے۔ تو وہ اس لائق نہیں کہ ان پر بنیاد رکھ کر حضرات اہل بیت اور خلفاء پر اقتدار طلبی اور حسد کا مکروہ الزام لگایا جائے۔ اولاً دونوں کی سند منقطع اور مجاہیل سے ہے۔ ایک معلوم راوی سلمہ ابرش قاضی رے شیعہ اور منکر الحدیث تھا۔ اہل رے بد اعتقادی کی وجہ سے اس سے متنفر تھے۔

(میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۹۲)

ثانیاً۔ یہ شیعہ کو چنداں مفید بھی نہیں۔ جب اس مکالمہ کی رو سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرفداران کی قوم بھی نہیں اور شیعہ حضرات بھی حرب تقیہ رکھنے کے باوجود ایک ہاشمی کی بھی نشاندہی نہیں کر سکتے جس نے بقول شیعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق خلافت کی تائید کی ہو۔ پھر آپ کیسے دعویٰ خلافت کر کے لوگوں کی نظروں میں معتوب ہوتے اور خلفاء سے کشیدہ اور بیزار رہتے۔ کیا قل اللھم ملک الملک تؤتی الملک من تشاء. آل عمران ع (اے اللہ تو ہی بادشاہ ہے جسے چاہتا ہے بادشاہ بناتا ہے) اور لیستخلفنھم فی الارض (یقیناً اللہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو خلافت دے گا) کے پیش نظر نہ تھیں۔ جب اللہ نے حسب وعدہ ایک حق حقدار کو پہنچا دیا اور آیت استخلاف کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی چسپاں کیا۔ (نہج البلاغہ مع شرح فیض الاسلام نقی ج ۱ ص ۴۳۴ ط ایران) تو پھر تمنائے خلافت یا خلفاء پر حسد کیسا افسوس کہ شیعہ حضرات اپنا باطل نظریہ ثابت کرنے کے لیے ان بزرگوں پر حسد و لالچ کا الزام لگا دیتے ہیں۔ اگر محسود بالفرض کوئی ہو تو وہ خلفاء اسلام ہی ہیں کہ سب امت کے دل میں بس کر نیابت پیغمبر کا حق ادا کر رہے تھے اور خدا نے اشاعت اسلام و فتوحات کے دروازے ان پر کھول دیے تھے۔ بنو ہاشم نہیں کیونکہ نبوت سے فیض یافتہ ہونے میں وہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم کے شریک تھے۔ لوگوں کے دلوں میں مکرم و معظم بقول شیعہ تھے ہی نہ معاذ اللہ (حسب روایت مجلسی لوگوں کے دلوں میں ابوبکر و عمر جیسے سامری و بچھڑے کی محبت رچی ہوئی تھی حیات القلوب ج ۲ ص ۵۶۱) پھر کس بات میں ان حضرات پر کوئی حسد کرتا۔

www.Ahnaf.com

الغرض بغض وحسد کا الزام قطعاً غلط ہے۔ رحماء بینھم سب صحابہ واہل بیت آپس میں مہربان تھے۔ ارشاد قرآن سچا ہے۔ ان کی الفت کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تلوار لے کر خود جیوش اسلامیہ کی کمان کرتے ہوئے مدینہ سے ذی القصہ کی طرف روانہ ہوگئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی باگ تھام کر فرمایا اے خلیفہ رسول! واپس ہو جائیں اگر خدانخواستہ آپ کو گزند پہنچا تو پھر کبھی اسلامی مملکت کا نظام قائم نہیں ہو سکے گا۔ (البدایہ والنہایہ ص ۳۱۴)

سوال نمبر ۸: قصہ قرطاس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمانِ رسول کو ہذیان کیوں کہا۔

جواب: صحاح اہل سنت کی روشنی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف ہذیان کہنے کی نسبت صریح بددیانتی ہے۔ کیونکہ حدیث قرطاس میں ایتونی فتنا زعوا، فقالو ماشانہ اھجر استفھموہ ، فذھبوا، فاختلف اھل البیت ، فاختصموا، (بخاری ج۔ا ص ۴۲۹۔ ۴۹۷، ج ۲ ص ۶۳۵، ۱۰۹۵) وغیرہ میں یہ سب جمع کے صیغے ہیں جھگڑے کی نسبت بھی اہل بیت کی طرف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو صرف اس قدر فرمایا تھا کہ حضور ﷺ کو سخت تکلیف ہے (لکھوانے کی تکلیف نہ دو) ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے۔ یہ کہنا کوئی جرم نہیں کیونکہ یہ آیت اولم یکفھم انا انزلنا علیك الکتاب پ ۲۱ ع ۱) (کیا ان کو ہماری نازل کردہ کتاب کافی نہیں) کا مفہوم و ترجمہ ہی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہج البلاغہ میں اور امام جعفر صادق نے کافی میں کئی جگہ کتاب اللہ پر انحصار فرمایا ہے۔ جیسے یہاں مفہوم مخالف مراد لے کر حدیث کی حجیت سے انکار درست نہیں تو قصہ قرطاس میں بھی درست نہیں تاکہ رد قول پیغمبر لازم آئے۔ صلح حدیبیہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا اسم گرامی مٹانے کا اس سے صریح تر شخصی حکم تھا مگر آپ نے قسمیہ انکار کیا پھر خود حضور ﷺ نے مٹایا۔ علاوہ ازیں اھجر کے معنی ہذیان لینا ہی غلط ہے۔ مشترک اور ذوالوجوہ لفظ کے معنی محل و قرینہ کے لحاظ سے متعین ہوتے ہیں۔ قرآن پاک میں یہی ۶ مرتبہ مادہ و صیغہ استعمال ہوا ہے۔ مثلاً تھجرون فاھجرھم، ھجرا، جمیلا. مزمل) سب

www.Alhaf.com

جگہ چھوڑنے اور علیحدگی کے معنی میں ہے۔ فھجرت ابابکر، ان یھجر اخاہ جیسی احادیث میں بھی ترک اور جدائی کا معنی متعین ہے۔ پھر اس قصہ میں یہ معنی کیوں درست نہیں؟۔ کیا لغت کے صرف ایک ہی معنی ہذیان پر اصرار صریح عمر دشمنی نہیں؟ یہاں مناسب معنی یہ ہے جیسے قاموس میں تصریح ہے۔ "کیا آپ دنیا چھوڑ کر جانے والے ہیں۔ آپ سے پوچھ لو۔" اگر ہذیان کے معنی لیے جائیں تو پوچھ لو بے معنی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مخبوط العقل سے پوچھا نہیں جاتا۔ شارحین اہل سنت علامہ کرمانی اور نووی وغیرہ یہی معنی کرتے ہیں (حاشیہ بخاری ج ۲ ص ۶۳۸)

فرض کرو معنی وہی ہے تو استفہام انکاری ہے، ہذیان کی تو نفی ہو گئی علامہ شبلی نے صرف ایک معنی لکھ کر پھر اس کی حضرت عمرؓ سے نفی بھی کی ہے۔ الغرض حضرت علیؓ قلم دوات لا کر اپنا حق لکھوا لیتے۔ یا چار دن بعد آپؐ زندہ رہے، زبانی ہی وصیت کر دیتے ورنہ تبلیغ رسالت میں کوتاہی لازم آتی ہے۔

سوال نمبر ۹: جنازہ نبوی سے قبل خلیفہ کیوں منتخب ہوا؟

جواب: سابقہ پیغمبر کے خلفاء بھی قبل از تدفین متعین ہو جاتے تھے اور امت ان پر اتفاق کر لیتی تھی۔ جیسے حضرت موسیٰ کے خلیفہ حضرت یوشع بن نون علیہما السلام۔ سابقہ کسی پیغمبر کی کیا حاجت ہے ایک شریعت دوسری سے مختلف ہو سکتی ہے جیسے مشکوٰۃ شریف میں صحیحین کی روایت ہے کہ بنی اسرائیل کی سیاست و حکومت انبیاء علیہم السلام کرتے تھے۔ جب ایک نبی فوت ہوتا دوسرا اس کا جانشین ہو جاتا۔ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ ہاں خلفاء ہوں گے جن کی تعداد بہت ہوگی۔ معلوم ہوا کہ سابقہ انبیاء کے عہد میں انتخاب کی ضرورت ہی نہ تھی ہاں ختم نبوت کی وجہ سے اس امت کو انتخاب کی ضرورت تھی۔ اس کا پہلی امم پر قیاس کرنا باطل ہوا مع ہذا سید الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی امت میں یہی قانون ہے کہ امت کسی وقت بھی قائد کے بغیر نہ ہو۔ خود شیعہ کے یہاں یہ اصول مسلم ہے کہ نبی یا امام کے آخری لمحات میں اس کا جانشین بنا دیا جاتا ہے (فی آخر دقیقة من حیات الاول) (کافی ج ا ص ۲۷۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ والد ماجد کی تدفین سے قبل ہی منبر خلافت پر جلوہ افروز

www.Ahrar.com

ہوئے اور اپنے فضائل بیان کرنے کے بعد بیعت لینی شروع کی (جلاء العیون ص ۲۱۹) جب ہر شیعہ امام اپنے پیشرو کی وفات سے قبل امام بن جاتا ہے تو اگر حضور ﷺ کا جانشین قبل از تدفین بنادیا جائے تو کیا خامی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے چند گھنٹے بھی بلا خلیفہ ہونا مکروہ جانا (طبری ج ۲ ص ۲۰۷)

مدینہ کے اس وقت کے مخصوص حالات سے قطع نظر عقلاً یوں بھی انتخاب ضروری ہے کہ امت کا ہر کام امام کی نگرانی میں ہو اور اختلاف پیدا نہ ہو یا اسے امام مٹا دے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ کے انتخاب کے بعد جائے تدفین میں اختلاف ہوا۔ آپ کے ارشاد پر آپ کو جائے ارتحال پر دفن کیا گیا (طبری ج ۲ ص ۲۱۳) آخری وصایا تجہیز و تکفین حضور ﷺ نے آپ ہی کو فرمائیں اور دوسروں کو بتانے کا حکم دیا (جلاء العیون ص ۷۰) اور آپ نے بامر نبوی اس کام کو تقسیم کیا۔ جنازہ کے وقت نہ صرف آپ موجود تھے بلکہ لوگ آپ کو بروایت (جلاء العیون ص ۷۰) امام بنانا چاہتے تھے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے فرداً فرداً تمام مہاجرین و انصار نے نماز پڑھی اور مدینہ و نواح مدینہ کا کوئی آدمی مرد یا عورت باقی نہ رہا جس نے جنازہ بصورت دعا نہ پڑھی ہو (اصول کافی باب مدفنہ وصلاۃ علیہ وحیات القلوب ج ۲ ص ۶۹۷)

اہل سنت کی معتبر تاریخ البدایہ والنہایہ اور طبقات ابن سعد کی روایت کے مطابق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے ۱۰۔۱۰ آدمیوں نے فرداً فرداً حجرہ میں بصورت دعا نماز جنازہ سب مسلمانوں نے پڑھی (حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر تدفین و جنازہ میں غیر حاضری کا طعن صریح جھوٹ ہے)

بیعت امام ایک اسلامی فریضہ تھا جو بہر صورت ادا کرنا تھا۔ اگر قبل از تدفین وجود میں آگیا تو شیعہ کو کیا دکھ ہے۔ حسب روایات شیعہ (در کافی ص ۲۴۴ و رجال کشی ص ۸) وغیرہ (کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سوائے تین چار شخصوں کے کوئی طرفدار ہی نہ تھا) اگر ایک مہینہ بھی انتخاب مؤخر ہو جاتا تو بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت نہ ملتی۔ ہاں امت افتراق و اختلاف کا شکار ہو جاتی۔ منافق سازش کرتے، فتنہ ارتداد اور کفار کی یلغار کو روکنے والے کوئی نہ ہوتا۔ پیغمبر اسلام کی وفات کے ساتھ

اسلام کا جنازہ بھی اٹھ جاتا تو آج شیعہ خوشی سے بغلیں بجاتے۔ جیسے آج بھی ان کا قطعی متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد سوائے چار آدمیوں کے سب مرتد ہو گئے (روضہ کافی ص ۲۴۶۔۲۹۶۔ مامقانی نے تنقیح المقال ص ۲۱۶ میں ان روایات کو متواتر کہا ہے) یہ ہے ان کی اسلام اور پیغمبر اسلام کی محبت و قربانی سے محبت۔ حیف ایسے اسلام اور عقیدہ امامت پر۔ آخر میں بطور الزام یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بنو ہاشم کو مرض وفات ہی میں خلافت کا فکر تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کے پاس لے جانا چاہا۔ مگر آپ نے فرمایا۔ ”میں نہ پوچھوں گا کیونکہ اگر آپؐ نے انکار فرمادیا تو پھر کوئی امید باقی نہ رہے گی (بخاری باب مرض النبی) پھر تجہیز و تکفین سے پہلے انصار سقیفہ میں اگر جمع ہوئے تو بنو ہاشم و حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کو اپنے گھر میں چھوڑ کر حجرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میں جمع ہوئے۔ طلحہ و زبیرؓ ان کے ساتھ تھے۔ (طبری ص ۱۸۲)

سوال نمبر ۱۰: اولاد پیغمبر ﷺ کو ترکہ سے کیوں محروم کیا گیا۔

جواب: واقعی ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کی مثال بھی نہیں ملے گی کہ ان کی اولاد میں مالی ورثہ تقسیم ہوا ہو۔ قرآن پاک میں حضرت سلیمانؑ، داؤدؑ، یحییٰ زکریا اور آل یعقوبؑ کے وارث بننے کا جو ذکر ہے وہ علم و نبوت کی وراثت ہے نہ مالی۔ حضرت سلیمان اور دیگر انبیا کی یہی وراثت حضور کو ملی۔ پھر حضور ﷺ سے حسب عقائد شیعہ ائمہ اہل بیت کو۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو (اصول کافی ج ا ص ۲۲۵ ج ا ص ۳۸۲ باب فضل العلم باب ان الائمۃ ورثۃ العلم ص ۲۲۲ باب حالات الائمہ ص ۳۸۲ باب ان الائمۃ ورثوا علم النبی ص ۲۲۳)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحیح حدیث پیش کی۔ حضرت جعفر صادقؒ نے بھی یہی فرمایا۔ ان الانبیاء لم یورثوا درھما ولا دینا راوانما اورثوا العلم اصول کافی ص ۳۴) کہ انبیا کی وراثت درہم و دنانیر نہیں ہوتی علم اور نبوت ہوتی ہے مگر بقول شیعہ یہ صرف ہمارے پیغمبر کریم ﷺ نے نرالا دستور نکالا کہ زندگی میں جس صاحبزادی کے گھر میں فقر و فاقہ پسند کرتے اور بدن سے زیور بھی اتروا

لیتے تھے۔ (جلاء العیون ص ۱۱۰) بعد از وفات صرف ۷۵ دن یا چھ ماہ کی زندگی کے لیے باغ فدک جیسی وسیع جائیداد یا نصف دنیا کے برابر (جبل احد تا عریش مصر اور گوشہ سمندر سے دومۃ الجندل تک کافی ص ۳۵۵) ہبہ کر گئے ہوں جب کہ وہ مال فے قرآن نے ۸ مصارف کا حق بتایا ہے (حشر ع ۱) اور بصورت وراثت ازواج مطہرات اور دیگر رشتہ داروں کا بھی حق بنتا ہے۔ دو ماہ تک گھر میں آگ نہ جلانے والے اور پیٹ پر پتھر باندھنے والے، میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا نہ بناوٹ کرتا ہوں (ص ع ۵) کا اعلان کرنے والے زاہد ترین پیغمبر اعظم پر اس سے بڑا حملہ اور بہتان نہیں ہو سکتا جو ۵، ۱۰ ہزار روپے میں خون اہل بیت کی لوری بیچنے والے نام نہاد شیعان علی نے فدک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کی آڑ میں اہل بیت نبوی پر لایا ہے۔ اگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے محروم کیا تھا تو حضرت علی و حسن رضی اللہ عنہما نے اپنے عہد خلافت میں کیوں نہ دیا۔ کیا یہ بھی ظالم و غاصب تھے؟ قدرت نے دربار صدیقی میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تولیت کا یہ دعوئی کروا کر جہاں مسئلہ وراثت انبیاء کو مبرہن کرا دیا اور آپ مطمئن ہو کر خاموش رہیں وہاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت حقہ پر فاطمی تصدیق کرا دی کہ اگر آپ کو خلیفہ برحق اور جانشین پیغمبر در تصرفات مالیہ نہ مانتیں تو کبھی آپ سے سرپرستی نہ مانگتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مانگتیں کیا فدک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی جیب میں پڑا ہوا تھا یا خلیفہ ہوتے ہی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مزارعین کو بے دخل کر کے سرکاری مزارعین کو دے دیا تھا؟ عطیہ و ہبہ کے متعلق کنز العمال وغیرہ کی جملہ سنی روایات مجروح و مردود ہیں ملاحظہ ہو (میزان الاعتدال ج ۲ ص ۲۰۱۔ ۲۲۸، عمدۃ القاری ج ۱۰ ص ۲۰) ان سب میں عطیہ عوفی شیعہ کذاب مدلس ہے جو ابو سعید کلبی وضاع سے روایت کرتا ہے اور ابو سعید خدری کا وہم دلاتا ہے۔ (از افادات علامہ تونسوی)

سوال نمبر ۱۱: جمل و صفین اور نہروان کے مقتولین کے قاتل بموجب قرآن پ ۵ ع ۱۰ لعنتی اور جہنمی ہیں۔ کیا صحابہ قرآن سے مستثنیٰ ہیں؟

جواب: اصل تحقیقی جواب یہ ہے کہ آیت مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ان

جنگوں پر صادق نہیں آتی کیونکہ نہروان والے خوارج میں ایمان کی شرط نہ تھی۔ حدیث مرفوع میں ان کے قاتل کی مدح مذکور ہے کہ وہ حق کے قریب ترین گروہ ہو گا۔ جمل کا معرکہ دھوکہ اور لاعلمی سے ہوا۔ عمداً کی شرط نہ پائی گئی۔ صفین میں گو طرفین سے ایمان اور فی الجملہ عمد تھا مگر طرفین اپنے اجتہاد کی رو سے آیت فقاتلوا التی تبغی حتی تفیء الی امر اللہ (اس گروہ سے لڑو جو فتنہ چاہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے حکم کی طرف آجائے) پر عمل پیرا ہوئے۔ لشکر علوی نے اہل شام کو باغی جانا اور اہل شام نے قاتلان عثمان اور سبائیوں کو جو لشکر علوی میں بکثرت تھے باغی جانا اور ان سے جنگ کی اپنے علم و اجتہاد میں ہر فریق صاحب دلیل اور معذور تھا۔ ارشاد نبوی کے مطابق مجتہد خاطی پر کوئی گرفت نہیں ہوتی اور الزامی یہ ہے کہ بغض صحابہ رضی اللہ عنہم میں مست شیعہ معترض اس سوال میں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ہی (العیاذ باللہ) یہ فتویٰ لگا رہا ہے۔ کیونکہ جنگ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی آپ کی امامت کو منصوص من اللہ (ان الحکم الا للہ) کہنے والے شیعان علی کو خروج کی بنا پر تہ تیغ کر کے خوشی منائی (طبری ج ۵ ص ۸۹) کوفہ اور کچھ اہل مدینہ سے لشکر جرار لا کر بصرہ کے مقام پر حضرت طلحہ و زبیر اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم طالبان قصاص عثمان رضی اللہ عنہ کو لشکر علوی نے ہی صلح کر چکنے کے بعد غدر کر کے تہ تیغ کیا اور اس پر اب شیعہ کو فخر بھی ہے (طبری ج ۴ ص ۴۹۳ تا ۴۹۴)

اور کوفہ سے لشکر جرار لا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شام پر چڑھائی کی (طبری ج ۴ ص ۵۶۳) اور صفین کے مقام پر از خود خونریز معرکہ برپا کیا۔ (طبری ج ۴ ص ۵۷۴) فریق مخالف تو محض قصاص حضرت عثمان مظلوم رضی اللہ عنہ کے طالب تھے، انہیں تو دفاع کرنا پڑا بعد از قصاص بیعت علی رضی اللہ عنہ چاہتے تھے (طبری ج ۵ ص ۶) فرمائیے! بلوایان عثمان کی سازش سے ان جنگوں کا ہیرو اور قاتل المسلمین کون ٹھہرا اور قرآنی فتویٰ کس پر چسپاں ہوا؟

اہل سنت نے اس پس منظر کو جانتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے لشکر کو اور اسی طرح طالبین قصاص کو خطرناک قرآنی فتویٰ سے بچانے کے لیے

www.Ahlehaq.com

متفقہ طور پر استثنائی فیصلہ دیا کہ یہ خانہ جنگیاں اجتہادی غلط فہمی کا نتیجہ ہیں۔ طرفین سے طلب صواب ہی میں یہ کام ہوا، نیت ہر ایک کی نیک تھی۔ دونوں کے صحیح النیت مقتول بھی جنتی ہیں اور طعن و تشنیع بھی کسی پر روا نہیں (ملاحظہ ہو راقم کی کتاب عدالت صحابہ باب پنجم) فرمایئے اس فیصلہ سے آپ کو کیا دکھ ہے؟ اور آپ کا کیا نقصان ہوتا ہے۔ ہم تو مسلمان ہیں اور فاصلحوا بین اخویکم (بصورت لڑائی اپنے بھائیوں میں صلح کراؤ) کے تحت یہ مصالحانہ فیصلہ کیا۔ اس مفید مسلمین فیصلہ سے آپ کا انکار کیا دشمن اسلام اور دشمن علی رضی اللہ ہونے کی پختہ دلیل نہیں؟

اگر اہل سنت کا یہ فیصلہ نہ ہوتا تو مسلمانوں کی عظیم اکثریت ان جنگوں کی بدولت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح الگ ہوتی جیسے خود ان کے عہد حکومت کے آواخر میں سوائے صوبہ حجاز اور کچھ عراق کے پبلک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرفدار ہو گئی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مصالحت کرنی پڑی (طبری ج ۵ ص ۱۴۰ ازالۃ الخفاء) اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ اندیشہ صحیح ثابت ہو کر رہا کہ حضرت معاویہ ولی دم عثمان پوری ملت اسلامیہ کے ایک دن خلیفہ بن جائیں گے۔ کیونکہ ارشاد ہے۔

ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطنا فلا یسوف فی القتل انہ کان منصورا (پ ۱۵ ع ۴)

جو شخص ظلماً قتل ہو جائے اس کے ولی الدم کو ہم غلبہ دیں گے پس وہ قتل میں زیادتی نہ کرے بیشک منجانب اللہ اس کی مدد کی جائے گی۔ (پ ۱۵ ع ۴)

شرکاء و شہداء جمل و صفین کے متعلق معترض کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس فیصلہ پر ایمان لا کر کفر سے توبہ کر لینی چاہیے۔ قتلائی و قتلی معاویۃ فی الجنۃ (رواہ الطبرانی ورجالہ و ثقوا) (میرے لشکر کے مقتول اور معاویہ کے لشکر کے مقتول جنت میں ہوں گے) نیز نہج البلاغہ ج ۳ ص ۱۲۵ میں آپ کا یہ مشہور خطبہ ہے جس میں آپ نے جمل و صفین کی روئیداد اور فیصلہ کو اپنی مملکت میں نشر کیا۔ کہ ہمارے معاملہ کی

ابتدا یوں ہوئی کہ ہم اور شامی جماعت برسرپیکار ہو گئے حالانکہ کھلی بات ہے۔ ہمارا پروردگار ایک ہمارا نبی ایک (اس میں شیعہ عقیدہ امامت کا ذکر نہیں) ہماری اسلام کی طرف دعوت ایک نہ ہم ان شامیوں سے اللہ پر ایمان لانے اور حضور علیہ السلام کی تصدیق میں زیادتی کے خواہاں ہیں۔ نہ وہ ہم سے یہ چاہتے ہیں۔ ہر بات ایک اور متفق علیہ ہے بجز اس کے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون میں ہمارا اختلاف ہوا۔ اور ہم اس سے بری ہیں۔

قاضی امت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس فیصلہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ واہل شام کو برحق مومن کامل بتا دیا۔ اس فیصلہ کا منکر منکر علی اور منکر علی عندالشیعہ جہنمی ہے۔

سوال نمبر ۱۲: خلافت راشدہ میں منافق کہاں گئے؟۔

جواب: عہد نبوی میں بالعموم یہود میں سے منافق ضرور تھے۔ مگر مسلمانوں کی مجموعی تعداد کے مقابلے میں وہ ایک فیصد بھی نہ تھے باوجود سازشی ذہن رکھنے کے مسلمانوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے انجام کے متعلق ان کو فرمایا:

۱. واذا لاتمتعون الا قلیلا (احزاب ع ۲)

اور اس صورت میں تم کو فائدہ حیات بھی کم دیا جائے گا۔

۲. ثم لا یجاوروںک فیھا الا قلیلا ملعونین اینما ثقفوا اخذوا و قتلوا تقتیلا (احزاب ع ۸)

پھر وہ اس شہر میں تمہارے پڑوس میں نہ رہیں گے مگر بہت ہی کم اور ہر طرف سے ان پر لعنت ہوتی رہے گی اور وہ جہاں کہیں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور ایسے قتل کیے جائیں گے جیسے قتل کیے جانے کا حق ہے۔

۳. لا تعلمھم نحن نعلمھم سنعذبھم مرتین ثم یردون الی عذاب الیم (توبہ ع ۱۲)

اے رسول تم ان کو نہیں جانتے ہم ان کو خوب جانتے ہیں۔

www.Ahmal.com

عنقریب ہم ان کو دوہرا عذاب دیں گے۔ (تراجم مقبول)

معلوم ہوا کہ بموجب قرآن حکیم منافق زیادہ تر حضور علیہ السلام کے زمانہ میں ہی ختم ہو گئے اور کچھ وفات نبوی کے بعد کھلے مرتد ہو کر مقتول و مردود ہوئے۔ منظم جماعت کی شکل میں ان کا وجود باقی ہی نہ رہا کہ وہ علی الاعلان اسلام کی مخالفت کرتے یا منافقانہ اسلامی حکومت میں مل کر اپنا اثر پھیلاتے۔ کیونکہ یہ قرآنی پیشینگوئی کے بر خلاف ہو تا لہذا گنتی کے کچھ افراد تقیہ کر کے رہتے ہوں گے۔ مرنے پر صاحب السر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ان کی نشاندہی کر دیتے تو ان کا جنازہ بھی نہ پڑھا جاتا۔ (زاد المعاد والبدایہ) بنو ہاشم کو حکومت مسلمہ کے مدمقابل ایک پارٹی کہنا صریح جھوٹ ہے۔ سب بنو ہاشم نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برضا و رغبت خلیفہ تسلیم کیا تھا (طبری ج ۳ ص ۲۰۸) البتہ بروایت شیعہ امت میں سے صرف حضرت علی، ابوذر مقداد اور سلمان و عمار رضی اللہ عنہم نے تقیہ کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ کی بیعت کی تھی (روضہ کافی ص ۱۱۵۔۱۲۹ احتجاج طبرسی ص ۴۸) اور شیعہ اپنے اسی جھوٹ کو اچھالتے اور اپنا پیٹ پالتے ہیں گو اس سے اپنا اور ان کا ایمان ختم ہو جاتا ہے۔

بہر کیف بیعت صدیق رضی اللہ عنہ تو ہو گئی اور الگ کوئی پارٹی نہ ہوئی۔ ابتداء حضرت ابو سفیان بن حرب نے حضرت عباس و علی رضی اللہ عنہما کو ضرور کہا تھا کہ خلافت قریش کے کمزور خاندان میں کیسے چلی گئی تم اگر چاہو تو میں تمہارے لیے ابو بکر کے خلاف سوار اور پیادوں کا لشکر بھر دوں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ہرگز یہ نہیں چاہتا اگر ہم حضرت ابو بکر کو اس کام کا اہل نہ دیکھتے تو انہیں خلیفہ بننے کے لیے نہ چھوڑتے (کنز العمال ج ص ۱۴۱)۔ منافقوں کے وجود کی تحقیق کرنے والے شیعہ دوست اپنے اس عقیدہ پر غور کریں کہ بعد وفات نبوی اہل بیت اور ان کے شیعوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے گئے۔ چن چن کر قتل کیا گیا۔ ان پر عرصہ حیات تنگ کیا گیا۔ کیا منافقوں کے متعلق مذکورہ بالا قرآنی پیشنگوئیاں اور انجام معاذ اللہ ان پر تو صادق نہیں آ گیا؟ انصاف مطلوب ہے۔ یہود نے "عقیدہ امامت" اسی لئے تراشا ہے۔

سوال نمبر ۱۳: خلافت خلفاء دلائل اربعہ میں سے کس سے ثابت ہے؟

جواب: الحمد اللہ حسب اعتراف شیعہ اہل سنت کے مذہب کی بنیاد چار چیزیں ہیں قرآن مجید۔ حدیث مصطفیٰ۔ اجماع امت، قیاس، شیعہ حضرات چونکہ چاروں بنیادوں کو نہیں مانتے لہذا وہ اہل سنت کو کوستے رہتے ہیں۔ قرآن حکیم کی صحت و صداقت پر ان کو اعتبار ہی نہیں۔ دو ہزار اپنی متواتر احادیث کی رو سے اسے محرف جانتے ہیں۔ (احتجاج طبرسی ص ۱۲۵)

اصول کافی میں قرآن پاک کی تحریف و کمی پر مستقل باب ص ۴۱۱ تا ۴۳۲ پر موجود ہے۔ ترجمہ مقبول میں بھی بیسیوں آیات کو محرف بتلایا گیا ہے۔ لہذا قرآن ان کے مذہب کی بنیاد ہو ہی نہیں سکتا۔ حدیث مصطفیٰ کے مقابلے میں انہوں نے ۹۰ تا ۹۵ فیصد احادیث جعفر و باقر بنائی ہیں۔ رافضی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی وہبی من اللہ مسلمان اور عالم لدنی مانتے ہیں اور حضور کی شاگردی میں آپ کی توہین جانتے ہیں لہذا بواسطہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی وہ حدیث مصطفیٰ کو نہیں مان سکتے۔ بقیہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تو وہ خارج از ایمان و عصمت قرار دیتے ہیں ان سے حدیث مصطفیٰ کیسے لیں؟ رہا اجماع امت تو اس کے وہ کھلے منکر ہیں۔ تقریباً ہر مسئلہ میں امت محمدیہ سے الگ ہیں۔ اجماع امت ان کا دشمن ہے اور وہ اس کے ہاں متعہ، بداء، تقیہ و تکفیر صحابہ جیسے خود ساختہ مسائل میں وہ اجمعت الامامیہ اتفق اہل الامامۃ۔ اجمع اہل التشیع فرما کر اجماع شیعہ کے قائل ہو جاتے ہیں (ملاحظہ ہو کتب فقہ و اصول شیعہ)

اہل سنت کے سامنے تو قیاس کی مذمت کرتے ہیں مگر قرآن و حدیث کے بر خلاف اپنے ہر مسئلہ کو ڈھکوسلوں سے ثابت کرتے ہیں۔ فالی اللہ المشتکی آمدم بر سر مطلب خلفاء ثلاثہ کی خلافت قرآن سے بھی ثابت ہے۔ جیسے۔

نمبر ۱: آیت استخلاف پ ۱۸ ع ۱۳ جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ کا اٹل وعدہ ہے کہ بعد از پیغمبر حسب سابق مومنین صالحین کو اللہ تعالیٰ خلافت و حکومت ارضی نصیب کرے گا۔ ان کے دین کو مضبوط و غالب اور خوف کو امن سے بدلے گا۔ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر چسپاں کیا

جیسے آگے آرہا ہے۔ شیعہ مفسر طبرسی کہتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ ان خلفاء کو عرب و عجم کے کفار کی زمین کا وارث بنائے گا۔ تاریخ شاہد ہے کہ یہ فتوحات تمکین دین اور خوف کا خاتمہ خلفاء ثلاثہ ہی کو نصیب ہوا۔

نمبر ۲: آیت قل للمخلفین من الاعراب پ ۲۶ ع ۱۰

۳۔ آیت الذین ان مکنا ھم پ ۱۷ ع ۱۳

۴۔ آیت والذین ھاجروا فی اللہ من بعد ماظلموا سورۃ النحل ع ۶

۵۔ آیت یایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ پ ۶ ع ۱۲

۶۔ آیت الم غلبت الروم پ ۲۱ ع تفصیل کا یہ موقع نہیں اور احادیث مصطفیٰ علیہ السلام سے بھی۔

۱۔ بعض ازواج مطہرات کو خفیہ بتلایا کہ میرے بعد ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما خلیفہ ہوں گے (حیات القلوب ج ۲ ص ۶۱۰ تفسیر قمی ص ۲۵۴ مجمع البیان ص ۳۱۴ سورۃ تحریم وغیرہ)

۲۔ ایک سائلہ عورت کے پوچھنے پر فرمایا میرے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھنا (بخاری ج ۱، ص ۵۱۶)

۳۔ خندق کے موقعہ پر کسریٰ اور قیصر کی فتح کی بشارت دی جو حضرت عمر کے دور میں پوری ہوئی (روضہ کافی ص ۱۲۰ حیات القلوب ج ۲ ص ۴۵۰ اور عمل مرتضوی سے بھی کہ آپ نے فرمایا میں ان دو شخصوں سے ضرور لڑوں گا۔ جو ناحق دعویٰ کرے اور جو حق کو دوسروں سے روکے (نہج البلاغہ) اور تاریخ شاہد ہے کہ خلفاء ثلاثہؓ سے آپ نے جنگ نہیں کی۔ معلوم ہوا کہ ان کی خلافت برحق تھی۔

اجماعی خلافت بایں معنی ہے کہ سب مسلمانوں نے بالاتفاق ان حضرات کی بیعت کی عہد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرح کثیر تعداد الگ نہیں رہی۔ بالفرض اگر قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نہ ہوتی تب بھی اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم سے خلافت حقہ ثابت ہو جاتی کیونکہ اجتماعی معاملات کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ تعلیم دی ہے۔

وامرھم شوریٰ بینھم (شوریٰ ع ۵) کہ رب تعالیٰ کے مطیع بندے آپس میں مشورہ سے اپنے معاملات طے کرتے ہیں۔ شوریٰ اور اجماع کی حجیت پر اس سے بڑی دلیل اور کیا چاہیے یا جیسے نہج البلاغہ میں حضرت امیر نے فرمایا میری بھی ان لوگوں نے بیعت کی جنہوں نے ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کی بیعت کی۔ اگر مہاجرین وانصار ایک شخص پر اتفاق کر کے اسے امام بنالیں تو وہ اللہ کا منتخب امام ہوتا ہے۔ خود حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو آئمہ شیعہ کی طرح خودستائی کے رنگ میں آیات بالا سے خلافت ثابت کرنے کی کیا حاجت تھی۔ مزہ اس میں ہے کہ دوسرے حضرات آیات اور عمل نبوی سے ثابت کریں جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے حق میں آیت استخلاف پڑھ کر چسپاں کر دی (نہج البلاغہ مع شرح فیض الاسلام ج ۱ ص ۴۳۴) زیر خطبہ و نحن علی موعود من اللہ . وللّٰہ الفضل . کسی وعدہ کے ایفاء اور پیشگوئی کے پورا ہو چکنے کے بعد ہی اس کی حکایت ہوتی ہے۔ قبل از تکمیل کچھ کہنا موزوں نہیں لگتا۔ جیسے غزوہ خیبر کے موقع پر آپ کے محب خدا اور محبوب خدا وغیرہ کے اوصاف فرمودہ کی تعیین اسی وقت ہوئی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو علَم ملا۔ اس سے پہلے ہر شخص امیدوار تھا۔

سوال نمبر ۱۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخالفین پر کیا فتویٰ ہے۔

جواب: پہلے مدلل بیان ہو چکا ہے کہ حضرت طلحہ، زبیر، عائشہ، معاویہ رضی اللہ عنہم نے نہ خلافت علوی کا انکار کیا نہ دانستہ مخالفت کی۔ البتہ حکومت وقت سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بدلہ خون کا مطالبہ کیا جو آئینی حق تھا جبکہ قاتلان عثمان آپ کی فوج میں شامل تھے (مجالس المومنین ص ۲۸۴) مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ بعض مصالح کے پیش نظر قصاص میں تاخیر کر رہے تھے۔ ان حضرات نے دراصل آپ کی اعانت در قصاص کے لیے فوج تیار کی تھی۔ جمل کے موقعہ پر تبادلہ خیال میں مسئلہ حل ہو گیا مگر قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ نے اس صلح میں اپنی موت دیکھ کر غداری سے رات کو جنگ بھڑکا دی (طبری ص ۴۸۹ تا ص ۴۹۳) تقریباً یہی کچھ صفین میں ہوا (تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو راقم کی کتاب عدالت حضرات صحابہ کرامؓ ص ۲۶۶ تا

www.Ahnaf.com

۲۸۸ اور عمار بن یاسر کی شہادت اور سبائی کرتوت) لہٰذا ان حضرات پر فتویٰ لگانا
دراصل۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اور و کلا وعد اللہ الحسنیٰ (ہر ایک سے
اللہ نے بھلائی (جنت) کا وعدہ فرمایا ہے) جیسی آیات پر قلم پھیرنا ہے۔ ایک مسلمان کی
یہ جرأت نہیں ہو سکتی ورنہ ہم بھی الزاماً کہہ سکتے ہیں کہ ان حضرات نے دارالخلافہ
مدینہ یا کوفہ پر تو حملہ نہیں کیا، قصاص کی طلب میں تیاری کرتے تھے تو کیوں کوفہ و
مدینہ سے آکر علوی لشکر نے ام المومنین سے جنگ کی۔ حالانکہ عبداللہ بن سلام جیسے
اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم نے منع بھی کیا اور فرمایا کہ اگر مدینہ سے نکلو گے تو پھر بھی
مدینہ دارالخلافہ نہ رہ سکے گا (طبری ج ۴ ص ۴۵۶) اور حواری پیغمبر و پاسبان رسول کو
کس پاداش میں ذبح کیا گیا۔ ساٹھ، ستر ہزار مسلمانوں کا خون استحکام خلافت کی خاطر بہانا
جائز ہے؟ (فما ھو جوابکم فھو جوابنا) اگر آپ خاطی کی نشان دہی پر خوش ہیں تو
بعض اہل سنت نے لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اختلاف کرنے والے خطا
پر تھے لیجیے اختلاف چھوڑ کر مسلمانوں سے مل جائیے۔

سوال نمبر ۱۵: جمل و صفین کے شرکاء میں سے کون حق پر تھا اور کون باطل پر؟

جواب: ہر جگہ فلسفے نہیں بگھارے جاتے۔ فرق مراتب گرنہ کنی زندیقی۔ ورنہ
بتلائیں مندرجہ ذیل بزرگوں میں سے کون حق پر تھا اور کون باطل پر۔ حضرت خضر و
موسیٰ کا اختلاف۔ حضرت موسیٰ و ہارون کا معاملہ ڈاڑھی پکڑنا۔ حضرت داؤد و سلیمٰن
کے فیصلہ کا اختلاف۔ حضرت حسن و علی المرتضیٰؓ کے سیاسی کاروائیوں میں اختلافات و
مناظرے (طبری ج ۴ ص ۴۵۶) حضرت معاویہ سے صلح و بیعت کے وقت حسنین
رضی اللہ عنہما کا شدید اختلاف۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کئی مرتبہ حضرت علی
رضی اللہ عنہ پر ناراض ہو کر میکے روٹھ جانا اور دربار رسالت سے حضرت علی رضی اللہ
عنہ کو فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبھا اغضبنی (فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس
نے اسے ناراض کیا مجھے ناراض کیا) سے عتاب ہونا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا
کربلا میں جان دینا اور سجاد کا غلام یزید بننا (روضہ کافی) ان میں سے ہر بات قرآن اور
کتب شیعہ سے بھی قطعاً ثابت ہے۔ یہاں اگر محاکمہ کی آپ کو جرأت نہیں تو اسی طرح

اہل جمل و صفین میں حق و باطل کا محاکمہ کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔ شیعہ اگر منکر قرآن
ہو کر بندر بانٹ کے محاکمے کریں، تو ان کا دین انہیں مبارک ہو۔ قاتل و مقتول دونوں
کا جنتی ہونا سوال نمبر ۱۱ کے تحت بیان ہو چکا ہے۔

سوال نمبر ۱۶: کیا یا علی انت و شیعتک ھم الفائزون جیسی حدیث اہل سنت
کے فرقوں کے متعلق بھی ہے۔

جواب: یہ حدیث موضوع ہے۔ کتب صحاح اہل سنت میں اس کا وجود نہیں مقصود و
ناکام شیعہ کی تاریخ ہی اسے جھوٹا بتاتی ہے۔ قرآن پاک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
کے متعلق ارشاد ہے۔ فان حزب اللہ ھم الغالبون۔ بے شک اللہ کا لشکر (اصحاب
محمدی) ہی غالب ہونے والا ہے۔ (مائدہ ع ۸) الا ان حزب اللہ ھم المفلحون
(مجادلہ ع ۲) سنو اللہ کا لشکر ہی غالب ہونے والا ہے۔ تجربہ اور تاریخ کی کسوٹی پر جب
یہ قرآنی ارشادات سچے ثابت ہوتے ہیں تو شیعہ کا مذہبی وجود اور تشخص کذب کا آئینہ
ہے۔ رہا اخروی نجات کا مسئلہ تو جن کی کامیابی کی یہاں بشارت ملی وہ آخرت میں بھی
کامیاب ہوں گے۔ اور یہاں کے ناکام قافلہ اہل بیت کربلا سے بد دعائیں لینے والے
آخرت میں بھی ناکام اور جہنمی ہوں گے۔

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درحق بہر استقبال مے آید

مسلمانوں کے فروعی مذاہب پر احادیث مانگنے والو، جب: علی رضی اللہ عنہ
کے دعویداران تیرہ فرقوں کی بھی خبر لو جن کو امام باقر نے سوائے ایک کے جہنمی بتلایا
ہے (روضہ کافی ص ۲۲۴) نامعلوم معترض صاحب اور موجودہ شیعہ جہنمی فرقوں سے
ہیں یا ناجی سے۔ اہل سنت کے متعلق حضور کا یہ ارشاد کافی ہے۔ قال النبی الا ومن
مات علی حبِّ آل محمد مات علی السنة والجماعة (کشف الغمہ ج ۱ ص
۱۴۲) کہ جو شخص بھی آل محمد کی محبت پر وفات پائے گا وہ سنت نبوی اور جماعت صحابہ
کے مذہب پر مرے گا۔ آفتاب نصف النہار کی طرح حضور ﷺ نے اہل السنۃ کا محب
اہل بیت اور ناجی اور جنتی ہونا بیان فرمادیا (اور شیعہ کے متعلق ص ۱۵۹ پر کافی کی یہ

www.Ahnaf.com

حدیث ہے کہ اللہ شیعہ پر غضبناک ہے۔

سوال نمبر ۱۷: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تنقید کیوں تھی؟

جواب: یہ اقتلو کا لفظ کتب اہل سنت میں نہیں البتہ طبری ج ۲ ص ۴۵۶ میں ایک روایت ہے۔ مگر اس کے بیشتر راویوں کا کتب رجال سے پتہ نہیں چلتا۔ مشہور راوی سیف بن عمر لیس بشئی متروک منکر الحدیث اور وضع و زندقہ سے متہم ہے (میزان الاعتدال ترجمہ سیف) پھر آخری راوی مروی عنہ کا نام نہیں ملتا۔ تو روایت مدلس ہوئی درایت کے لحاظ سے بھی۔ یہ روایت محض بکواس ہے۔ معہذا حسب تصریح در روایت بلوائیوں کے غلط پروپیگنڈے پر آپ نے ایسا فرمایا پھر رجوع کیا۔ حضرت عثمانؓ کی مخالف نہ تھیں۔ باغیوں کو روک رہی تھیں۔ ماں کی حیثیت سے کسی بات پر تنقید مخالفت نہیں ہوتی۔ جب بلوائی کمینوں نے حضرت ام حبیبہؓ کی بے عزتی کی تو عزت بچا کر چلی آئیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی آپ کو دیرینہ دشمنی نہ تھی۔ اختلاف کا سبب قصاص قتل عثمان رضی اللہ عنہ ہی تھا۔ ایک پیغمبر کی اہلیہ ہیں ایک معزز داماد۔ ان دونوں میں نفرت اور دشمنی ثابت کرنا پیغمبر کا دشمن اور آپ کی تعلیم و تربیت کا منکر ہی کر سکتا ہے۔ آپ کا محب اور مسلمان تو اس کی مدافعت ہی کرے گا۔ حضرت عثمان و علی رضی اللہ عنہما سے محبت اور ان کے بغض سے برأت کی تفصیل (سیرت عائشہ رضی اللہ عنہا از سید سلیمان ندویؒ) میں ملاحظہ کریں۔

سوال نمبر ۱۸: آئمہ اربعہ کی امامت کیسی ہے۔

جواب: اہل سنت کے فروعی گروہوں کے آئمہ اربعہ کی امامت نہ مثل نبوت ہے نہ منصوص ہے (اور نہ اہل سنت شیعہ کی طرح نبوت کے ساتھ اس شرک عظیم کو جائز سمجھتے ہیں) یہ تو قرآن و سنت میں غور و فکر اور غیر منصوص مسائل کی تحقیق میں اختلاف آرا ہو کر ایک ایک مذہب کی حیثیت اختیار کر گئے۔ جیسے خود حضرت باقر و جعفر رحمۃ اللہ علیہما میں یا حضرت زیدؒ اور دیگر اہل بیت میں یا حضرت علی و ابن عباس رضی اللہ عنہما میں فقہی اختلافات ہیں۔ جن میں ایک دوسرے کی قطعی تغلیط کی جا سکتی

www.Ahmar.com

ہے نہ کسی معین مسلک کو ماننا ہی باعث نجات ہے۔ یہی اختلاف امت کے لیے رحمت ہے۔ گو مجتہدین امام سینکڑوں گزرے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو ان چاروں بزرگوں کی امامت و تقلید پر متفق کر دیا۔ یہی ان کی حقانیت کی دلیل ہے۔

کتب اہل سنت میں یہ حدیث قطعی الثبوت ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہ ہو گی۔ کتب شیعہ در حیات القلوب ج ۲ ص ۱۳۸ پر ہے وایشاں را بر گمراہی جمع نہ کند۔ نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ وماکان اللہ لیجمعھم علی الضلال (نہج البلاغہ) اللہ ان لوگوں کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا۔ ایک اور روایت میں فرمایا لوگو! سواد اعظم کا دامن پکڑو اس لیے کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اور تفرقہ سے بچو کیونکہ سب لوگوں سے الگ راہ چلنے والا شیطان کا شکار ہوتا ہے۔ جیسے ریوڑ سے الگ بکری بھیڑیے کا تحفہ (اثنا عشریہ ص ۱۹۵ طبع ہند فارسی) چاروں مصلوں کو کعبہ میں رکھنے یا اٹھا دینے سے ان کی حقانیت پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ ہر ایک کے پیروکار آج بھی اسی طرح شیر و شکر ہیں جیسے پہلے تھے اور ایک دوسرے کے پیچھے خوشی نماز پڑھتے ہیں۔ ہر حاجی اس کا گواہ ہے۔ کیا سنی شیعہ تفریق کے پیش نظر اسلام بھی جھوٹا ہو گیا حکومت کی پیداوار؟ یا شیعہ کا تاریخی نشیب و فراز دیکھ کر اسے زمانہ کی پیداوار مان لیں گے۔

در حقیقت سعودی حکومت کے ہاتھوں قدرت نے یہ کام کروا کر روافض اور قادیانیوں جیسے اعداء اسلام کو یہ طمانچہ رسید کیا ہے۔ جو اتحاد ملی کے دشمن اور چاروں مسالک کو ایک دوسرے کی ضد یا مخالف جانتے ہیں۔ چاروں مصلوں کو بعض علماء نے مکروہ کہا ہے۔ مگر علامہ شامی و ملا علی قاریؒ نے جواز کو ترجیح دی ہے۔ (شامی ج ا ص ۲۶۳)۔

سوال نمبر ۱۹: مروان پر قتل عائشہ رضی اللہ عنہا کا الزام۔

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہ ماننے والے کو آپ جہنمی مان چکے ہیں۔ اپنی ماں سے جنگ کرنے والے مومن بیٹوں پر فتویٰ بھی آپ بتا دیں۔ نجیب آبادی کی تاریخ سے مروان پر عائشہ رضی اللہ عنہا کے قتل کا جو الزام لگایا ہے وہ بظاہر غلط ہی ہے کیونکہ مؤرخین آپ کے تذکرہ وفات میں یا مروان کے حالات میں اس کا ذکر نہیں کرتے۔ نجیب آبادی صاحب نے بلا حوالہ لکھا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ام المومنین اور معلمہ امت کی

اچانک کنوئیں میں گر کر تیر تلواروں سے شہادت کا سب مؤرخین ذکر کرتے اور قاتل پر لعنت بھیجتے۔ سارے مدینہ میں کہرام مچ جاتا اور واقعہ شہادت مشہور ہوتا۔ معہذا مروان متفقہ صحابی نہیں۔ جمہور کے ہاں تابعی ہے۔

سوال نمبر ۲۰: شیخین رضی اللہ عنہما کی شجاعت سے کتنے کفار قتل ہوئے۔

جواب: ہمارے خیال میں جنگوں میں شرکت ثابت قدمی اور جرأت مدار فضیلت ہے۔ بالفعل قتل کرنا تو اتفاقی ہے ورنہ اشجع الناس حضور ﷺ کے ہاتھوں کتنے مقتول ہوئے؟ جرأت کے متعلق سنیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ہم سب سے بہادر ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں کہ بدر کے دن عریش پر حضور علیہ السلام کا پہرہ دینے کے لیے کوئی تیار نہ ہوتا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تلوار سونت کر کھڑے ہو گئے۔ جو کافر آتا مار بھگاتے (ابن سعد منتخب الکنز ج ۵ ص ۲۴۰) بدر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشہور بہادر اور اپنے ماموں العاص بن ہشام بن المغیرہ کو قتل کیا (سیرت ابن ہشام ص ۸۸) پھر کوئی بہادر آپ کے سامنے ٹھہرتا ہی نہ تھا۔ احد کے موقعہ پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبدالرحمٰن کو قتل کرنا چاہا مگر حضور ﷺ نے فرمایا تلوار میان میں کر کے اپنی جگہ واپس آ جاؤ اور اپنی ذات سے ہمیں نفع پہنچاؤ (کشف الغمہ ص ۲۵۳) احد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو سفیان سالار لشکر کو محض پتھروں سے مار بھگایا۔ (سیرت النبی ج ا ص ۳۸۰) خالد بن ولید نے ایک دستہ کے ساتھ خود حضور ﷺ پر حملہ کرنا چاہا مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چند مہاجرین وانصار کو لے کر حملہ کیا اور اس کو پسپا کر دیا (سیرت ابن ہشام ص ۵۷۶ طبری ص ۱۴۱۱) احد میں چند اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی حضور ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے (ابن ہشام و طبری بحوالہ الفاروق ص ۹۲) اور (حیات القلوب ج ۲ ص ۳۹۶) کی ایک طعن آمیز روایت سے بھی ثابت قدمی کا پتہ چلتا ہے۔

ابو سفیان نے جنگ کے خاتمہ پر حضور ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر و عمرؓ ہی کو اسلام کا بڑا ستون سمجھ کر ندا دی تھی۔ افیکم محمد افیکم ابوبکر افیکم عمر بن

الخطاب کیا تم میں محمد زندہ ہیں۔ کیا ابو بکر و عمر زندہ موجود ہیں (بخاری ص ۹۷۹ جلد دوم) حضور ﷺ کے بعد کفار بھی شیخین کو افضل مانتے تھے۔ کیا شیخین نے ان کو رشوت دی ہوئی تھی؟ غزوہ خندق میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام نے جس حصے پر متعین کیا یہاں سے کفار نے آگے بڑھنا چاہا۔ مگر حضرت عمرؓ نے مار بھگایا (الفاروق ص ۱۵) اسی جنگ میں عرب کے مشہور پہلوان ضرار اسدی کا تعاقب کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھگا دیا (سیرت النبی ج ا ص ۴۲۸) الغرض متعدد غزوات میں ان حضرات نے بھی کفار کو قتل کیا۔ کیا ضروری ہے کہ ہر مقتول کا نام و پتہ ہم تک بھی پہنچے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقتولین کے بھی چند نام بتائے جا سکتے ہیں حالانکہ قتل ان سے کہیں زیادہ ہوئے۔ معلوم ہوا کہ مشہور کلیہ کے مطابق عدم ذکر شی، عدم وجود شیء کو مستلزم نہیں۔ دوبار حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سالار جنگ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ بنایا۔ (سیرت نمبر چٹان ص ۴۹ ۲ر جولائی ۱۹۶۴ء)

گو روایات مغازی کی روشنی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کفار زیادہ قتل ہوئے مگر مکی زندگی اس کے برعکس ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بہت کم حضور ﷺ کا دفاع کیا یا کفار سے تکلیف پائی۔ مگر حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کی مکہ میں جانفشانیاں اور حمایت رسول ضرب المثل ہیں۔ (طبری ص ۳۳۳، ۳۳۵ جلد دوم البدایہ وغیرہ ج ۳ ص ۷۹) اسی طرح سخاوت، عبادت اور سیادت میں ان حضرات کا مقام بہت اونچا ہے۔ حضرت ابو بکر آغاز اسلام میں بہت مالدار تھے۔ مگر ۴۰ ہزار درہم۔ اللہ کی راہ۔ مسلمان غلاموں کی رہائی وغیرہ میں خرچ کر دیئے۔ غزوہ تبوک کے لیے گھر میں جھاڑو دے کر سب کچھ حضور ﷺ کے حوالے کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصف مال دے کر بزعم خود حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بڑھنے کی کوشش کی تھی۔ عبادت واخلاص میں جن کے متعلق رب تعالیٰ تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلاً من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود۔ (تم ان کو رکوع اور سجدے میں دیکھتے ہو وہ صرف اللہ کا فضل اور رضا چاہتے ہیں۔ سجدوں سے

ان کے چہرہ پر آثار ہیں۔ گواہی دیں اب ان میں مقابلہ بازی ایک کو بڑھانا دوسروں کو گھٹانا، ہمیں اچھا نہیں لگتا۔ ان ہی قربانیوں اور اوصاف عالیہ کی وجہ سے حضور ﷺ نے ان کو اپنا خاص وزیر و مشیر بنالیا اور سپاہیانہ خدمت کم لیتے تھے۔ اشداء علی الکفار قیصر وکسریٰ کی حکومت الٹ دیں اور نصف معلوم دنیا کو فتح کر کے لا الہ الا اللہ کا جھنڈا گاڑ دیں۔ اس میں زیادہ کمال ہے یا بالفعل دو چار کافروں کو قتل کرنے میں زیادہ بہادری ہے۔ کیا بادشاہ، وزیر یا جرنیل کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ سپاہی کی حیثیت سے دو چار خود قتل کریں۔ خدا معترض کو عقل دے۔

سوال نمبر ۲۱: لایزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشرة خلیفة کلهم من قریش (مشکوٰۃ) اس سے کون سے ۱۲ خلفاء مراد ہیں۔

جواب: اس کا ترجمہ ہے اسلام بارہ حکمرانوں کے عہد خلافت تک غالب ہی رہے گا۔ وہ سب قریش سے ہوں گے۔ ترمذی و مسلم کی روایات میں امیرا کا لفظ آیا ہے۔ یعنی حاکم وقت ہوں گے۔

شیعہ کے تصور امامت اور اہل سنت کے تصور امامت و خلافت میں زمین و آسمان کا فرق ہے کیونکہ ان کے آئمہ پیغمبروں سے بلند رتبہ۔ اللہ کے نور سے نورانی موت و حیات پر قادر۔ عالم ماکان و مایکون اور علم جفر کے مالک۔ صاحب وحی و کتاب ہوتے ہیں اور ان سے اختلاف رکھنے والا کافر ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو (در کافی کتاب الحجۃ) جب کہ اہل سنت کے خلفاء حضور ﷺ کے خادم و متبع۔ خاکی بشر، موت و حیات میں خدا کے محتاج۔ خاصہ خداوندی کلی علم غیب سے محروم اور صرف قرآن کریم اور سنت نبوی کو ہی دینی حجت جان کر ان کی اتباع کرتے ہیں۔ اس واضح فرق کے باوجود حدیث ہذا کا شیعہ آئمہ سے کوئی تعلق نہیں اور شیعہ کے خود ساختہ بارہ آئمہ اس کے مصداق ہرگز نہیں کیونکہ ان کو حکومت و خلافت اور شریعت و حدود کے نفاذ کا موقعہ سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کسی کو ملا ہی نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد میں بھی بقول شیعہ (مجالس المؤمنین ص ۵۴ فروع کافی ج ۵ ص ۵۵۴ اساس الاصول از دلدار علی وغیرہ شیعہ کے اسلام کا غلبہ نہ تھا۔ سنی اسلام کا تھا۔ شیعی امام مثل نبی تو

کہلاتے ہیں مگر اسلام نبوی ان کے عہد میں مغلوب اور تقیہ میں چھپا رہا۔ بارھویں امام از خود بارہ سو برس سے غار میں چھپے ہوئے ہیں (تاریخ اسلام از سید امیر علی) صاحب تاریخ الخلفاء اور شرح فقہ اکبر کے انفرادی بیان کے مطابق مسلک مختار کے خلاف اگر چھٹا خلیفہ یزید بن معاویہ ہو تو قطع نظر یزید کی مختلف فیہ پوزیشن اور کردار کے حیثیت مجموعی اسلام غالب رہا فتوحات اسلام بھی جاری رہیں۔ گو حادثہ کربلا اور حرہ کی وجہ سے مسلمانوں کو صدمہ عظیم پہنچا مگر حدیث کا مفہوم غلبہ اسلام پورا ہے۔ بہر کیف ملی نقصان اس عہد میں اس نقصان سے کم ہے، جو ۳۶ء سے ۳۸ھ میں ساٹھ۔ ستر ہزار مسلمانوں (خصوصاً طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما جیسے ستون اسلام) کی شہادت سے ہوا یہ لوہے اور لکڑی کے پتلے تو نہ تھے کہ اسلام اور پیغمبر اعظم کو درد محسوس نہ ہو۔ یہ بھی روح مع البدن اور پیغمبر اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص رشتہ دار اور متعلقین تھے۔ یزید جیسا بھی ہو شیعہ کے چوتھے امام نے تو اس کی غلامی اختیار کر کے گویا بیعت کر ہی لی (ملاحظہ ہو روضہ کافی ص ۲۴۶)۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بیعت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد اپنے معترض شیعہ کو کیا خوب جواب دے کر حقیقت کھول دی۔

آیا نمیدانید ہیچک از ما نیست مگر آنکہ در گردن او بیعتے از خلیفہ جورے کہ در زمان اوست واقع می شود مگر قائم ما (جلاء العیون ص ۳۶۱)

کیا تم نہیں جانتے کہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں مگر اس کی گردن میں زمانے کے ظالم خلیفہ کی بیعت و اطاعت ڈالی جاتی ہے سوائے مہدی کے۔

اب تو یزید شیعہ کا ہی امام و خلیفہ ثابت ہو چکا۔ امید ہے کہ اہل سنت کو طعنہ نہیں دیں گے۔

اہل سنت کے دوسرے قول میں تا قیامت خلیفہ ہونے والے غیر معین بارہ حاکم و خلفاء مراد ہیں۔ تیسرے قول میں امام مہدی کے بعد ہونے والے بارہ خلفاء مراد ہیں۔ (مجمع البحار حاشیہ ترمذی ص ۳۲۳) القصہ۔ اس حدیث میں سب بارہ خلفاء اور حکمرانوں کی ذاتی فضیلت و مدح مذکور نہیں نہ مراد ہے بلکہ مجموعی طور پر اسلام کا

غلبہ اور اندرونی و بیرونی حملوں سے قوت مدافعت مراد ہے۔ رہی منصب امامت ص ۷۴ سے حدیث من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃً جاھلیۃ (جو امام زمان کو پہچانے بغیر مرے اس کی موت جاہلیت کی سی ہے) یہ کوئی معتبر حدیث نہیں نہ حضرت شاہ صاحب نے اسے حدیث کہہ کر نقل کیا ہے۔ پھر اس میں امام زمانہ سے مراد ظاہر عادل خلیفۃ المسلمین ہے خواہ کسی عہد میں ہو اس کی بیعت اور جائز باتوں میں اس کی اطاعت ضروری ہے امام کا اطلاق قرآن پر بھی ہوا ہے، امام زمان اسے مانا جائے تو کیا حرج ہے شیعہ کے امام تو مثل شارع و نبی ہیں۔ حلال و حرام میں مختار اور ہر زمانہ میں نئے احکام دیتے ہیں۔ آج ان کے امام العصر مہدی ہیں۔ مگر صد افسوس وہ اپنا منصب چھوڑ کر غائب ہیں اور شیعہ یا تو جناب امام باقرؒ و جعفرؒ کی منسوخ اماموں کی شریعت کے پیرو ہیں یا پھر غیر منصوص غاصب و خاطی مجتہدوں اور ذاکروں کے ارشادات پر عمل کرتے ہیں۔ امام زماں مہدی کا قول و عمل کسی کے پاس نہیں، نہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اس حدیث پر عمل کرنے نہ کرنے میں سنی شیعہ برابر ہو گئے۔

سوال نمبر ۲۱: کیا دین مصطفٰی میں کمی بیشی کا کسی کو حق ہے۔

جواب: اہل سنت کے مذہب میں یہ حق کسی کو حاصل نہیں۔ یہ صرف شیعہ مذہب کا خاصہ ہے کہ جہاں انھوں نے حضور علیہ السلام کی سب عمر کی محنت شاقہ سے تیار کردہ مسلمان جماعت کے ایک ایک فرد کو خارج از ایمان اور مرتد قرار دے دیا (اصول کافی) وہاں حضورؐ کی شریعت کے ایک ایک مسئلہ کو ختم کر کے متوازی اور حسب منشاء شریعت اپنے خود ساختہ مثل پیغمبر معصوم اور صاحبان وحی و کتاب آئمہ سے تصنیف کرا دی کیونکہ وہ یحللون مایشاؤن و یحرمون مایشاؤن (اصول کافی ج ا ص ۱۷۰) (دین مصطفٰی کے جس مسئلہ کو چاہیں حلال کر دیتے ہیں اور جس (حلال) مسئلہ کو چاہتے ہیں حرام کر دیتے ہیں) کے منصب کے مالک ہیں۔ نیز وہ تمام انبیاء کے علوم کے وھبی من اللہ وارث ہیں (کافی ص ۲۲۲) بلکہ وہ اللہ کی شریعت کے والی (یعنی بالفاظ دیگر پیغمبر م) اور اس کے علم کا خزانہ ہیں (اصول کافی ص ۱۹۳) بلکہ امام جعفرؒ نے تو صراحۃ فرمادیا ہے کہ:

www.Ahnaf.com

ماجاء بہ علی اخذہ وما نھی عنہ انتھی (اصول کافی)
جو شریعت علی لائے ہیں میں تو وہ لیتا ہوں۔ اور جس سے وہ روکیں رکتا ہوں۔

جری لہٗ من الفضل ماجرٰی لمحمد و کذالک یجری الائمۃ الھدٰی واحد ابعد واحد (اصول کافی ص ۱۱۷ طبع لکھنو)
ان کی وہی شان ہے جو محمد کی (علیہ السلام) (معاذ اللہ) شان ہے۔ اسی طرح کی شان ہدایت کے باقی امام یکے بعد دیگرے بھی رکھتے ہیں۔
بلکہ العیاذ باللہ پیغمبر کی جملہ تعلیمات باطل اور صرف آئمہ کی تعلیمات برحق ہیں ملاحظہ ہو۔

باب انہ لیس شی من الحق فی ایدالناس الاما خرج من عند الائمۃ وان کل شی لم یخرج من عندھم فھو باطل وفیہ احادیث عن ابی جعفر (اصول کافی ج ا ص ۳۹۲)
کافی میں یہ باب باندھا گیا ہے کہ لوگوں کے پاس کچھ بھی سچی تعلیم نہیں مگر جو آئمہ سے نکلے۔ اور جو ان سے نہ نکلے وہ سب باطل ہے۔ اس میں امام باقر کی کئی احادیث ہیں۔

چنانچہ اس منصب کی رو سے جو آئمہ کی نئی شریعت وجود میں آئی اس میں حضور علیہ السلام کی پاک بیویوں، خسر، دامادوں اور جانثاروں پر لعنت بھیجنا (تبرا) اصول دین بن گیا۔ امام انبیاء سے بھی افضل ہو گئے۔ موت و حیات اور آسمان و زمین کے بھی مالک ہو گئے۔ خدا کو بھی صاحب بدا (جاہل) بتایا گیا ۹/۱۰ حصے دین اسلام کو چھپانا اور جھوٹ بولنا واجب ہو گیا۔ زنا کو متعہ کے نام سے سب سے افضل نیکی بتایا گیا کہ تین مرتبہ متعہ کرنے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے (تفسیر المنہج ج ا پ ۵) غیر شیعہ اولاد علی اور سادات پر بھی لعنت بھیجنی جائز ہو گئی وغیرہ (تفصیل کے لیے علماء اصول کافی ہی ملاحظہ کریں)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر جن مسائل کی ایجاد کا الزام ہے وہ مذہب اہل

سنت میں غلط ہے۔ کیونکہ یہ مسائل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہیں۔

۱۔ آذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم مرفوع یعنی حضور ﷺ سے ثابت ہے (طحاوی ج ا ص ۸۲ طبرانی بیہقی نیل الاوطار ج ۲ ص ۴۰) موطا امام مالک کی ایک روایت سے بعض حضرات کو غلطی لگی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کردی۔

۲۔ نماز تراویح باجماعت حضور ﷺ نے تین دن خود پڑھائی (بخاری ج ا ص ۱۰۱) (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کی سنت کو زندہ کردیا)

۳۔ چار تکبیر نماز جنازہ حضور ﷺ سے ثابت ہے (بخاری ج ا ص ۱۷۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قانونی شکل دی۔

۴۔ متعہ حضور ﷺ نے خود حرام فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیبر کے موقعہ پر حرمت متعہ کا اعلان فرمایا تھا۔ (صحیح مسلم ابواب المتعہ ج ا ص ۴۵۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو تقیہ باز کچھ لوگوں کی شرارت کے پیش نظر سخت قانون بنادیا۔

۵۔ سبحانك اللّٰهم اور التحيّات بھی حضور ﷺ کی تعلیم سے ہے (مستدرک ج ا ص ۲۳۵۔ شیعہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۰۵)

۶۔ تین طلاقین معاً بائن حضور ﷺ سے ثابت ہیں (بخاری ج ۲ ص ۷۹۱) فلو كان ممنوعًا لا نكر (فتح الباری) اگر ناجائز ہوتیں تو آپ انکار کرتے (حاشیہ بخاری ج ۲ ص ۷۹۱)

۷۔ قیاس احادیث نبوی سے مستنبط اور تمام فقہاء کا معمول بہ ہے۔ حضرت معاذ بن جبل کو حضورؐ نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو پوچھا کس چیز سے فیصلہ کروگے تو انہوں نے قرآن وسنت کے بعد (اجتہاد) قیاس کا نام لیا تو آپ بہت خوش ہوئے (مشکوٰۃ کتاب القضایا ص ۳۲۴) خود شیعہ کے علماء مجتہدین آئمہ سے غیر مروی مسائل میں قیاس ہی سے کام چلاتے ہیں۔ مگر یہ بے جان اور اذا مات المفتی مات الفتوی (مفتی کے مرنے پر فتویٰ بھی باطل ہوگیا) کا مصداق ہوتا ہے۔ آخر میں معرکۃ الآرا سوال یہ

ہے کہ اول تا ثالث ان بدعات عمری کو حضرت علی المرتضٰی نے کیوں اپنی عہد حکومت میں ختم نہ کیا۔ آپ کیسے امام ہیں جبکہ شریعت میں کمی بیشی پر تقیہ کرتے۔ اور لوگوں کی مخالفت کے خوف سے اجراء شریعت نہیں کرتے۔ حالانکہ اصول کافی ص ۱۷۸ میں امام کی تعریف اور غرض بعثت بھی یہ لکھی ہے کہ اگر مسلمان دین میں کچھ اضافہ کریں تو وہ امام رد کرے اگر کمی کریں تو پوری کرے۔ اگر امام یہ کام نہ کرے تو اس کے وجود کا کیا فائدہ اور اس کے انکار پر تکفیر مسلمین کیوں؟ اگر آپ اب برا نہ مانیں تو عرض کروں متعہ جیسے حیا سوز مسئلہ کی حرمت نبوی پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آپ لوگ آج تک کیوں کوستے ہیں۔ اب نہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت ہے اور نہ آپ کا اصول تقیہ باقی اور سچا رہا ہے پھر ڈر کیسا جرأت سے کام لے کر اپنی ہر مسجد، امام باڑہ اور کربلا کے ساتھ دار المتعہ بھی بنائیں اور اس کار خیر کے ذریعہ اپنے مذہب کو خوب ترویج دیں۔ شیعہ تفسیر منہج الصادقین پ ۵ کے مطابق تین تین مرتبہ متعہ کرنے سے جب لاکھوں شیعہ (العیاذ باللہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مثل وہم مرتبہ بن جائیں گے تو سب دنیا فتح ہو جائے گی۔

سوال نمبر ۲۳: کیا کسی امت کا خلیفہ اجماع سے بھی بنا؟

جواب: مسئلہ خلافت پر نصوص اور مسلمانوں کا ایک امام پر اتفاق گذر چکا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے بعد مشیت خداوندی سے جو بھی خلیفہ بنا سب امتوں نے اس پر اتفاق و اجماع کیا اور حضورؐ کے خلیفہ کی بھی یہی شان تھی مگر افسوس کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار امتوں کی سنت کے برعکس۔ بعد میں پیدا ہونے والے فرقہ شیعہ نے متفق خلیفہ کا انکار کرکے نئی راہ ضلالت نکالی اور اتفاق کرنے والے سب صحابہؓ پیغمبر کو خارج از ایمان قرار دیا۔ کیا سابق کسی خلیفہ کا بھی امت کے کچھ لوگوں نے انکار کیا؟ کیا کسی پیغمبر کے اصحاب کو بھی امت نے مرتد بتایا؟ کیا ہی غضب کی بات ہے کہ یہود و نصاری اور دیگر اقوام تو اپنے پیغمبروں کے جانشینوں اور اصحاب کو سب سے افضل مانیں مگر شیعہ اپنے پیغمبر کے خلفاء اور صحابہ کو مرتد و منافق کہیں؟ توبہ

ہاں اجماع اور شوریٰ سے انتخاب تاریخ سے بھی ثابت ہے۔ تاریخ ابن

www.Ahnaf.com

خلدون ص ۱۶۸ جلد دوم پر ہے وکان امرهم شوریٰ فیختارون للحکم من شاؤا فی عامتهم وتارۃیکون نبیا یدبرهم بالوحی واقاموا علی ذالك نحوا من ثلثماۃ سنۃ. کہ حضرت یوشع بن نون کی وفات کے بعد...... بنی اسرائیل کا معاملہ شوریٰ پر چلتا تھا وہ حکومت کے لیے عام لوگوں سے جس کو چاہتے منتخب کرتے اور جنگ کے لیے اسی طرح آگے کرتے مع ہذا ان کو معزول کرنے کا بھی اختیار تھا اور کبھی ان کا حاکم پیغمبر بنتا جو وحی سے کام کرتا وہ تین سو سال اسی طرز پر رہے الخ۔ کیا انبیا کی موجودگی میں یہ سلسلہ گمراہی کا تھا؟

سوال نمبر ۲۴: کلمہ طیبہ کی بحث۔

جواب: کلمہ طیبہ ہی اسلام کی بنیاد اور کفر واسلام کا امتیازی ستون ہے۔ اگر قرآن پاک میں یہ بھی نہ ہو تو پھر اور کیا ہوگا۔ مسلمانوں کا کلمہ لا الہ الا الله محمد رسول الله ۵ (پ ۲۶ ع ۶، ۱۲ میں مذکور ہے۔ شیعہ کا کلمہ باضافہ علی ولی الله وصی رسول الله خلیفتہٗ بلافصل خود ساختہ ہے۔ آیت ولایت انما ولیکم الله ورسوله والذین آمنو (بلاشبہ (یہود کے مقابل) تمہارے دوست اللہ پاک اس کے پیغمبر اور مومنین ہیں مائدہ ع ۸) سے ثابت نہیں ہے کیونکہ ایسا کوئی لفظ یہاں نہیں ہے۔ اگر لفظ ولی سے بناتے ہو تو یوں بنتا ہے۔ لاولی الا الله ومحمد والمومنون. یاالمومنون اولیاء ی نہ کہ علی ولی الله۔ اور اس طرح آیت واولی الامر منکم کی طرف کلمہ کی نسبت دروغ گوئی ہے۔ علی ولی الله یہاں کیسے؟ اس آیت سے مراد متقی عادل حکمران ہیں یا نڈر اور ملامت کی پرواہ نہ کرنے والے علماء مجتہدین۔ شیعہ کے آئمہ نہ خود مختار حاکم ہیں نہ صاف گو نڈر مجتہد وہ تو خائف وتقیہ باز تھے امام جعفر وباقر کا فرمان ہے (التقیة من دینی ومن دین آباء ی (اصول کافی ج ۲ ص ۲۲۲) (تقیہ میرے باپ دادا کا مذہب ہے) کتب مناقب میں سے ریاض النضرہ ص ۵۱ کا جو حوالہ دیا ہے خیانت صریح ہے۔ وہاں اخو رسول اللہ کے لفظ ہیں نہ علی ولی اللہ وخلیفتہ بلافصل۔ حضرت علی رضی اللہ کے برادر نبوی ہونے کا کوئی مسلمان منکر نہیں...... رہے تذکرۃ الخواص کے حوالے تو یہ سبط ابن جوزی کی تالیف ہے۔ جو نہایت مجروح وغیر معتبر

www.Ahlehaq.com

ہے۔ یوسف بن قرغلی اس کا نام ہے۔ یہ بباطن شیعہ تھا۔ اسی نے امام کے معصوم ہونے کی شرط تذکرۃ الخواص میں لکھی ہے۔ لالچ میں پیسے لے کر حسب منشا عوام مسئلہ وکتاب لکھ دیتا۔ اس پر تفصیلی جرح میزان الاعتدال ج ۳ ص ۳۳۲ اور منہاج السنۃ ج ۲ ص ۱۳۳ پر ملاحظہ کریں۔ علاوہ ازیں مناقب کی ضعیف کتابوں سے اصولی مسائل اور کلمے طیبے ثابت نہیں ہوا کرتے۔ یہاں قرآن وسنت سے متواتر نصوص درکار ہیں ورنہ ہم بھی ریاض النضرۃ سے ایسے کلمے دکھا سکتے ہیں۔ مثلاً ص ۴۶ پر ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الفاروق عثمان الشہید علی الرضا۔ عرش الٰہی پر یہ کلمہ لکھا ہے۔ شیعہ دوستو! کلمہ وہی ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کو مسلمان کرتے وقت پڑھاتے تھے۔ اس میں توحید ورسالت کا اعتراف ہوتا تھا۔ کتب شیعہ سے شہادتین والے کلمہ پر انبار لگایا جا سکتا ہے۔ شیعہ کی مستند کتاب حیات القلوب ج دوم میں سے چالیس حوالے۔

میں پیش کر سکتا ہوں۔ فهل من مبارز، حضرت خدیجہ ابوذر اور حمزہ رضی اللہ عنہم یہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے یہی کلمہ پڑھ کر جان دی (حیات القلوب ج ۲ ص ۲۶۳، ۴،۲۷، ۶۵۵م اور آئمہ اہل بیت شکم مادر سے باہر آکر یہی کلمہ پڑھتے تھے (جلاء العیون)

رہا ینابیع المودۃ کا حوالہ یہ بھی ہم پر حجت نہیں اس کے مصنف سلیمان بن ابراہیم معروف خواجہ کلاں نے ۱۲۹۱ھ میں شیعہ سنی کتب مناقب سے ہر قسم کی رطب ویابس روایات جمع کر دی ہیں۔ اور یہ بباطن شیعہ ہیں کتاب ہذا سے ان کے عقائد واضح ہیں کہ باب نمبر ۸۳ میں امام مہدی کو زندہ مان کر غائب بتایا اور بارہ خاص وکلا کے نام بتائے ہیں جو بقول شیعہ ان سے ملاقات کرتے ہیں باب نمبر ۸۶ میں امام مہدی کو حسن عسکری کا بلاواسطہ بیٹا ثابت کیا ہے۔ باب نمبر ۹۳ میں یہ بتایا ہے کہ حضور کے ۱۲ عدد وصی مفترض الطاعہ ہیں جن کے اول حضرت علی المرتضیٰ اور آخری محمد مہدی ہیں جو مخالفین سے قتال کرے گا (بحوالہ حدیث ثقلین نمبر ۱۹۸ از مولانا محمد نافع) نماز اہل سنت میں ہاتھ باندھنا فصل لربك وانحر (اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور ہاتھ باندھیں) بخاری ج ۱ ص ۱۰۲) اور وضو کی صحیح ترتیب آیت وضو سے ثابت ہے۔ رہیں

نام نہاد اہل سنت کی بدعات۔ قوالی، قبروں پر حال کھیلنا۔ طبلے کی سرتال پر سر مارنا، گیارھویں شریف عرس شریف، بہشتی دروازوں سے گذرنا تو یہ جہلا کے کام ہیں۔ مستند علماء اہل سنت ان کے قائل نہیں۔ درحقیقت یہ تارک شریعت محمدی فرقہ کے ماتمی مجالس و جلوس میں شرکت کی تاثیر اور صدائے بازگشت ہے۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت بدعتی ترا بدعتی کند

اگر آپ لوگ اب بھی قرآن و حدیث اور ارشادات آئمہ کی ان تصریحات کو نہ مانیں۔ تو فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین ۔ پیش نظر ہے۔

وما علینا الا البلاغ. ختم شد۔

شیعہ سے چند سوالات

نالہ بلبل شیدا تو سُنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

سوال نمبر ا: پ ۲۰ ع ا کی آیات میں یہ تصریح ہے کہ خشکی اور تری میں گمشدگوں کو راہ دکھانا اور آسمان و زمین سے لوگوں کو رزق دینا۔ مضطر کی دعا کو قبول کرنا اور مصیبت ٹال دینا اور ہر ذرے کا عالم الغیب ہونا اور ہر چیز پر قادر ہونا الہ کے کام ہیں جو صرف اللہ آسمان و زمین کے خالق کا خاصہ ہے۔ جیسے:

امن یجیب المضطر اذادعاہ و یکشف السوء اور قل لا یعلم من فی السموت والاض الغیب الا اللہ . نیز پ ۱۷ سورۃ انبیاء ع ۶/۵ میں بھی یہ صراحت ہے کہ حضرت نوح، ابراہیم، لوط، داؤد، سلیمان، ایوب، اسماعیل، ادریس، ذالکفل، یونس، زکریا انبیاء علیہم السلام نے صرف اللہ تعالیٰ کو پکارا اور اسی نے ان کی حاجات پوری فرما کر اپنی رحمتوں میں داخل کیا۔

مگر آج عام و خاص شیعہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حاجت روا مشکل کشا، روزی رساں، دافع بلیات، غیب دان ہر چیز پر قادر بلکہ انبیاء علیہم السلام کے

www.Ahnaf.com

مددگار اور دستگیر رہے ہیں جیسے کہ تاریخ الائمہ ص ۵۲ پر ہے۔ رسولوں کی ہوئی حاجت روائی۔ علی نے کی نوح کی ناخدائی۔ کمک یونس کی دریا کے اندر۔ کیا یعقوب کو یوسف سے آگاہ۔ کی ایوب کے زخموں کی دواہ عطا کی خضر کو الیاس کی راہ۔ جب ابراہیم کی بچائی آبات (العیاذ باللہ) علی نے کی علی نے کی اعانت۔ علی کا معجزہ ایک ایک ہے نادر۔ علی کی ذات ہے ہر شے پہ قادر۔

سوال یہ ہے کہ شیعہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے کھلے منکر تو نہیں۔ اور کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وہ الوہیت کے مقام پر نہیں بٹھا چکے۔ جو صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ بقول کسے۔

جو عرش پر مستوی تھا خدا ہو کر
وہ کوفہ میں اتر پڑا حاجت روا ہو کر

سوال نمبر ۲: اللہ تعالیٰ نے حضور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا اور آپ کی پیروی کو فرض قرار دیا۔ شیعہ کا اعتقاد ہے کہ اطاعت پیغمبر آپ کے زمانے میں واجب تھی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے جانشین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت فرض ہے۔ وہی حجۃ اللہ اور حلال و حرام میں مختار ہیں۔ جن لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ حیثیت تسلیم نہ کی اور براہ راست رسالت مآب سے شنیدہ ارشادات کے متبع رہے وہ شیعہ کے نزدیک دائرہ ایمان و اسلام سے خارج ہیں۔ کیا شیعہ "محمد رسول اللہ" کے منکر نہیں؟ کہ تعلیم رسالت کے بجائے تعلیم امام پر عمل کرتے اور آخری حجت صرف انہی کو مانتے ہیں۔

سوال نمبر ۳: حضرت جعفر صادقؒ مذہب شیعہ کے بانی فرماتے ہیں۔ ماجاء بہ علی اخذہ و ما نھیٰ عنہ انتھی عنہ جری لہ من الفضل ماجری لمحمد (اصول کافی ص ۱۱۷ طبع لکھنو) جو علی رضی اللہ عنہ احکام شریعت لائے ہیں وہ میں لیتا ہوں اور جس سے وہ روکیں رکتا ہوں۔ آپ کا وہی مرتبہ ہے جو رسول اللہ کو ملا ہے (العیاذ باللہ) حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی یہ شان بیان کی ہے۔ ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھا کم عنہ فانتھوا۔ (حشر ع ا) جو تم کو رسول حکم دیں وہ لو اور جس

سے وہ روکیں رک جاؤ۔ کیا شیعہ کے منکر رسول اور منکر ختم نبوت ہونے پر کسی اور دلیل کی بھی حاجت ہوگی۔؟

سوال نمبر ۴ :اسلام کی پوری تاریخ میں لاالہ الااللہ کے بعد کلمے کا دوسرا جزو وقت کے پیغمبر کی نبوت ورسالت کا رہا ہے۔ جیسے آدم صفی اللہ۔ نوح نجی اللہ۔ ابراہیم خلیل اللہ۔ پیغمبر کے جانشین وامام کا کلمہ ہرگز نہیں بنایا گیا۔ خود قرآن پاک نے بھی۔"لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ" (پ ۲۶۔ع ۶۔ ۱۲) کی ہی تعلیم دی ہے۔ اور حضور ﷺ بھی توحید ورسالت کی شہادت کا کلمہ پڑھا کر مسلمان کرتے تھے۔ مثلاً ملاحظہ ہو (حیات القلوب ج ۲ ص ۳۱۵، ۳۱۶۔ ۳۸۴۔ ۴۳۷۔ ۴۵۶۔ ۵۶۵)

سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ یہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اسی پر جان دی (حیات القلوب ج ۲ ص ۶۵۵۔ ۶۵۷) شیعہ نے قرآن وسنت کے برعکس نیا کلمہ نکالا۔ اور حالیہ سکولوں کے نصاب دینیات میں متفقہ کلمہ کو درج نہ کرنے دیا۔ کیا خدا اور رسول کے کلمے کو ناقص کہنے والا اور اس کے ماننے والے کو مومن نہ جاننے والا مسلمان ہو سکتا ہے؟ اور کیا کلمہ میں اختلاف سے اسلام کے دو ٹکڑے نہیں ہو جاتے؟۔

سوال نمبر ۵ :

قرآن پاک کی تعلیم میں عقیدہ آخرت کی غرض وغایت یہ ہے کہ ایمان واعمال صالحہ پر جنت ملے گی اور کفر ونافرمانی پر جہنم۔ لتجزی کل نفس بما تسعی۔ (طہ ع ۱) (قیامت آئے گی تاکہ ہر جی کو اس کی اچھائی اور برائی کا بدلہ دیا جائے۔ مگر شیعہ کا قطعی عقیدہ یہ ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی بنا پر کسی بھی جرم میں ماخوذ نہ ہوں گے اور قطعی جنتی ہیں۔ (مجالس المومنین ص ۳۸۲) حب علی حسنة لا تضر معها سيئة یعنی علیؓ سے اگر محبت ہو تو کسی گناہ سے نقصان نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ شیعہ سب سے زیادہ فاسق اور گناہوں پر جری ہوتے ہیں۔ کیا شیعہ نے عقیدہ آخرت اور مجازات اعمال کا انکار نہیں کر دیا؟

سوال نمبر ۶ :ارشاد خداوندی انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون (حجر ع ۱)

www.Ahnaf.com

کے مطابق قرآن کریم۔ لوگوں کی دست برد اور تحریف سے تاقیامت محفوظ رہے گا اور سب شریعت کا اسی پر دارومدار ہے۔ مگر شیعہ کا یہ قطعی عقیدہ ہے کہ قرآن میں کمی بیشی ہو گئی۔ اس میں کفر کے ستون قائم کر دیے گئے اور اصلی قرآن امام غائب مہدی کے پاس ہے (اصول کافی ج ۱ ص ۲۲۸) پر ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا کہ سوائے کذاب کے لوگوں میں سے کوئی دعوی نہیں کر سکتا کہ اس کے پاس سارا قرآن کریم جیسے اترا تھا موجود ہے۔ قرآن کریم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بعد والے آئمہ کے سوا کسی نے نہ جمع کیا نہ محفوظ کیا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔ (مجالس المومنین ص ۳۴۵، احتجاج طبرسی۔ فصل الخطاب) شیعہ جب قرآن کریم کی صداقت وصحت کے ہی منکر ہیں تو وہ کس طرح اتباع قرآن کا دعوی کرتے یا اسے اپنے مذہب کی اساس قرار دیتے ہیں۔؟

سوال نمبر ۷ :رب تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ انا کل شیء خلقناه بقدر (قمر ع ۳) ہر چیز کو ہم نے اندازے سے پیدا کیا و کل شیء عنده بمقدار (رعد ع ۳) اور ہر چیز اللہ کے ہاں اندازے سے ہے۔ ان آیات سے عقیدہ تقدیر واضح ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ہر اچھی یا بری چیز اللہ کے علم سے واقع ہوتی ہے اور وہ ازل سے ہر خیر وشر کو جانتا ہے۔ کوئی چیز اللہ کے علم وقدرت کے خلاف واقع نہیں ہو سکتی۔ شیعہ اس کے منکر ہیں اور ان کے نزدیک صرف خیر کا پیدا کرنا اور از خود پیدا شدہ شر کو ہٹانا اللہ کے ذمے واجب ہے۔ بنابریں اللہ تعالیٰ پر الزام آتا ہے کہ اس نے شر محض شیطان کو کیوں پیدا کیا۔ ظالموں کو ائمہ اہل بیت اور ان کے شیعوں پر کیوں مسلط کیا۔ حتی کہ خیر محض حضرت مہدی دشمنوں کے خوف سے تاہنوز چھپے ہوئے ہیں۔ کیا شیعہ یہ عقدہ حل کریں گے؟

سوال نمبر ۸ :اصول کافی ج ۱ ص ۱۹۶ پر ہے کہ امام ابوالحسین نے فرمایا۔ ارشاد ربانی یریدون ان یطفئوا نور الله بافواههم (توبہ ع ۵) مخالف یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو پھونک سے بجھا دیں۔ اور اللہ اپنے نور کو پورا کرے گا۔ اگرچہ کافروں کو ناگوار گذرے، میں نور سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا قیام مراد ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب اللہ نے اتنی تاکید کے ساتھ قیام خلافت مرتضوی کی بشارت دے دی

تو پھر کیوں وہ دشمنوں نے آپ سے چھین لی۔ حتیٰ کہ عمر بھر آپ کو تقیہ کرنا اور مذہب تک چھپانا پڑا۔ کیا خدا کا وعدہ غلط تھا۔ یا وہ دشمن خدا سے بھی زیادہ طاقتور تھا۔ (العیاذ باللہ)

سوال نمبر ۹: خلافت مرتضوی پر شیعہ کی سب سے بڑی نص من کنت مولاہ فعلی مولاہ: جس کا میں دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کے دوست ہیں۔ (یہ خبر ہے انشاء نہیں) بالاتفاق سنی شیعہ حضور علیہ السلام کی طرح آپ کے بعد جانشین علی و عملی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بنے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہ بن سکے۔ فرمایئے پیغمبر صادق کی یہ نص اور خبر خلافت کیوں باطل ہوئی؟

سوال نمبر ۱۰: وفات معصوم کے بعد فی الفور اس کا وصی اپنا عہدہ سنبھالتا اور اعلان کر کے لوگوں سے بیعت لیتا ہے (جلاء العیون ص ۲۱۹) اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ وصی و امام تھے تو کیوں اپنا عہدہ سنبھالنے میں دیر کی۔ حتیٰ کہ انصار کے اجتماع کے پیش نظر مہاجرین و (انصار) کو حضرت ابوبکر رضی اللہ کا انتخاب کرنا پڑا اور بقول شیعہ نہ صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ و آئمہ اپنے حق سے محروم رہے بلکہ محمدی اسلام ہی ملیا میٹ ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے بیدار مغز اور غیب دان بزرگ نے کیوں سستی کی۔ امامت کا چارج لینے کے بعد بھی تجہیز و تکفین ہو سکتی تھی۔

سوال نمبر ۱۱: اصول کافی ص ۱۷۸ پر ہے کہ زمین کسی وقت امام سے خالی نہیں رہتی تاکہ اگر مسلمان دین میں اضافہ کریں تو وہ رد کر دے اگر کمی کریں تو پوری کرے بقول شیعہ خلفاء ثلاثہ رضی اللہ نے دین میں بہت کمی بیشی کی۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ۳۰ سالہ زندگی میں تقیہ توڑ کر اظہار حق اور تکمیل دین کا فریضہ امامت کیوں سر انجام نہ دیا۔

سوال نمبر ۱۲: شیعہ حضرت علی رضی اللہ کو صحابی کی حیثیت سے حجۃ اللہ نہیں مانتے بلکہ بعد از پیغمبر امام ہونے کی حیثیت سے حجۃ اللہ اور واجب الاتباع مانتے ہیں۔ تبھی تو ۹ اور بزرگوں کو آپ کا ہم رتبہ مانتے ہیں تو شیعہ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد نبوی کے صحابیانہ اوصاف و کمالات سے اپنی تقاریر نہ بنائیں بلکہ بعد از وفات تقیہ والی ۳۰ سالہ زندگی کو مشعل راہ بنائیں اور حضرت جعفرؒ کے بجائے

شریعت کی روایت آپ سے کریں۔

سوال نمبر ۱۳: زمانہ کے امام کی معرفت کا مطلب یہ ہے کہ پوری شریعت اس سے سیکھ کر اس پر عمل کیا جائے۔ قطع نظر اس سے کہ ہر امام تقیہ کرتا تھا اور اس سے کما حقہ شریعت حاصل کرنا ناممکن تھا۔ امام العصر حضرت مہدی ۱۱۷۵ سال سے غائب ہیں۔ اور کوئی شخص ان سے احکام شرع حاصل نہیں کر سکتا، تو اس تمام عرصہ میں لاکھوں شیعہ غیر معصوم ذاکروں و مجتہدوں سے شریعت سیکھ کر کیوں گمراہی پر وفات پا رہے ہیں۔

سوال نمبر ۱۴: جب امامت رسالت کی طرح منصوص عہدہ ہے۔ امام واجب الاتباع اور معصوم بھی ہوتا ہے وہ حلال و حرام میں مختار ہوتا ہے اور ہر امام کو اپنے اپنے زمانہ کے لیے کتاب بھی ملی ہے تو ہر امام کا مذہب و شریعت دوسرے سے جدا ہے۔ جو پچھلے امام کے شیعہ کے لیے حجت نہیں بن سکتا جیسے شریعت موسوی امت محمدیہ کے لیے حجت نہیں۔ بنا بریں امام العصر کے شیعہ حضرت باقر و جعفرؒ کے اقوال سے کیوں تمسک کرتے ہیں۔ کیا وہ کھلی گمراہی میں نہیں۔ ان کو تو فقط امام مہدی سے شریعت سیکھنے کا حق ہے۔ (واللہ الہادی)

مراجع و مصادر

کتب اہل سنت قرآن کریم، صحیح بخاری، صحیح مسلم، ترمذی، ابو داؤد، البدایہ و النہایہ، تاریخ طبری تاریخ ابن خلدون، عدالت حضرات صحابہ کرامؓ، تاریخ اسلام نجیب آبادی، تحفہ اثنا عشریہ، الفاروق، المنتقی من المنہاج، ازالۃ الخفاء، میزان الاعتدال، عمدۃ القاری، مجمع الزوائد، سیرت النبیؐ، موضوعات کبیر، رد المحتار شامی، سیرت ابن ہشام، سیرت عائشہؓ حیات الصحابہ برائے طبقات ابن سعد و کنز العمال، پٹھان سیرت نمبر مشکوٰۃ، خلفاء راشدینؓ از علامہ لکھنویؒ، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، طحاوی، نیل الاوطار موطا مالک، تاریخ الخلفاء، منصب امامت، کشف الاسرار برائے اعلام الوری، عبقات کتب شیعہ، اصول کافی، فروع کافی، روضہ کافی، نہج البلاغہ، تفسیر مجمع البیان، منہج الصادقین، مجالس المومنین، تفسیر قمی، ترجمہ مقبول، حدیث ثقلین، کشف الغمہ، حیات القلوب، جلاء العیون، ناسخ التواریخ، درہ نجفیہ، فیض الاسلام نقی شرح نہج البلاغہ، تنقیح المقال، تاریخ اسلام سید امیر علی شیعی، احتجاج طبرسی، رجال کشی۔

www.Ahnaf.com

بااللہ مدد

خلافت راشدہ زندہ باد

"جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا"

ہادیانِ اسلام — حق چار یار

شیعہ حضرات سے ایک سو سوالات

مصنف

مولانا حافظ مہر محمد میانوالوی

۷۸۶

مضامین سوالات کی اجمالی فہرست

نمبر شمار	مضامین	سوال نمبر	صفحہ
۱	مذہبِ شیعہ کی تحقیق اور ذرائع ثبوت	۱ تا ۱۰	۴
۲	صداقتِ مذہب اہلِ سنت والجماعت	۱۱ ″ ۲۰	۹
۳	اوصافِ الوہیت اور مذمتِ شرک	۲۱ ″ ۳۰	۱۳
۴	سیدنا حضرت حسینؓ کی شہادت کا المیہ	۳۱ ″ ۳۳	۱۶
۵	ماتم اور رسومِ عزاداری کی تحقیق	۳۴ ″ ۴۲	۱۷
۶	ایمان بالرسول کی حقیقت اور اس پر شیعی شکوک و شبہات	۴۳ ″ ۴۶	۲۲
۷	قرابتدارانِ پیغمبرؐ کے متعلق شیعی عقائد	۴۷ ″ ۵۰	۲۳
۸	منصبِ نبوت وہدایت کا ایک گونہ انکار	۵۱ ″ ۵۴	۲۶
۹	قرآنِ پاک کے متعلق شیعی عقیدہ	۵۵ ″ ۵۷	۲۸
۱۰	توہینِ اہلِ بیت کرامؓ	۵۸ ″ ۶۰	۳۰
۱۱	فضائل خلفائے راشدینؓ	۶۱ ″ ۷۱	۳۲
۱۲	انتخابِ خلیفہ کا اسلامی طریقہ	۷۲ ″ ۷۵	۳۷
۱۳	حضرت علیؓ کی خلافت و امامت	۷۶ ″ ۷۹	۳۸
۱۴	حضرت حسنؓ و معاویہؓ کی خلافت	۸۰ ″ ۸۱	۴۰
۱۵	لفظ آل و اہلِ بیت کا شرعی معنیٰ و مصداق	۸۲ ″ ۸۸	۴۱
۱۶	چند اختلافی فقہی مسائل	۸۹ ″ ۹۳	۴۴
۱۷	ایمانِ ابوطالب، تقیہ، متعہ وغیرہ	۹۴ ″ ۱۰۰	۴۶

www.Ahnaf.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم

شیعہ حضرات سے ایک سو سوالات

پڑا جو دل جلوں سے کبھی تجھے کام نہیں
جلا کے راکھ نہ کردوں تو داغ نام نہیں

مذہبِ شیعہ کی تحقیق اور ذرائع ثبوت

سوال نمبر ۱: شیعہ کسے کہتے ہیں؟ ایسی جامع تعریف کریں کہ کوئی ناجی فرد اس سے خارج نہ ہو اور نجات کا غیر مستحق اس میں شامل نہ ہو۔ واضح رہے کہ شیعہ دسیوں فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اصولی اختلاف کی وجہ سے ہر فرقہ دوسرے کی تکفیر کرتا ہے۔ صرف امامیہ کے ۳۹ فرقے ہیں۔ چند موجودہ بڑے فرقوں کے نام یہ ہیں۔ کیسانیہ، مختاریہ، زیدیہ، اسمٰعیلیہ (آغاخانی)، جعفریہ، اثنا عشریہ۔ امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے:

اس امت کے ۷۳ فرقوں میں سے ۱۳ ہماری ولایت و محبت کے دعوے دار ہیں ان میں سے ۱۲ دوزخ میں ہوں گے صرف ایک جنت میں ہوگا۔ باقی لوگوں کے ۶۰ فرقے بھی جہنمی ہیں (ص۲۲۴ روضہ کافی)

براہِ مہربانی ناجی شیعہ کی علامات و خصوصیات بیان کریں کہ دوسرے فرقوں کو اعتراض نہ ہو۔

سوال نمبر ۲: اثنا عشری فرقہ کب وجود میں آیا؟ اس کے آنے سے سابقہ تمام فرقے کیسے جھوٹے ہو گئے؟ ایرانی شیعہ عالم مرزا ابوالحسن شعرانی لکھتے ہیں: کہ امام بخاریؒ اور مسلمؒ کے زمانے میں (تیسری صدی) ہمارا فرقہ اثنا عشریہ کے نام سے معروف نہ تھا۔ (مقدمہ کشف الغمہ) اگر بارھویں امام کی آمد پر شیعی اسلام کی تکمیل ہوئی تو سابق ناقص الاسلام اصحاب علیؓ و اصحاب حسینؓ کا کیا ان سے کم رتبہ ہوا اگر یہ خیال ہو کہ ۱۲ ائمہ کا اجمالی عقیدہ پہلوں کا بھی تھا تو اگلے پچھلے شیعہ سب ایک قوم ہوئے تو ہم کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت و رسالت کا عقیدہ سابقہ اقوام کا بھی جزو ایمان تھا پھر اہل مسلم یہود و نصاریٰ کی تفریق ختم کر کے ایک قوم کہلانا چاہیئے۔ اگر یہود و نصاریٰ اتباعِ رسول نہ کرنے سے غیر مسلم ہیں تو آمدِ امامِ عصر (مہدی) کے عقیدہ کے باوجود ان کی اتباع نہ کرنے سے شیعہ کیسے اثنا عشری ہوئے۔

سوال نمبر ۳: کیا شیعہ مذہب کے داعی پیغمبرؐ تھے؟ کوئی شیعہ اس کا قائل نہیں اگر ایسا ہوتا تو آپ کے تمام صحابہؓ و پیروکاروں کو شیعہ مرتد و منافق کہنے کے بجائے مومن و شیعہ مانتے۔ کیا حضرت علیؓ و حسینؓ مذہب شیعہ کے داعی تھے؟ کوئی شیعہ اثنا عشری مذہب کے اصول و فروع ان سے بھی ثابت نہیں کر سکتا تبھی تو ان پر تقیہ کا الزام شنیع لگاتے ہیں البتہ شیعہ اپنے مذہب کا معلم اول حضرت جعفر صادقؒ کو مانتے اور جعفری کہلاتے ہیں بھلا بتایئے جو مذہب پیغمبرؐ اور صحابہؓ اہل بیتؓ سے ثابت نہ ہو وہ سب مسلمانوں پر کیسے حجت ہو سکتا ہے اور اس کے انکار پر کفر کیسے لازم آتا ہے؟

سوال نمبر ۴: کیا امامت علیؓ کا پرچار صحابہ کرامؓ سے بیزاری، ان کی بدگوئی کرنا اور ایمان سے خارج ماننا شیعہ مذہب میں ضروری ہے اگر یہ باتیں شیعہ کا عین ایمان ہیں تو ان کے موجد حضرت جعفر صادقؒ نہ تھے۔ ایک دشمنِ اسلام یہودی تھا شیعہ کے معتمد عالم علامہ کشی رقم طراز ہیں: "بعض اہلِ علم کا بیان ہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی تھا مسلمان بن کر حضرت علیؓ سے محبت کرنے لگا وہ اپنی یہودیت کے دوران بھی غلو سے کہتا تھا کہ حضرت یوشع موسیٰ علیہ السلام کے وصی ہیں، تو دورانِ اسلام حضرت علیؓ کے متعلق وصی و امام (بلا فصل) ہونے کا دعویٰ کیا یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت علیؓ کی امامت کو فرض (و جزو ایمان) بتایا۔ آپ کے سیاسی مخالفین سے تبرا کیا۔ ان کی خوب توہین کر کے ان کو کافر تک بتایا یہیں سے مخالفین شیعہ کہتے ہیں:

اصل التشیع و الرفض ماخوذ من الیہودیۃ — کہ مذہب شیعہ کی بنیاد یہودیت سے لی گئی ہے (رجال کشی ص۷۱)

سوال نمبر ۵: کیا شیعہ اعتقاد میں حضرت علیؓ ما فوق الاسباب مشکل کشا، حاجت روا، روزی رساں، مختار کل، عالم الغیب اور اوصاف بشریت سے بالاتر کچھ تھے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو حضرت علیؓ کے رب و مشکل کشا ہونے کی یہ تعلیم اسی یہودی نے دی۔ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں: "عبداللہ بن سبا پر اللہ کی لعنت ہو اس نے امیر المومنین علیہ السلام میں اوصاف ربوبیت کا دعویٰ کیا۔ اللہ کی قسم حضرت علیؓ اللہ کے عاجز و طائع بندے تھے۔ جو ہم پر جھوٹ باندھے اس پر تباہی ہو ایک قوم (شیعہ) ہمارے متعلق وہ کچھ کہتی ہے جو ہم اپنے متعلق نہیں کہتے ہم ان سے بیزار ہیں، ہم ان سے بیزار ہیں۔ ہم اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں (رجال کشی ص۷۱)

سوال نمبر ۶: اگر "یا علی مدد" کے نعرے، آپ کو غیب دان، مختار کل اور شکل انسانی میں نور من نور اللہ ماننے میں کفر و شرک اور یہودیت و نصرانیت کے ساتھ ہم رنگی نہیں تو حضرت زین العابدینؒ یوں کیوں فرماتے ہیں: "یہود نے حضرت عزیرؑ سے محبت کی تو ان کے متعلق بہت کچھ کہنے لگے حضرت عزیرؑ کا

www.Ahmar.com

نہ ان سے کچھ تعلق ہے نہ ان کا آپ سے۔ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰؑ سے محبت کی تو انہوں نے بھی آپ کے حق میں بہت کچھ کہا حضرت عیسیٰؑ کا ان سے اور ان کا آپ سے کچھ تعلق نہیں بلاشبہ ہم اہل بیت سے بھی یہی معاملہ ہوگا کہ ہمارے شیعہ کی ایک قوم ہم سے محبت کرے گی تو ہمارے حق میں وہی باتیں کہے گی جو یہود نے حضرت عزیرؑ میں اور نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں کہیں۔ نہ وہ ہم میں سے ہیں نہ ہمارا ان سے کوئی تعلق ہے (رجال کشی ص۹۰)

سوال ۷: بالفرض اگر مان بھی جائے کہ مذہبِ شیعہ حضرت جعفرؒ کی تعلیم سے ہے تو ان سے کس نے روایت کر کے ہم تک پہنچایا ظاہر ہے کہ بعد والے بالترتیب چھ امام تو راوی نہیں نہ پنجسالہ غائب ہونے والے بارھویں مہدی العصر نے کسی کو کہا سُنایا تاکہ اثنا عشری اصول پہ دین کا ماخذ بارھواں امام ہوتا۔ یہیں سے اثنا عشریہ، اسمٰعیلیہ، واقفہ (امام جعفرؒ کے بعد کسی کو امام نہ ماننے والے) عملاً ایک نظر آتے ہیں۔ شیعہ بن کر حضرت صادقؒ پر لوگوں نے ہزاروں احادیث افترا کیں جیسے مقدمہ رجال کشی میں ہے۔ "آئمہ بھی ان لوگوں سے بچ نہ سکے جنہوں نے اپنے آپ کو اصحاب آئمہ میں گھسیٹ کر ان پر جھوٹ گھڑنا شروع کر دیا۔ من گھڑت حدیثیں آپ سے روایت کیں، بہت سی بدعتیں اور گمراہ عقائد ایجاد کیے حتیٰ کہ ان میں سے بعض دجالوں نے ہزاروں حدیثیں بنائیں اور اس امام کی طرف منسوب کیں جس نے ان کا ایک حرف بھی منہ سے نہ نکالا۔ (تقدیم ص۳ بقلم سید احمد الحسینی ایرانی)

سوال یہ ہے آئمہ معصومین سے وہ کون سے معصوم راوی ہیں یا علماء جرح و تعدیل میں سے وہ کون سے معصوم مؤلفین ہیں جن کی روایت یا تحقیق پر اعتماد کر کے مذہبِ شیعہ کو سچا مانا جائے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو کیا یہ بہتر نہیں کہ پیغمبر معصومؐ کے تمام ارشادات کو عادل صحابہ کرامؓ ۔۔۔ جو قرآن کے بھی جامع و راوی ہیں کے توسط سے ثقہ مؤلفین صحاح ستّہ کی کتب سے ثابت اور واجب العمل سمجھا جائے ۔۔۔۔ جن کی ثقاہت و دیانت پر تمام لوگوں کا اتفاق رہا ہے۔

سوال ۸: امام جعفر صادقؒ سے شیعہ مذہب کے مرکزی اور ہزاروں احادیث کے راوی چار ہیں۔ زرارہ بن اعین، ابو بصیر مرادی، محمد بن مسلم، برید بن معاویہ عجلی۔

امام جعفر صادقؒ کی طرف منسوب ہے۔ آپ نے فرمایا، اگر زرارہ اور اس کے ساتھی نہ ہوتے تو میرے باپ کی احادیث مٹ جاتیں۔ نیز آپ نے فرمایا میں ان چار کے سوا کسی کو نہیں پاتا جس نے ہمارا ذکر اور میرے باپ کی احادیث کو زندہ کیا ہو اگر یہ نہ ہوتے تو کوئی شخص دین کا مسئلہ نہ جان سکتا یہ وہ حفاظ حدیث اور خدا کے حلال و حرام پر امین ہیں جو دنیا و آخرت میں ہمارے سابقون ہیں۔ (رجال کشی ص۹۰-۹۱)

اب ذرا ان کی مذہبی پوزیشن ملاحظہ ہو۔

زرارہ امام باقرؒ کو رحمۃ اللہ کہتا تھا اور امام صادقؒ سے منحرف تھا کیونکہ حضرت صادقؒ نے اس کی رسوائیوں کا پردہ چاک کیا تھا۔ امام ابو الحسن کہتے ہیں استطاعت میں زرارہ کا مذہب بالکل غلط تھا۔ (رجال کشی ص۹۶)

بروایت ابو بصیر امام صادقؒ فرماتے ہیں۔ اسلام میں جو بدعتیں زرارہ نے نکالیں اور کسی نے نہیں نکالیں اس پر اللہ کی لعنت ہو دوسری روایت میں ہے کہ امام صادقؒ نے اس پر تین دفعہ لعنت کی۔ (رجال کشی ص۱۰۱)
ایک روایت میں فرمایا زرارہ یہود و نصاریٰ سے بدتر ہے اور ان سے بھی جو تین خدا مانتے ہیں۔ (کشی ص۱۰۲)

ابو بصیر امام کو لالچی اور شکم پرست جانتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت صادقؒ نے اندر آنے کی اجازت نہ دی تو بولا اگر ہمارے پاس حلوے کا تھال ہوتا تو اجازت مل جاتی اسی اثنا میں کتے نے ابو بصیر کے منہ میں پیشاب کر دیا۔ ایک غیر محرم عورت کو قرآن پڑھاتا تھا۔ ایک دفعہ ہاتھ کے اشارہ سے شہوتناک مذاق کیا تو امام نے روک دیا۔ (رجال کشی ص۱۱۶)

محمد بن مسلم کے متعلق امام صادقؒ نے فرمایا اللہ کی اس پر لعنت ہو یہ کہتا ہے کہ خدا کسی چیز کو نہیں جانتا جب تک واقع نہ ہو جائے نیز فرمایا اپنے دین میں فریب کرنے والے ہلاک ہو گئے زرارہ، برید، محمد بن مسلم، اسمٰعیل جعفی (رجال کشی ص۱۱۳) بُرید بن معاویہ عجلی کے متعلق امام نے فرمایا: برید پر اللہ کی لعنت ہو۔ (رجال کشی ص۱۵۹)

فرمائیے ایسے کذاب ملعون، بداعتقاد، یہود و نصاریٰ سے بدتر لوگوں سے جو دین مروی ہو وہ کیسے سچا ہوگا؟

سوال ۹: اگر حضرت صادقؒ اور آپ کے اصحاب پر اللہ تعالیٰ نے تبلیغ دین کی نص کر دی تھی تو کیا وجہ ہے کہ آپکے راوی اصحاب عصمت تو کجا، اطاعت، عدالت، راست گوئی اور تقویٰ سے بھی مشرف نہ ہو سکے۔ صرف تین شہادتیں ملاحظہ ہوں۔

www.Ahnaf.com

۱۔ ایک سچے آدمی شریک بن مفضلؒ نے حضرت صادقؒ سے سنا فرماتے ہیں "مسجد میں کچھ لوگ ہیں جو ہم کو (امام) اور خود کو شیعہ مشہور کرتے ہیں یہ لوگ نہ ہم سے ہیں نہ ہم ان سے ہیں ان سے چھپ کر پردہ پوش ہوتا ہوں وہ میری پردہ دری کرتے ہیں کہتے ہیں امام۔ امام۔ خدا کی قسم میں صرف اس کا امام ہوں جو میرا فرمانبردار ہو، جو نافرمان ہو اس کا امام نہیں ہوں، کیوں میرا نام لیتے ہیں خدا ان کو اور مجھے ایک جگہ جمع نہ کرے (روضہ کافی ص۳۷۳)

۲۔ ابو یعفور نے امام صادقؒ سے کہا میں لوگوں سے ملتا ہوں تو مجھے ان لوگوں پر بڑا تعجب ہوتا ہے جو آپ کو امام نہیں مانتے اور فلاں فلاں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کو امام مانتے ہیں یہ بڑے امانت دار سچے اور وفادار ہوتے ہیں اور جو آپ لوگوں سے تولا رکھتے ہیں ان میں وہ امانت، وفاداری اور راست گوئی نہیں ہے؟ امام سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور غضب ناک ہو کر کہنے لگے جو امام جائر کو خلیفہ مانے اس کا نہ کوئی دین ہے نہ وہ خدا کا کچھ لگتا ہے اور جو امام عادل کو مانے اس پر ان گناہوں کی وجہ سے کسی قسم کی گرفت نہیں۔ (سبحان اللہ) (اصول کافی ج۱ ص۳۷۵)

۳۔ رجال کشی ص۲۱۰ پر ہے کہ شیعوں نے امام صادقؒ سے ایسا آدمی مانگا جو دین و احکام میں مرجع ہو ان کے اصرار پر آپ نے مفضل کو بھیجا کیونکہ یہ اللہ پر سچ بولے گا۔ کچھ زیادہ مدت نہ گزری تھی کہ لوگوں نے اس پر اور اس کے ساتھیوں پر یہ کہنا شروع کر دیا یہ نماز نہیں پڑھتے، نبیذ شراب پیتے ہیں حمام میں مرد و عورت ننگے نہاتے ہیں، ڈاکہ زنی کرتے ہیں اور مفضل ان کے ساتھ اور قریب ہوتا ہے۔

سوال ۱۰: حضرت باقرؒ و صادقؒ شارع دین تھے (شریعت ساز) یا راوی دین اگر شارع و حلال و حرام میں مختار تھے تو نبوت کے ساتھ کھلا شرک ہوا۔ اگر راوی دین تھے تو راوی کے لیے عصمت کا اصول کس نے ایجاد کیا ہے جب کہ آپ کو اپنے شاگرد بھی غیر معصوم صرف نیکو کار عالم جانتے تھے۔ علامہ مجلسی لکھتے ہیں: "احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیعہ راویوں کی جماعت جو آئمہ علیہم السلام کے زمانے میں ہوئی وہ ان کی عصمت (گناہوں سے پاکدامنی) کا اعتقاد نہ رکھتے تھے بلکہ وہ ان کو نیکو کار علماء میں سے جانتے تھے جیسے رجال کشی سے ظاہر ہوتا ہے۔ معہذا آئمہ علیہم السلام ان کو مومن و عادل کہتے تھے۔ (حق الیقین)

صداقت مذہب اہل السنۃ والجماعۃ

سوال ۱۱: مدعیانِ اسلام میں تین بڑے بڑے فرقے ہیں (شیعہ، خارجی، سُنّی) ان کے متعلق پیش گوئی حضرت پیغمبرؐ و شیرِ خداؓ نے کر دی ہے جیسے کہ نہج البلاغہ قسم اول ص۲۶۱ پر حضرت امیرؓ کا خطبہ موجود ہے: "میرے متعلق دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے حد سے زیادہ محبت کرنے والا جسے محبت ناحق (کفر و شرک) تک پہنچائے گی اور حد سے زیادہ نفرت رکھنے والا جسے نفرتِ ناحق (نفاق و نفی ایمان) تک پہنچائے گی۔ میرے متعلق سب سے اچھے حال والے وہ لوگ ہوں گے جو درمیانی راہ چلتے ہیں پس تم ان کی اتباع لازم پکڑو اور اس سوادِ اعظم (عظیم اکثریت) سے چمٹے رہو کیونکہ اللہ کا ہاتھ بھی جماعت پر ہوتا ہے۔ تفرقہ اور جُدا ہونے سے بچو۔ کیونکہ سب لوگوں سے الگ چلنے والا شیطان کا شکار ہوتا ہے جیسے ریوڑ سے علیحدہ بکری بھیڑیئے کے ہاتھ لگتی ہے سنو! جو علیحدگی کا داعی ہو اسے قتل کر دو اگرچہ میری پگڑی کے نیچے ہو"۔ تاریخ شاہد ہے کہ شیعہ اور خارجی دونوں فرقے عظیم اکثریت سے الگ اور افراط و تفریط کا شکار چلے آ رہے ہیں۔ کیا مذہب اہل سنت کی صداقت پر اس سے زیادہ واضح فیصلہ کوئی اور ہو سکتا ہے؟

سوال ۱۲: یہ مشاہدہ ہے کہ اللہ کی سب سے افضل کتاب قرآن مجید کو اہل سنت ہی نے سینہ سے چمٹایا، وہی لاکھوں کی تعداد میں حافظ و قاری ہیں اس کے مقابلے میں شیعہ کا تناسب کچھ بھی نہیں۔ (النادر کالمعدوم) رمضان میں انہی کی مساجد قرآن مجید سننے سنانے سے آباد رہتی ہیں۔ اپنے مُردوں کو قرآن کا ایصالِ ثواب بھی کرتے ہیں۔ (شیعہ تو بے دین ذاکروں سے مجلس ماتم پڑھا کر ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔) اس پس منظر میں اصول کافی کتاب فضل القرآن سے امام باقرؒ کی یہ حدیث ملاحظہ ہو: فرمایا! "اے سعد قرآن سیکھو، قرآن قیامت کے دن سب سے بہتر شکل میں آئے گا اور لوگ دیکھیں گے۔ سب لوگوں کی ایک لاکھ بیس ہزار صفیں ہوں گی۔ اسی ہزار صف صرف اُمت محمدیہ (قرآن خوانوں) کی ہوں گی اور چالیس ہزار صفیں اور سب امتوں کی ہوں گی"۔ یہ کثرت صرف سنی المسلک قرآن خواں اُمت کی ہو گی۔ شیعہ کبھی نہیں ہو سکتے کیونکہ سب آئمہ کے تمام اصحاب و شیعہ چند صد سے متجاوز نہ تھے جیسے رجال کشی ص۶ "قلت اتباع اہلبیت کے سلسلے میں ہے"۔

www.Ahnaf.com

"کہ قیامت کے دن منادی ندا دے گا محمد بن عبداللہ کے حواری کہاں ہیں جنھوں نے عہد شکنی نہ کی اور قائم رہے تو حضرت سلمان، مقداد اور ابو ذر رضی اللہ عنہم اُٹھیں گے۔ حضرت علیؓ وصی رسولؐ کے۔ عمرو بن الحمق، محمد بن ابی بکر، میثم بن یحییٰ التمار اور اویس قرنی رحمہم اللہ اٹھیں گے۔ حضرت حسنؓ بن علیؓ کے حواریوں میں سفیان بن ابی لیلیٰ، حذیفہ بن اسید غفاری ہوں گے۔ حضرت حسینؓ بن علیؓ کے ساتھ آپ کے ہمراہ شہید ہونے والے (۷۲) ساتھی ہوں گے۔ علیؓ بن حسینؓ کے حواری جبیر بن مطعم، یحییٰ بن ام الطویل، ابو خالد کابلی، سعید بن المسیب ہوں گے۔ حضرت باقرؒ کے حواری عبداللہ شریک زرارہ بن اعین، برید بن معاویہ، محمد بن مسلم، ابو بصیر، عبداللہ بن ابی یعفور، عامر بن عبداللہ، حجر بن زائدہ اور حمران بن اعین ہوں گے۔ پھر منادی ندا دے گا۔ باقی آئمہ کے باقی سب شیعہ کہاں ہیں؟" (تو کسی کے اٹھنے کا ذکر روایت میں نہیں۔)

تو یہ (۴۹ حضرات) جمع ہونے والے پہلے سابق و مقرب ہیں اور پیروکاروں میں سے ہیں۔"

کیا اہل السنۃ والجماعۃ سوادِ اعظم کی حقانیت پر دنیا اور قیامت میں یہ نص قاطع نہیں؟

سوال ۱۳:- اللہ پاک کا ارشاد ہے: "ان اکرمکم عنداللہ اتقٰکم" اللہ کے ہاں سب سے بڑا معزز تمہارا وہ شخص ہے جو تم سب سے بڑا پرہیزگار ہے۔ حضورؐ نے فرمایا "اے قریشیو! آدمی کا مرتبہ اس کے دین، شرافت، خوش اخلاقی اور عقل سے بڑا ہوگا۔ نیز فرمایا اے سلمان! سوائے تقویٰ کے تجھ پر کوئی فضیلت والا نہیں۔ (رجال کشی ص۱۰۹) حضرت باقرؒ کا فرمان ہے۔ اللہ کے ہاں سب سے پیارا اور معزز وہ ہے جو سب سے بڑا پرہیزگار اور عمل کرنے والا ہو (اصول کافی ص۳۴۷)

اہل سنت اس تعلیم کی روشنی میں صرف تقویٰ اور عمل سے مرتبے مراتب کے قائل ہیں حسب و نسب ثانوی چیز ہے۔ کیا مذہب سنی برحق ہے یا وہ مذہب شیعہ جو صرف فضیلت نسبی کے قائل ہیں اور جو شخص اہل بیت کی طرف کسی قسم کی نسبت کرے اسے سب سے افضل اور پاک جانتے ہیں خواہ کتنا بڑا بدکار و بدعمل کیوں نہ ہو ملاحظہ ہو (روضہ کافی ص۱۰۱ - ۷ روایات)

سوال ۱۴:- سنی و شیعہ میں سے کوئی شخص براہِ راست امام وقت اور پیغمبر سے کسبِ فیض نہیں کر سکتا۔ شیعہ اپنے وسائط سے امام معصوم اور مطاع صرف اہل بیت کو جانتے ہیں اور اہلِ سنت اپنے وسائط سے رشتہ مودت و اطاعت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استوار کرتے

ہیں اور آپ ہی کو معصوم پیشوا تا قیامت مانتے ہیں۔ پیغمبر افضل ہیں یا امام اور اتباع پیغمبر سے کیا اہل سنت کی صداقت اظہر من الشمس نہیں ہے؟۔

سوال ۱۵:- اہل سنت کا دین ہزاروں صحابہ کرامؓ بشمول اہلبیت واقربائے پیغمبرؐ کی روایت سے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہوا پھر لاکھوں، کروڑوں تابعین، تبع تابعین ومن بعدھم کی روایت سے ہم تک پہنچا جس کے متواتر اور یقینی ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں کیونکہ عقل سلیم انسانی ہزاروں، لاکھوں افراد کو امر باطل پر متفق نہیں مان سکتی۔ اس کے برعکس شیعہ مذہب صرف چند افراد کے واسطے سے بطور تقیہ منقول ہوتا رہا۔ برسرعام آئمہ نے ان لوگوں کی تکذیب کی۔ وہ اپنی مخصوص مذہبی بات وعقیدہ کی تصدیق آئمہ سے کرا ہی نہیں سکتے تھے۔ ملاحظہ ہو: اصول کافی فروع کافی ج۳ ص۴۶۷ کہ مدینہ میں امام جعفر صادقؒ کے پاس شیعہ علانیہ نہیں آسکتے تھے۔

انصاف سے فرمائیے مذہب اہل سنت برحق ہوگا یا یہ شیعہ برحق ہوں گے۔

سوال ۱۶:- ارشاد خداوندی ہے: "کہ خدا نے اپنے پیغمبر کو دین حق اور ہدایت دے کر اس لیے بھیجا:

لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ	تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے
شھیدا۔ (فتح)	اور خود خدا اس پر کافی گواہ ہے۔

سنی مذہب کے مطابق محمدی دعوت اور دین اسلام سب دُنیا پر غالب ہوا۔ باطل ادیان اور ان کی حکومتیں خلفائے پیغمبر کے سامنے نیست و نابود ہوگئیں اور وعدہ الٰہی سچا ہوا۔ اس کے برعکس اعتقاد شیعہ میں دعوت محمدی فیل ہوگئی چند نفوس کے سوا کسی نے قبول ہی نہ کی۔ ۴ اہل بیت اور جو چند نفوس مومن تھے وہ تقیہ اور خاموشی میں رہے بلکہ بقول شیعہ ان پر مظالم کے پہاڑ ڈھائے گئے نہ دینِ الٰہی پھیلا نہ اسے غلبہ ہوا۔ فرمائیے نص قرآنی اور اہل سنت کو سچا کہیں یا شیعی افکار کو۔

سوال ۱۷:- کتب شیعہ اور تاریخ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی متواتر منقول ہے کہ خندق کی کھدائی کے موقعہ پر سخت چٹان نمودار ہوئی تین ضربوں سے وہ ٹوٹی اور ہر دفعہ روشنی ہوئی تو آپ نے فرمایا! پہلی ضرب میں میرے ہاتھ میں یمن کی، دوسری میں کسریٰ

www.Ahnaf.com

کی اور تیسری میں قیصر کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھ میں دی گئیں یعنی اللہ ان کو میرے ہاتھ پر فتح کرے گا۔ (حیات القلوب ص ۳۹۵ ج ۲) یہ ین خود آپ کے عہد میں فتح ہوا اور کسریٰ و قیصر حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں۔ کیا یہ فتوحات خلافت راشدہ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کی حقانیت پر فیصلہ صریح نہیں ہے۔ نیز حضورؐ نے قیصر و کسریٰ کے قاصدوں سے فرمایا تھا اپنے بادشاہوں کو کہو میری بادشاہی تمہاری آخری سرحدوں تک پہنچے گی اور قیصر و کسریٰ کی حکومت میری اُمت کے قبضے میں آئے گی انہیں کہہ دو کہ اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو ان کا ملک ان کے ہاتھ میں چھوڑتا ہوں۔ (حیات القلوب ص ۱۴۲ ج ۲)

کیا حضورؐ کا فتح قیصر و کسریٰ کو اپنی بادشاہی سے تعبیر کرنا۔ خلافت جور کی پیش گوئی ہے یا خلافت حقہ راشدہ کی ؟

سوال ۱۸: قال ابو عبداللہ علیہ السلام ما انزل اللہ اٰیۃ فی المنافقین الا وھی فیمن ینتحل التشیع۔ (رجال کشی ص ۱۹۳)	امام ابو عبداللہ (جعفر صادق) علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ نے منافقوں کے متعلق کوئی آیت نہیں اُتاری مگر وہ ان لوگوں کے حق میں ہے جو شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

کلمہ گویوں میں دو ہی قسم کے لوگ ہیں مومن یا منافق۔ جب حضرت جعفر صادقؒ نے شیعہ پر منافق ہونے کا فتویٰ صریح لگا دیا تو اہلِ سنت کا خود بخود مومن ہونا اظہر من الشمس ہو گیا۔

سوال ۱۹: اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ ثقلین کتاب اللہ اور سنت نبوی ہیں۔ شیعہ کے خیال میں کتاب اللہ اور اہل بیت ہیں جو لازم و ملزوم ہیں ایک سے جدائی اور محرومی دوسری سے جدائی ہے۔ اہل سنت کے دلائل وہ سینکڑوں آیات قرآنی ہیں جن میں اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کا بار بار حکم دیا گیا ہے۔ دسیوں آیات میں پیغمبر کی نافرمانی اور اعراض سے ڈرایا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں قرآن کا نام لیا ہے کہ اس چیز کو پکڑو گے تم گمراہ نہ ہو گے اور وہ کتاب خدا ہے۔ (حیات القلوب ص ۵۳۶ ج ۲) عام کتب میں سنتِ نبوی کا مستقل ذکر ہے۔ مگر اس سارے خطبہ میں اہل بیت یا ولایت علیؓ کا ذکر نہیں ہے۔ اصولِ کافی میں مستقل باب، باب الرد الی الکتاب والسنۃ موجود ہے۔

نیز یہ باب بھی ہے باب الاخذ بالسنۃ و شواہد الکتاب اور اس میں یہ ارشاد امام ہے۔ ہر چیز کو کتاب اللہ اور سنتِ نبوی پر لوٹایا جائے گا۔

کیا یہ سب دلائل اس پر حجت صریحہ نہیں کہ کتاب اللہ اور سنتِ نبویؐ کا ہی ثقلین ماننا سنی مذہب برحق ہے اور شیعہ کا سنتِ نبوی کو ہٹا کر، آئمہ اہلِ بیت کو رکھنا ایک قسم کا انکار رسالت ہے۔

سوال ۲۰: اگر سنی مذہب برحق نہ تھا تو تمام اہل بیت اسی مسلک کے کیوں پابند رہے اور یہی پڑھایا سکھایا تبھی تو شیعہ کو امام جعفر صادقؒ کی طرف یہ منسوب کرنا پڑا تقیہ ہی میرا اور میرے باپ دادے کا مذہب ہے۔ (اصول کافی ص ۲۲۱ ج ۲)

اگر مخالفین کا ڈر تھا تو پیغمبر کے جانشین کیسے ہوئے؟ کیا انبیاء علیہم السلام بھی تقیہ اور ہیر پھیر کرتے تھے ؟

اوصافِ الوہیت اور مذمتِ شرک

سوال ۲۱: اگر حضرت علیؓ کو مافوق البشر، حاجت روا اور مشکل کشا و روزی رساں ماننا شرک نہیں تو حضرت علیؓ نے ان دس آدمیوں کو زندہ کیوں جلا دیا جو یہ کہتے تھے، آپ ہمارے رب و کارساز ہیں۔ آپ نے ہمیں پیدا کیا آپ رزق دیتے ہیں، تو حضرت علیؓ نے فرمایا تم پر تباہی ہو ایسا مت کہو۔ میں بھی تمہاری طرح مخلوق ہوں جب وہ نہ مانے پھر وہی بات کہی تو آپ نے آگ میں پھونک دیا۔ (رجال کشی ص ۴۸)

اور ۷۰ پر ہے کہ اور ستر آدمیوں نے آپ کے متعلق ایسا کہا تو آپ نے گڑھے کھود کر ان کو آگ میں جلا دیا۔

سوال ۲۲: کیا امام حلال و حرام میں مختار ہوتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو آیتِ قرآنی اور امام صادقؒ کی اس تفسیر کا مطلب کیا ہے: "لوگوں نے اپنے عالموں اور پیروں کو خدا کے سوا رب بنا لیا: تو امام نے فرمایا! اللہ کی قسم انہوں نے ان کو اپنی عبادت کی طرف نہیں بلایا اور اگر وہ ادھر بلاتے تو یہ نہ مانتے لیکن انہوں نے کچھ چیزیں حلال کر دیں اور کچھ ان پر حرام کر دیں تو وہ

www.Ahnaf.com

ان کو (حلال وحرام میں مختار) مان کر یوں عبادت میں لگ گئے کہ ان کو پتہ ہی نہ چلا۔ (اصول کافی باب الشرک ص ۳۹۸ ج ۲ - مجمع البیان ص ۴۵۵ ج ۴)

سوال ۲۳ :- کیا آئمہ دین نفع ونقصان پہنچانے پر قادر ہیں ؟ اگر ایسا ہے تو رجال کشی کی اس حدیث کا مطلب کیا ہے کہ جعفر بن واقد اور ابو الخطاب کے ساتھیوں نے کہا امام وہ ہوتا ہے جو آسمان وزمین میں حاجت روا ہوتا ہے تو امام ابو عبداللہ نے فرمایا ہرگز نہیں، خدا ان کو اور مجھے کہیں جمع نہ کرے وہ یہود، نصاریٰ، آتش پرست اور مشرکوں سے بھی بُرے ہیں .... خدا کی قسم اہلِ کوفہ کی میں اس (مشرکانہ بات) کو تسلیم کروں تو زمین میں دھنس جاؤں۔ (ما انا الا عبد مملوک لا اقدر علی ضر شیئ ولا نفع شیئ۔ میں اللہ کا مملوک بندہ ہوں نہ کسی چیز کے نقصان پر قادر ہوں نہ کسی کے نفع پر۔ (رجال کشی ص ۱۹۳)

سوال ۲۴ :- کیا آئمہ عالم الغیب اور ظاہر وباطن سے آگاہ تھے ؟ اگر ایسا ہو تو آئمہ نے اس کی تردید کیوں کی ہے۔ (۱) ابو بصیرؒ نے امام کو بتایا کہ لوگ آپ کے متعلق کہتے ہیں کہ آپ بارش کے قطرے، ستاروں کی تعداد، درختوں کے پتے، سمندر کا وزن، مٹی کی گنتی جانتے ہیں تو آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا! سبحان اللہ! سبحان اللہ (اللہ اس شرک سے پاک ہے، لا واللہ ما یعلم ھذا الا اللہ (رجال کشی ص ۱۹۳) بخدا کوئی نہیں جانتا ان باتوں کو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

(۲) امام جعفر صادقؓ نے فرمایا: تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہم علم غیب جانتے ہیں حالانکہ اللہ عزوجل کے سوا علم غیب کوئی نہیں جانتا میں نے اپنی فلاں باندی کو مارنا چاہا وہ مجھ سے بھاگ گئی میں نہ جان سکا کہ وہ گھر کے کس کمرے میں ہے۔ (اصول کافی ص ۲۵۷ ج ۱)

سوال ۲۵ :- کیا غیر خدا کو نافع وضار جان کر پکارنا جائز ہے ؟ اگر ایسا ہے تو امام اپنی دُعا میں اس کی نفی کیوں کرتے تھے۔ امام جعفر صادقؓ تکلیف کے وقت یوں دعا مانگتے تھے :-

"اے اللہ تو نے مشرک قوموں کو طعنہ دیا ہے اور فرمایا ہے۔ اے لوگو! پکار کر دیکھو ان لوگوں کو جن کو اللہ کے سوا تم نے کارساز سمجھ لیا ہے پس وہ تم سے کوئی تکلیف دور کرنے یا ہٹانے کے مالک نہیں۔ (بنی اسرائیل ع ۶)۔

پس اے وہ ذات! کہ میری تکلیف کو دور کرنے اور ہٹانے کا مالک اس کے سوا اور کوئی نہیں، تو

محمد وآل محمدؐ پر رحمت بھیج میری تکلیف دور کردے اور اس شخص پر پھیر دے جو تیرے ساتھ اور طلبت ہوا پکارتا ہے حالانکہ تیرے بغیر کوئی فریادرس نہیں۔ (اصول کافی کتاب الدعا ص ۵۶۴ ج ۲)

سوال ۲۶ :- کیا تعزیہ بنانا اور اس کی تعظیم کی دعوت دینا عمل آئمہ کے خلاف اور بدعت ہے کہ نہیں ؟ اگر بدعت ہے تو امام جعفر صادقؓ کا یہ فتویٰ کیوں آپ پر صادق نہ آئے گا۔ ابو العباس نے امام جعفر صادقؓ سے پوچھا کہ بندہ کم از کم کس بات سے مشرک ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا "جو ایک بات گھڑے اور اس کے ماننے پر لوگوں سے محبت رکھے اور انکار پر دشمنی رکھے۔ (کافی باب الشرک ص ۳۹۷ ج ۲)

سوال ۲۷ :- ذرا بتلائیے بت پرستی کی کیا حقیقت ہے۔ قرآن پاک میں مذکور "اصنام اور اوثان" لغت میں ان بتوں کو نہیں کہتے جو اپنے معظم ومحترم انسان کی شکل وصورت پر تراشے گئے ہوں۔ مشرکین ان بزرگوں کی یادگار مجسموں کی تعظیم میں رکوع، سجدہ، دعا، استعانت، نذر ونیاز، طلب حاجات وغیرہ امور شرکیہ بجالا کر خدا کا تقرب ڈھونڈتے تھے۔

ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی - (پ ۲۳)	ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر یہ کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں گے۔
ویقولون ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ - پ ۱۱	اور کہتے ہیں یہ ہمارے اللہ کے ہاں سفارشی ہیں۔

ذرا انصاف سے کہئے، کہ آج شکل انسانی پر یادگار کے بجائے اپنے معظم بزرگ کی قبر وضریح روضہ کی یادگار بنا کر اس کے ساتھ وہی مندرجہ بالا امور کیے جائیں جو مشرکین اپنے بزرگوں کی یادگار مجسموں سے کرتے تھے اور اسے تقرب الی اللہ اور خدا کے ہاں سفارش اور نجات کا ذریعہ سمجھا جائے تو کیا یہ شرک نہیں ہوگا ؟ عین اسلام ہوگا ؎

بدل کے آتے ہیں زمانے میں لات ومنات — دیتے ہیں دھوکہ کھُلا یہ بازی گر

سوال ۲۸ :- اگر تقرب الی اللہ کے لیے عظمت لات ومنات میں اس کی یادگار کے آگے ابوجہل جھکتا تھا تو یہ شرک تھا مگر کیا تقرب الی اللہ کی نماز میں غلت حسین وعلیؓ سے سرشار ہوکر کربلا ونجف کی یادگار ٹکیہ پر شیعہ مومن جبین نیاز ٹیکتا ہے تو یہ عین اسلام بات ہے ؟

سوال ۲۹ :- قرآن پاک نے سینکڑوں آیات میں صبح وشام، دوپہر، دن رات،

www.Ahnaf.com

جلوت وخلوت میں صرف اپنی یاد اور ذکر کا بار بار حکم فرمایا ہے۔ اپنے حبیبؐ سے بھی یہ اعلان کروایا ہے "اِنّمَا اَدعوا ربّی ولا اشرک بہٖ احدًا" (الجن)، بلاشبہ میں صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ تو کیا مشاہدہ پر مبنی ایک عزادار، نماز روزہ سے آزاد، ڈاڑھی چٹ مونچھیں دراز، مومن تبرا باز کا تسبیح ہاتھ میں لے کر جاتے یا علی، یا علی مدد نادِ علی، علی علی کے ورد بجالانا کھلا شرک نہیں ہے؟ کیا ذکر اللہ عبادت نہیں؟ اور اس میں حضرت علیؓ اور حسنینؓ کو شریک کرنا گناہِ عظیم نہیں ہے؟ بیّنو!

سوال ۳۰: کیا عزاداری سے متعلقہ تمام رسوم آئمہ اہل بیت سے قولاً وعملاً ثابت ہیں؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ ذاکروں اور مجتہدوں نے بطور قیاس، حضرت حسینؓ کی یاد اور غم کو زندہ رکھنے کے لیے ایجاد کی ہیں تو آج ان بدعات کو کارِ ثواب اور جزوِ دین ماننا اور بنانے والوں کی تعظیم کرنا۔ کیا نبوّت اور امامت کے منصب میں کھلا شرک نہیں ہے اور شریعت سازی کا حق دے کر غیر شعوری طور پر ان کی عبادت نہیں ہے جس کی تردید سوال نمبر ۲۱ میں مذکور آیتِ کریمہ اور ارشادِ امام میں موجود ہے۔

سیّدنا حضرت حسینؓ کی شہادت کا المیہ

سوال ۳۱: سیدنا حسین مظلوم رضی اللہ عنہ از خود کربلا گئے یا غدار شیعانِ کوفہ کے اصرار پر گئے۔ امرِ اوّل باطل ہے، اگر امرِ ثانی درپیش نہ آتا اور آپ نہ جاتے تو کیا آپ کے زندہ سلامت رہنے سے اسلام مُردہ ہو جاتا۔ نیز تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ آپ میدانِ کربلا سے دمشق جانے اور یزید سے تصفیہ اور دست در دست دینے کو تیار تھے مگر کوفیوں نے ایسا نہ کرنے دیا۔ ملاحظہ ہو شیعہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ ص۶ ج۲ اور تلخیص شافی ص۱۷۴۔

فرمائیے اس احسن تجویز پر عمل ہو جاتا اور سبطِ پیغمبر کی جان بچ جاتی تو کیا اسلام پھر مُردہ ہو جاتا۔ اوہ کیا افسوسناک المیہ ہے کہ خود ہی بلا کر شہید کر کے ایک طرف ماتم کو دین بنایا تو دوسری طرف اپنا جرم اور سازش چھپانے کے لیے اسلام زندہ کر دکھایا، کا نعرہ ایجاد کیا۔

سوال ۳۲: تیر و تلوار کی ضربوں سے آپ کے بدن آفتاب کو سرخ کر کے جب دُنیا سے غروب کر دیا تو کیا آپ کے تابع داروں کو خلافت ملنے اور تمام ظالموں کے تباہ ہو جانے سے اسلام زندہ ہوا یا لوگوں میں ایمان واتباع کی لہر دوڑنے سے ہوا؟ یا یہ تصور بھی دسویں صدی میں عہدِ صفوی کی یادگار ہے کہ جب امام باڑے بن گئے اور یزید پر تبرا ونفرین عام ہو گیا۔ گویا خونِ حسینؓ کی قیمت امام باڑہ، مرثیہ گو ذاکر کا وجود اور تبرا بر یزید تجویز ہوئی۔

سوال ۳۳: اگر شہادتِ حسینؓ (العیاذ باللہ) اسلام کے لیے المناک اور ناقابلِ تلافی نقصان ہونے کے بجائے اسلام کے لیے فائدہ اور حیات کا سبب بنی تو فرمائیے کہ لوگ مُرتد کیوں ہو گئے۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ارتد الناس بعد قتل الحسین صلوات اللہ علیہ الا ثلاثۃ ابوخالد الکابلی، یحییٰ بن ام طویل جبیر بن مطعم۔

حضرت جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ۳ آدمیوں کے سوا سب لوگ مُرتد ہو گئے۔ پھر لوگ رفتہ رفتہ واپس آنے لگے۔ (رجال کشی ص۸۱)

حضرت زین العابدین اس تصور سے کیوں ہر وقت روتے اور غم میں ڈوبے رہتے تھے کہ:

وبکشتن او عالمیان گمراہ شدند و دین خدا ضائع شد وسنن رسول خدا برطرف شدو بدع بنی امیہ ظاہر گردید (جلاء العیون ص۴۵۳)

آپ کی شہادت سے اہل جہاں گمراہ ہو گئے۔ خدا کا دین ضائع ہو گیا اور رسولِ خدا کی سنتیں معطل ہو گئیں۔ بنو امیہ کی بدعتیں ظاہر ہو گئیں۔

ماتم اور رسوم عزاداری کی تحقیق

سوال ۳۴: قرآن پاک میں جگہ جگہ صبر کی تلقین اور لا تحزنوا سے بے صبری کی ممانعت موجود ہے۔ انصاف سے بتلائیے از روئے لغت وشرع بین سے رونا، پیٹنا، ہائے ہائے کرنا، ران، سینہ، منہ پیٹنا، کالا لباس پہننا وغیرہ۔ بے صبری اور جزع فزع میں داخل ہے یا نہیں۔ اگر داخل ہے تو ایمان کے ساتھ بالیقین بتلائیے کہ وہ کونسی سنتِ نبوی قولی وفعلی کتبِ طرفین میں ثابت ہے جس میں حضرت حسینؓ کے لیے تمام امورِ ممنوعہ کا جواز واستثنا مذکور ہو؟

www.Asrar.com

سوال ۳۵: قرآن وسنت میں اگر ایسی کوئی استثنا نہیں ہے اور ہرگز نہیں ہے تو کسی شیعہ مجتہد وعالم کو یہ کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ قرآن وسنت اور ارشادات آئمہ کے خلاف صرف قیاس فاسد سے حضرت حسینؓ پر ماتم ونوحہ کو جائز بتائے۔

سوال ۳۶: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرمتِ ماتم ونوحہ میں یہ ارشادات فرمائے ہیں:

۱۔ وفات کے وقت جب صحابہؓ بے قابو ہو کر رونے لگے تو حضورؐ نے فرمایا۔ صبر کرو خدا تم کو معاف کرے اور رونے ونالہ سے مجھے تکلیف مت دو۔ (جلاء العیون ص۴۵ وحیات القلوب ص۶۹۵ ج۲)

۲۔ ارشادِ قرآنی ولا یعصینک فی معروف کی تشریح میں مومن عورتوں سے بیعت لیتے ہوئے فرمایا مصیبت میں اپنے منہ پر تھپیڑ نہ مارنا اپنا منہ نہ نوچنا، بال نہ اکھیڑنا، اپنا گریبان چاک نہ کرنا، کالے کپڑے نہ پہننا، ہائے وائے نہ کرنا پس ان شرطوں پر حضورؐ نے بیعت لی۔ (حیات القلوب ص۶۶۰ ج۲)

۳۔ حضرت فاطمہؓ کو وصیت میں حضورؐ نے فرمایا اے فاطمہؓ پیغمبر پر گریبان چاک نہ کرنا چاہیئے منہ نہ نوچنا چاہیئے، ہائے وائے نہ کرنا چاہیئے لیکن تو وہی کہہ جو تیرے باپ نے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات پر کہا۔ دل غمناک ہے۔ آنکھ اشکبار ہے مگر اے ابراہیمؑ الیسی باتیں ہم نہیں کہتے جن سے خدا تعالےٰ ناراض ہو۔ (حیات القلوب ص۶۸۷ ج۲)

۴۔ ابن بابویہ نے معتبر سند سے حضرت صادقؒ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا چار بُری عادتیں تا قیامت میری اُمت میں رہیں گی، اپنے خاندان پر فخر کرنا، لوگوں کے نسب میں طعن کرنا، بارش بذریعہ نجوم ماننا، بین کرنا، یقیناً اگر بین کرنے والی توبہ سے پہلے مر جائے تو قیامت کے دن اس حالت میں اُٹھے گی کہ گندھک اور تار کول کا لباس پہنے ہوگی (حیات القلوب ص۶۷۹ ج۲)

کیا ان ارشاداتِ حرمت کے مقابلے میں جواز پر بھی ارشادِ نبویؐ موجود ہے؟

سوال ۳۷: حضرت علی المرتضیٰؓ نے ماتم کے متعلق یوں فرمایا ہے کہ حضورؐ کو غسل دیتے وقت فرما رہے تھے آپ کی وفات تمام لوگوں کے لیے دردناک مصیبت ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ آپ نے صبر کا حکم دیا اور رونے پیٹنے سے روکا تو ہم یقیناً سب اپنے آنسو آپ پر بہا دیتے آپ کی مصیبت کے درد کا علاج نہ کرتے۔ (حیات القلوب، جلاء العیون، نہج البلاغۃ)

۲۔ نیز فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بین کرنے اور سننے سے منع فرمایا ہے۔ (الفقیہ ص۲۶۶

۳۔ نیز حضرت امیرؓ نے فرمایا کالا لباس نہ پہنا کرو کیونکہ وہ فرعون کا لباس ہوگا۔ (الفقیہ باب مالا یصلی فیہ)

۴۔ مصائب کربلا کی پیش گوئی کے وقت حضرت علیؓ نے فرمایا اپنے دشمنوں سے ڈرتے اور بچتے رہنا اور اس وقت صبر اور حوصلہ رکھنا۔ (جلاء العیون ص۲۰۹)

کیا اسکے برعکس ماتم کے جواز پر بھی شیرِ خدا کا کوئی فرمان موجود ہے؟

سوال ۳۸: حضرت حسینؓ نے اپنی شہادت کی اطلاع جب بہن کو دی اور وہ بے قرار ہوئیں تو آپ نے فرمایا اے محترمہ بہن! ہلاکت وعذاب تیرے لیے نہیں تیرے دشمنوں کے لیے ہے صبر کر اور فی الفور دشمنوں کو ہم پر خوش نہ کر۔ (جلاء العیون ص۳۸۴)

نیز فرمایا امی جان کی طرح پیاری بہن علم اور بردباری اختیار کر شیطن کو اپنے اوپر مسلط نہ کر اور حق تعالےٰ کی قضا پر صبر کر، نیز فرمایا اگر یہ مجھے چھوڑتے تو میں کبھی اپنے آرام کو ہلاکت میں نہ ڈالتا۔ (جلاء العیون ص۳۸۷)

نیز صبر کے سلسلہ میں آسمان وزمین کے فنا اور باپ دادا کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اے بہن! تجھے وصیت میں قسم دیتا ہوں کہ جب میں ظالموں کی تلوار سے عالم بقا کو رحلت کروں تو گریبان چاک نہ کرنا، منہ نہ چھیلنا اور ہائے وائے نہ کرنا (ایضاً ص۳۸۷)

صاحبزادی سکینہ سے فرمایا خدا کی قضا پر صبر کرو کیونکہ دنیا جلدی ختم ہو جائے گی اور آخرت کی ابدی نعمت ختم نہ ہوگی۔ (ایضاً ص۴۰۷)

کیا اس کے برخلاف ماتم وبین کی بھی امام حسینؓ نے اپنے اعزہ کو وصیت کی تھی؟

سوال ۳۹: حضرت امام صادقؒ نے مرفوعاً بیان فرمایا کہ مصیبت کے وقت مسلمان کا (ران وغیرہ) کا پیٹنا اجر وثواب کو ضائع کر دیتا ہے۔

نیز فرمایا سخت بے صبری یہ ہے چیخ پکار سے رونا، منہ اور سینہ پیٹنا، بال نوچنا جس نے ماتمی مجلس قائم کی تو صبر چھوڑ دیا اور بے صبری میں لگا اور جس نے صبر کیا انا للہ پڑھی خدا اس پر رحم کرے تو وہ اللہ کی رضا پر راضی رہا اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور جس نے ایسا نہ کیا خدا نے اس کا ثواب ضائع کر دیا۔ (فروع کافی ص۲۲۳ ج۳)

نیز فرمایا میت پر رونا ٹھیک نہیں ہے نہ مناسب ہے لیکن لوگ یہ بات نہیں جانتے

www.Ahnaf.com

کو صبر ہی بہتر ہے (فروع کافی ص۲۲۶)

نیز فرمایا کہ جب تم کو اپنی ذات اور اولاد کے متعلق مصیبت درپیش آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر اپنے صدمے کو یاد کرو کیونکہ لوگوں کو اتنی بڑی مصیبت کبھی نہ پہنچی (فروع کافی ص۲۲۰) کیا ان ارشادات کی ضد میں امام باقرؒ و جعفرؒ کا ایسا ارشاد ہے جس نے ماتمی مجالس و نوحہ کی اجازت دی ہو؟

سوال ۴۰: ذرا انصاف سے بتلائیے امام بارہ، معین تاریخوں میں ماتمی محافل قائم کرنا، موسیقاری اور سوز خوانی کرنا، تعزیہ، شبیہ روضہ، ضریح بنانا، علَم اور دُلدل نکالنا، کس امام معصوم کی سنت اور ایجاد ہیں؟ کیا آپ کا معصوم امام دُنیا کا بدترین ظالم تیمور لنگ تو نہیں جس نے یہ سب کام کیے۔ شیعہ رسالہ ماہنامہ العرفت حیدرآباد محرم ۱۳۸۹ھ مدیر حجت علی ممتاز الافاضل کے قلم سے ملاحظہ ہو: "تعزیہ داری کے متعلق ابھی تک پوری تحقیق و تدقیق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کی ابتدا کہاں سے ہوئی البتہ اس کے آغاز کے بارے میں ایک روایت ضرور مشہور ہے کہ سب سے پہلا تعزیہ صاحب قرآن امیر تیمور نے رکھا تھا۔ ... بہر حال جہاں تک عزاداری کا تعلق ہے اس کی ابتدا ایران میں صفوی عہد سے ہوئی اس کے بعد ہندوستان میں جب خاندانِ تغلق کا زوال شروع ہوا اور سلطنت کا شیرازہ منتشر ہوا تو جنوبی ہندوستان میں ایک شخص حسن گنگو نامی نے بہمنی سلطنت کی بنیاد رکھی - یہ ایران کے بہمنی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اس سلطنت کے سلاطین میں شیعہ اور سُنی دونوں عقائد کے بادشاہ گزرے ہیں اور امرائے دربار میں بھی ملکی و غیر ملکی مصاحبین اور وزراء شامل رہے ہیں اس لیے شمالی ہند میں تعزیہ داری رائج ہونے سے پہلے تعزیہ داری کا آغاز ان سے ہوا۔ جب چودھویں صدی کے آخر میں سلطنت بہمنی کو زوال ہوا اور وہ پانچ چھوٹی چھوٹی سلطنتوں میں تقسیم ہوگئی .... تو بالخصوص عادل شاہی سلطنت میں یوسف عادل شاہ اور قلی قطب شاہ نے تعزیہ داری کو باقاعدہ طور پر رواج دیا۔ ان ریاستوں میں باقاعدگی کے ساتھ دس روز تک یعنی یکم محرم سے دس محرم تک عزاداری ہوتی تھی اور تعزیئے رکھے جاتے تھے۔

اب جہاں تک تعزیوں کی اقسام کا تعلق ہے اس کی آٹھ قسمیں ہیں جن کی شبیہ بنا کر واقعہ کربلا کی یاد تازہ کرکے سوگ منایا جاتا ہے (۱) تعزیہ (۲) ضریح (۳) مہندی (۴) ذوالجناح (۵) تابوت (۶) براق (۷) تخت (۸) علَم - اس شیعی تحقیق سے معلوم ہوا کہ عزاداری یہ تمام اقسام و آلات ایک ظالم امراء کی ایجاد و بدعت ہے - ان امور میں شیعہ کے امام یہی ظالم امراء ہیں اہل بیت ہرگز نہیں ورنہ اس ارشادِ امام صادقؒ کا کیا مطلب ہے؟ "من جدد قبراً او مثل مثالاً فقد خرج من الاسلام" جس نے کسی قبر و مزار کو از سرِ نو بنایا یا اس کا کوئی مجسمہ (بطور یادگار) بنایا تو وہ اسلام سے خارج ہوگیا - (من لا یحضرہ الفقیہ ص۴۹)

سوال ۴۱: کیا نماز سب سے بڑا فرض ہے اور امام صادقؒ نے الفقیہ ص۵۵ پر عمداً تارک نماز کو زانی سے بدتر اور کافر بتایا ہے؟ کیا راگ اور موسیقی حرام ہے اس کے سننے سنانے والے پر لعنت برستی ہے؟ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو ذرا بتائیے عشرہ محرم میں خصوصاً اور بقیہ سال میں عموماً بدعات عزاداری اور مرثیہ گوئی و سوز خوانی میں راگ و موسیقی کے حرام کام میں پڑ کر نماز کو کیوں ترک کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ مشاہدہ ہے کہ پابند قسم کے لوگ بھی جماعت تو کجا بروقت علیحدہ بھی نماز نہیں پڑھ سکتے کیا شرعی اصول میں ترکِ واجب کا سبب بننے والا امر مباح بھی ناجائز نہیں ہو جاتا۔ چہ جائیکہ حرام کام فرض چھڑا دے؟

سوال ۴۲: کیا اسلام میں عورت کی آواز بھی عورت ہے کہ اذان، اقامت، تلبیہ بالجہر نہیں کہہ سکتی؟ کیا عورت کا بدون حاجات ضروریہ گھر سے نکلنا ممنوع ہے کہ نماز پنجگانہ اور جمعہ و عیدین میں شرکت اس پر لازم نہیں، کیا غیر مردوں کے ساتھ اختلاط اور مصاحبت حرام ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو خالص بدعات، ماتمی مجالس و جلوسوں میں عورتیں زرق برق کالے لباس میں ملبوس ہو کر مردوں کے شانہ بشانہ کیوں ہوتی ہیں۔ سوز خوانی، مرثیہ گوئی اور بین و واویلا کیوں کرتی ہیں؟ بے پردگی میں تنگ و تاریک مقامات پر فساق و فجار کے مجمع سے ان کی عزت و ناموس کا دیوالیہ کیوں نکالا جاتا ہے؟ کیا ذاکر و مجتہد کی عزاداری شریعت میں یہ سب حرام حلال ہوگئے اور فرائض معاف ہوگئے؟ بیّنوا!

www.Ahnaf.com

ایمان بالرسول کی حقیقت اور اس پر شیعی شکوک و شبہات

سوال ۴۳:- ذرا بتائیں ایمان بالرسول کی کیا حقیقت ہے؟ کیا آپ کو امین سچا اور نیک و پارسا ماننا کافی ہے؟ یہ تو ابوجہل بھی مانتا تھا، یا جو کچھ آپ خدا کی طرف سے لائے ہیں اور قول و عمل سے اُمت تک پہنچایا اس سب کی تصدیق ضروری ہے؟ اگر سب کی تصدیق ضروری ہے تو شیعہ علماء اس تفریق کے کیوں قائل ہیں کہ (بقول ان کے) حضورؐ نے حضرت علیؓ اور آپ کی اولاد کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے وہی اخذ کیا جائے اور احکام شرع میں شیعہ حضورؐ کے محتاج نہیں نہ آپ سے حاصل کرنا ضروری ہیں وہ عالم لدنی و مسلمان ازلی امام اوّل حضرت علیؓ سے لینا ضروری ہیں۔ چنانچہ حضرت جعفر صادقؒ کا یہ فرمان اصول کافی صہ ۱۱/۱ لکھنؤ پر موجود ہے۔

ما جاء بہ علی آخذہ وما نھی عنہ انتھی جری لہ من الفضل ما جری لمحمد	جو احکام شرع علی لائے ہیں میں وہ لیتا ہوں اور جن سے وہ روکیں رکتا ہوں آپ کا وہی منصب ہے جو محمدؐ کا ہے۔

سوال ۴۴:- کیا خدا کی طرف سے پیدائشی عالم و فاضل شیعہ کے امام و معلم اوّل حضرت علیؓ کتاب اللہ اور شرع سیکھنے میں حضورؐ کے محتاج تھے؟ جمہور شیعہ اس کے منکر ہیں اور حضرت علیؓ کی توہین جانتے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ کے علم لدنی کا انکار اور جاہل و غیر مسلم ہونا لازم آتا ہے، خاتم المحدثین ملا باقر علی مجلسی لکھتے ہیں "کہ جب حضرت علیؓ پیدا ہوئے حضرت ابراہیمؑ و نوحؑ کے صحیفے حضرت موسیٰؑ کی تورات فرفر ایسے زبانی سنا دیں کہ ان پیغمبروں سے بھی زیادہ یاد تھیں جن پر نازل ہوئیں۔ پھر انجیل کی تلاوت کی اگر حضرت عیسیٰؑ حاضر ہوتے تو اقرار کرتے کہ یہ مجھ سے بہتر تورات اور انجیل کا عالم ہے پس وہ قرآن جو مجھ پر نازل ہوا سب پڑھ سُنایا بغیر اس کے کہ مجھ سے کچھ سنا، میں نے اس سے بات کی اس نے مجھ سے کی جیسے کہ پیغمبر اور اوصیاؑ ایک دوسرے سے کلام کرتے ہیں۔" (جلاء العیون صہ ۱۶۹)

جب حضرت علیؓ از خود قرآن کے حافظ و عالم تھے اور صاحب انجیل کی طرح صاحب قرآن سے بھی بڑے عالم ہوں گے تو آپ حضورؐ کے کسی بات میں قطعاً شاگرد و محتاج نہ بنے تو شیعی سلسلہ اسلام بواسطہ آئمہ براہِ راست (بلا واسطہ نبوت) خدا تک پہنچ گیا۔ اس حقیقت کے باوجود شیعہ

کا ایمان بالرسالت کا دعویٰ کیا سنگین جھوٹ اور فراڈ نہیں ہے؟

سوال ۴۵:- کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول و فعل سے جو کچھ ظاہر ہوتا وہ مبنی بر حقیقت اور قابلِ تصدیق ہوتا تھا یا نہ؟ اگر ہر فعل و ارشاد حقیقت کا ترجمان تھا تو شیعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقیہ کا الزام شنیع کیوں لگاتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جو بات آپ نے ظاہر کی وہ حق نہ تھی جو کچھ دل میں چھپایا وہ حقیقت ہوتا تھا اس صورت میں نبوت کے ارشادات و اعمال سے یقین اُٹھ جائے گا۔ امام صادقؒ کا یہ فرمان کہ حضورؐ آیت بلغ ما انزل کے نازل ہونے سے پہلے کبھی کبھی تقیہ کرتے تھے۔ نیز یہ کہ حج کی احادیث مختلفہ تقیہ پر محمول ہیں۔ نیز حضرت علیؓ کی ولایت اور امامت کا حکم خدا پہنچانے میں لوگوں سے ڈرتے تھے اور خدا نے ڈانٹ کر تاکیدی وحی اتاری نیز یہ کہ لشکر اسامہؓ کو بھیجنے سے مقصود جہاد نہ تھا بلکہ مدینہ کو منافقوں سے خالی کرانا تھا تاکہ حضرت علیؓ کی خلافت میں کوئی نزاع نہ کرسکے ملاحظہ ہو: حیات القلوب صہ ۱۸/۲ج، صہ ۵۳۷/۲ج، صہ ۵۴۲/۲ج، صہ ۶۷۸/۲ج وغیرہ۔ کیا نبوتِ محمدیؐ کا انکار کرنے کے لیے اس سے بہتر حربہ بھی کسی فرقے کو سوجھے ہیں؟

سوال ۴۶:- کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلقین اور رشتہ داروں کو رشتہ اسلام کی وجہ سے ماننا اور عزت کرنا احترامِ رسولؐ میں داخل اور ایمان بالرسالت کا شعبہ ہے کہ نہیں؟ اگر ہے تو شیعہ اسے صرف ۴ افراد میں منحصر کیوں سمجھتے ہیں؟ کیا ان چار کے سوا آپ نے کسی اور رشتہ دار اور قریبی کے متعلق کچھ مدح نہیں فرمائی یا اپنے عمل سے کسی کی توقیر و عزت میں اضافہ نہیں فرمایا۔ اگر جواب نفی میں ہے تو حضورؐ کی سب طرزِ زندگی اور بیسیوں ارشادات سے اعراض کرکے صرف چار حضرات کو چند فضائل کی بنا پر مستحق عزت جاننا کیا نبوت کا انکار اور حبِ مرتضوی میں غلو نہیں ہے؟ آخر کس اصول کی رُو سے ان کے حق میں چند مدحیہ ارشاداتِ رسولؐ واجب التسلیم ہیں اور بقیہ حضرات کے متعلق آپ کے دسیوں ارشادات اور عملی اعزازات قابلِ تسلیم نہیں ہیں؟

قرابتداران پیغمبر کے متعلق شیعی تمائد

سوال ۴۷:- اگر اہلِ سنت کے ساتھ شیعہ حضرات دوسرے رشتہ داروں کی عزت

کا انکار نہ کرسکیں تو بھلا اپنے عقیدہ کی رُو سے سچ سچ بتائیں۔ پیغمبرؐ کی صاحبزادیوں کا کیوں انکار ہے کہ العیاذ باللہ پیغمبرؐ سے رشتہ ابوت کاٹ کر ایک مجہول کو والد بناتے ہیں۔ حضورؐ کے ننھے صاحبزادوں کی نواسوں کی طرح محافلِ ذکرِ خیر کیوں منعقد نہیں ہوتیں۔ امہات المومنین ازواجِ مطہراتؓ کو اہلِ بیتِ نبوی اور گھرانہ رسول سے کیوں خارج کیا جاتا ہے ام المومنین حضرتِ عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت امِ حبیبہؓ دخترِ ابوسفیانؓ و خواہر معاویہؓ وغیرھا سے کیوں شدید دشمنی اور ان پر تبرا بازی ہے حضورؐ کی سگی پھوپھی حضرت صفیہؓ خواہر سیدالشہداء حضرت حمزہؓ اور آپ کے صاحبزادے زبیرؓ بن العوام سے کیوں نفرت اور ان کے ذکرِ خیر سے چڑ ہے۔ آپؐ کے دوہرے داماد ذوالنورین عثمانؓ بن عفان اور حضرت ابوالعاصؓ زوج زینبؓ سے کیوں دشمنی ہے۔ آپؐ کے مکرم چچا حضرت حمزہؓ سے "سیدالشہداء" کا تمغہ نبوی کیوں چھین کر حضرت حسینؓ بن علیؓ کو دے دیا گیا۔ آپؐ کے محترم چچا حضرت عباسؓ کو کیوں ضعیف الایمان ذلیل النفس، خوار (حیات القلوب ص ۶۱۸/۲) کے الفاظ سے گالیاں دی جاتی ہیں۔ آپؐ کے چچا زاد بھائی حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ حبرِ امت و ترجمان القرآن کی امانت و دیانت پر کیوں حملہ کیا جاتا ہے (رجال کشی ص ۳۵) ان دونوں باپ بیٹے کے متعلق یہ آیت کیوں پڑھی جاتی ہے "جو اس دُنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا اور زیادہ گمراہ ہے ——

(حیات القلوب ص ۶۱۸) والد کی طرح محترم حضورؐ کے شالی خسروں، حضرت ابوبکر و عمر و ابوسفیان رضی اللہ عنہم جیسے عظیم مسلمانوں سے کیوں شدید دشمنی ہے اور ان پر لعنت (العیاذ باللہ) بھیجی جاتی ہے۔ اسی طرح آپ کے سالوں، سالیوں، خوشدامنوں بلکہ ابوالعاصؓ و عثمانؓ کی اولاد (عبداللہؓ، علیؓ، امامہؓ) نبیؐ کے نواسوں سے بھی نفرت کی جاتی ہے۔ حضورؐ کا بہن بھائی کوئی نہ تھا اگر ہوتا تو چچا زاد بھائی سے افضل مقام یقیناً ان کو ملتا اور شیعہ کا ان پر مشتعل ہونا یقینی تھا بظاہر والدین پیغمبرؐ کا احترام کرتے ہیں۔ مگر یہ بھی شیعہ کی روایاتِ صحیحہ کے خلاف ہے حضرت علیؓ نے حضورؐ سے رشتہ فاطمہؓ مانگتے وقت فرمایا تھا:

وان اللہ ھدانی بک وعلی یدیک و	اللہ نے مجھے آپ کے ذریعے آپ کے ہاتھ پر ہدایت
استنقذنی مما کان علیہ اٰبائی و اعمامی	دی اور مجھے اس گمراہی اور شرک سے چھڑا لیا

من الحیرۃ والشرک۔	جس پر میرے باپ دادے اور چچے (حضورؐ کے والد) تھے۔
(کشف الغمہ ص ۳۶۳/۱ و جلاء العیون ص ۱۱۵ وغیرہ)	

ذرا بتلایئے پیغمبرِ خدا کے رشتہ داروں سے شیعہ کی دشمنی میں کوئی شک و شبہ رہ جاتا ہے؟

سوال ۴۸:۔ ذرا غور سے سچ سچ بتلائیں، شیعہ کے دینی پیشوا کسی ذاکر و مجتہد کے مندرجہ بالا سب رشتہ دار زندہ یا مُردہ ہوں اور مسلمان ہوں کیا ان کی بدگوئی اور تبرا بازی کو وہ ذاکر و مجتہد سن کر برداشت کرے گا؟ یا ان کی عام بدگوئی سے اس ذاکر و مجتہد کی ہتکِ عزت نہیں ہوگی؟ کیا وہ ذاکر اپنے قریبی رشتہ داروں کے بدگو اور لاعن پر غم و غصہ کا اظہار نہ کرے گا اور اسے اپنا دشمن نہ سمجھے گا۔ اگر سب امور کا جواب اثبات میں ہے تو کس قدر غضب کی بات ہے کہ ایک شیعہ اپنے فاسق دہلے دین پیشواؤں کے رشتہ داروں کا گلہ نہیں سُن سکتا نہ وہ برداشت کر سکتے ہیں کہ ان کی ہتکِ عزت ہوتی ہے ایسا شخص ان کا شدید دشمن ہے مگر وہ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیویوں، بیٹیوں، دامادوں، خسروں، پھوپھیوں، چچاؤں، ماموں اور سب رشتہ داروں پر معاندانہ حملے کرتا ہے اور تبرے بکتا ہے۔ فضائل اور ذکرِ خیر کو دباتا ہے یہ کام اس کے نزدیک کفر کے بجائے عین اسلام، توہین کے بجائے عزتِ رسول ہے اور ایسا تبرائی خواہ چور اچکا اور مے نوش ہی کیوں نہ ہو۔ پیغمبرِ اسلام کا دشمن نہیں دوست و محب کہلائے گا ——

والعیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ، کیا شیعہ کے دشمنِ رسول اور موذی رسول ہونے میں کوئی شک ہے؟ کہ ایک ذاکر و مجتہد جتنا اکرام بھی آپؐ کا نہیں کر سکتے۔

سوال ۴۹:۔ اب آیئے اہل بیت مرتضویؓ کے گھر میں۔ ذرا بتلایئے۔ سیدنا علی المرتضیٰؓ کی کتنی اولاد ہوئی۔ ۳۵ عدد تک مذکر و مؤنث اولاد علماء انساب نے لکھی ہے۔ ۱۵ صاحبزادیاں بتائی گئی ہیں جو اولاد اور شوہروں والی تھیں۔ اس پاکیزہ گھرانہ میں کن کن افراد سے آپ کو اُلفت و عقیدت ہے کیا حضرات حسنینؓ، زینبؓ و اُمِ کلثومؓ کے سوا اور کسی کا نام بھی مجالس میں لیا کرتے ہو اور لوگوں میں ان کی تشہیر کرتے ہو اگر نہیں تو کیا وہ حضرت علیؓ کے مذہب سے پھر گئے تھے یا ان کے نام حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ وغیرہ

www.Ahnaf.com

صحابہ کرامؓ کے نام پر تھے آخر کوئی وجہ تو ہے کہ شیعہ کے شہیدِ ثالث نور اللہ شوستری نے اولاد و احفادِ علیؓ سے جل کر یہ رباعی لکھی ہے۔ (مجالس المومنین ص۴۶۳ مطبوعہ ایران)

اذا العلوی تابع ناصبیاً   بمذھبہ فما ھو من ابیہ
وکان الکلب خیراً منہ طبعاً   لان الکلب طبع ابیہ فیہ   (العیاذ باللہ)

جب حضرت علیؓ کی اولاد سُنّی مذہب والے کی تابعداری کرے تو وہ اپنے باپ کا جنا ہوا نہیں ہے اس سے تو کتا بھی خاندانی طور پر بہتر ہے کیونکہ کتے میں اپنے باپ کی عادت تو پائی جاتی ہے۔ اگر یہ لفظ ہم شوستری پر لوٹا دیں تو کیا متعہ خانہ سے نے کر امام باڑے تک ہمارے خلاف جلوس نہ نکل پڑے گا۔

سوال ۵۰: کیا جگر گوشۂ رسول، سید الامۃ مصلح اعظم حضرت حسن المجتبیٰؓ سے بھی کچھ نفرت اور دشمنی شیعہ کو نہیں ہے؟ ورنہ حضرت حسینؓ کی طرح خاص محفل ذکر و ماتم حضرت حسنؓ کے لیے عام شیعہ کیوں نہیں کرتے۔ آپ کا صلح با معاویہؓ کا کارنامہ اور شیعہ کے مشتعل ہو کر قاتلانہ حملے کا ذکر کیوں نہیں کرتے آپ کے فضائل خاصہ کی تشہیر کیوں نہیں کرتے آپ کو لاولد ابتر کیوں کہتے ہیں۔ امامت آپ کی اولاد میں کیوں نہیں مانتے، آپ کی اولاد کو واقعی سیّد کیوں نہیں مانتے۔ علامہ کلینی نے کافی ج۴ کتاب الزیارات میں دیگر ائمہ اہل بیت کی طرح آپ کی قبر در مدینہ اور صلاۃ و سلام کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں کہ آپ نے خلافت حضرت معاویہؓ کو دے دی اور بر سرِ عام بیعت کر کے مذہب شیعہ کی جڑیں کاٹ دیں جو آج تک تمتر شہداء کربلا کے خون سے آبیاری کے باوجود پنپ نہ سکا۔

منصبِ نبوّت و ہدایت کا ایک گونہ انکار

سوال ۵۱: شیعہ کے دعویٰ حُبِّ آلِ رسولؐ کی یہ حقیقت معلوم ہو چکنے کے بعد اگر کوئی شخص یہ کہے کہ بانیانِ تشیع نہ صحابہ کرامؓ کے کچھ لگتے تھے نہ رسولؐ و اہل بیت رسولؐ کے محب تھے صرف چار حضرات کی محبت کا دعویٰ کر کے پورے اسلام کو ختم کرنا۔ صحابہؓ و اہل بیتؓ کے گھر گھر اور ایک ایک فرد کے درمیان نفاق و دشمنی کو مشہور کرنا تھا تاکہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کی تعلیم و تربیت کی ناکامی آشکارا کر کے قرآن پاک اور دعویٰ نبوت کی تغلیط ذہنوں میں بٹھا دی جائے۔ کیا ایسے شخص کی بات غلط ہوگی؟ دلائل سے واضح کریں۔

سوال ۵۲: قرآن پاک میں حضور علیہ السلام کو مبشر، نذیر، ہادی، داعی الی اللہ، سراج منیر، رؤف رحیم، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین، سب لوگوں کی طرف مرسل مطاع مبین وغیرہا اوصاف سے نوازا اور یہ اسناد دے کر آپ کو پیغمبر، معلم، مزکی، رہبر خلائق کی حیثیت سے بھیجا گیا ہے۔

اتنے عظیم الشان امام الانبیاء و معلم الکائنات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے لوگوں کو مسلمان کیا، قرآن و حکمت کی تعلیم دی، کتنوں کا تزکیہ نفس کیا، کتنے گم گشتگان کو خدا سے ملایا، تعلیم و تربیت کے کیا انمٹ نقوش چھوڑے اور پھر دُنیا سے کوچ فرمایا؟ چند ہی لوگوں کے نام بتلائیے۔ اگر بواسطہ علیؓ تین چار حضرات کے علاوہ کسی کا نام نہیں لے سکتے کیونکہ دعوتِ ایمان و اتباع کو وسیع ماننے سے شیعہ مذہب کا خاتمہ ہو جائے گا تو کیا بلاواسطہ حضورؐ کے ہاتھ پر دس صحابہؓ کو بھی کامل مومن و مسلمان نہ ماننا انکارِ پیغمبر کے مترادف نہیں ہے؟

سوال ۵۳: جن چار حضرات کو صحابیؓ رسول مان کر مومن تسلیم کیا اس میں بھی دھوکہ بازی ہے کیونکہ وہ حضرات حسب شیعہ اعتقاد شاگرد علیؓ ہونے کی وجہ سے مومن تھے۔ حضورؐ نے تو حضرت علیؓ کا مدرسہ ان کو بتایا تھا جیسے کشف الغمہ ص۱۷۹ پر ہے۔ صحابہؓ میں زاہدوں کی جماعت جیسے ابو الدرداءؓ، ابو ذرؓ، سلمان فارسیؓ۔ یہ سب حضرت علیؓ کے شاگرد تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے راہنمائی پا کر حضرت علیؓ کی پیروی کی۔"

نیز وہ چار حضرات کامل الایمان و تابعدار نہ تھے۔ کتاب اختصاص میں بسند معتبر حضرت صادقؒ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اے سلمانؓ تیرا علم مقدادؓ کو بتایا جائے تو وہ کافر ہو جائے اور اے مقدادؓ اگر تیرا علم سلمانؓ کو بتایا جائے تو وہ کافر ہو جائے (حیات القلوب ص۶۳۳ ج۲، ص۶۷۶ ج۲)

شیخ کشی نے بسند حسن امام محمد باقرؒ سے روایت کی ہے کہ تین کے سوا سب صحابہ کرامؓ بعد وفاتِ رسولؐ مرتد ہو گئے۔ سلمانؓ، ابو ذرؓ، مقدادؓ۔ راوی نے حضرت عمارؓ کا پوچھا تو حضرت

www.Ahnaf.com

نے فرمایا اس نے بھی کچھ میلان ہوئے کفر یعنی بیعت صدیقؓ کیا مگر جلدی بدل گیا۔ پھر فرمایا اگر تو ایسا چاہتا ہے جس نے کوئی شک نہ کیا ہو اور اسے شبہ نہ پڑا ہو تو وہ مقدادؓ ہیں۔ حضرت سلمانؓ کے دل میں یہ شبہ بیٹھ گیا تھا کہ امیر المومنینؓ کے پاس اسم اعظم ہے اگر وہ منہ سے نکالیں تو زمین منافقوں کو نگل لے پس آپ کیوں اس طرح ان کے ہاتھوں مظلوم ہو چکے ہیں (اس شبہ کی آپ کو سزا بھی ملی) رہے ابوذرؓ تو حضرت امیرؓ نے ان کو حکم دیا تھا کہ وہ چپ رہے مگر وہ ملامت کی پروا نہ کرنے بغیر اپنے موقف سے نہ ہٹا اور حضرت کی بات قبول نہ کی۔ الخ۔

(حیات القلوب ص ۲/۶۴۲)۔ انصاف سے بتائیے کیا درج ذیل آیت میں مذکور حضورؐ کے تمام مناصب کا شیعہ نے انکار نہیں کر دیا؟۔

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلٰلٍ مبین (آل عمران ع ۱۷)

بلاشبہ اللہ نے مومنوں پر بڑا ہی احسان کیا جبکہ ان میں انہی میں سے ایک عظیم پیغمبر بھیجا جو ان کو خدا کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انکو ہر قسم کی برائی سے پاک کرتا ہے اور کتاب سکھاتا ہے اور حکمت (سنت نبوی) سکھاتا ہے اگرچہ اس سے پہلے وہ گمراہی میں تھے۔

سوال ۵۴:- ہر چیز کی صحبت رنگ لاتی ہے برے کی محفل میں برائی کا، نیک کی محفل میں نیکی کا اثر بالمشاہدہ محسوس ہوتا ہے۔ فرمائیے! صحبت رسولؐ اور تربیت پیغمبرؐ میں کیا خامی تھی کہ بیس، تیئس سال تک ہمہ وقت آپ کی خدمت میں رہنے والوں اور قریبی رشتہ داروں پر بھی ایمان، اخلاص اور اعمال کا رنگ نہ چڑھا۔

قرآن پاک کے متعلق شیعی عقیدہ

سوال ۵۵:- حیات القلوب، اصول کافی وغیرہ کتب شیعہ میں یہ صراحت ہے:
"حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے وفات رسول کے بعد تمام قرآن پاک جمع کیا کپڑے میں ڈالا، مہاجرینؓ و انصارؓ کے مجمع میں مسجد میں لے آیا۔۔۔۔ جب اس قرآن میں اس قوم کے منافقوں کے کفر و نفاق کے متعلق آیات تھیں اور خلافت علیؓ و خلافت اولادِ علیؓ کی اس میں صراحت

تھی عمرؓ نے اسے قبول نہ کیا۔ سید اوصیاء ناراض ہو کر حجرہ پاک میں واپس ہو گئے اور فرمایا اس قرآن کو تم اب پھر قائم آل محمدؐ کے ظاہر ہونے تک نہ دیکھ سکو گے"۔ شیعہ کا یہی وہ اصل قرآن ہے جو لاسوں سے ہوتا ہوا امام غائب کے پاس ہے۔ ذرا واضح کریں کہ حضرت علیؓ پر یہ بہتان عظیم نہیں کہ حضرت عمرؓ کے انکار پر قرآن چھپا دیا اور خلق خدا کو ہدایت سے محروم کر دیا جب کہ کتاب اللہ کو چھپانا اور ہدایت سے امت کو محروم کرنا قرآن میں بہت بڑا جرم بتایا گیا ہے (البقرہ)

سوال ۵۶:- کیا اس سے یہ بھی واضح نہ ہو گیا کہ شیعہ اس موجودہ قرآن کو صحیح نہیں مانتے ناقص اور محرف بدلا ہوا مانتے ہیں اور کیا یہ بھی معلوم نہ ہو چکا کہ اس قرآن میں شیعہ کی تائید میں کچھ بھی نہیں حتیٰ کہ مسئلہ امامت بھی نہیں، اب جو شیعہ عوام کو دھوکہ دینے کے لیے اپنے مسئلوں پر قرآن پڑھتے ہیں وہ قرآن پاک سے تمسخر اور اس پر ظلم کرتے ہیں۔

سوال ۵۷:- کیا شیعہ کو یقین ہے کہ ان کا مذہب واقعی وحی الٰہی کے مطابق ہے تو ذرا مندرجہ ذیل حدیث کا مطلب سمجھائیں: "امام جعفر صادقؓ نے شاگرد زرارہ سے کہا کہ تو میرے اور میرے باپ کے اختلافی احکام سے دل تنگ نہ ہونا۔ جب تمہیں ابو بصیر ہمارے حکم کے خلاف سنائے۔ خدا کی قسم ہم نے اپنی اور تمہاری طاقت کے موافق تم کو متضاد مسئلے بتلائے ہیں۔ ہر بات کا ہمارے پاس ہیر پھیر ہے اور کئی معنی ہیں جو حق ہیں۔ یہاں تک فرمایا تم مانتے جاؤ اور معلوم ہمارے حوالے کرو۔ ہمارے اور اپنے اقتدار اور آزادی کا انتظار کرو۔ پھر جب ہمارا قائم اٹھے گا اور ہمارا متکلم (مہدی) بولے گا تو وہ تم کو از سر نو قرآن، شریعت اور احکام و فرائض کی ٹھیک اسی طرح تعلیم دے گا جیسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ نے اتارے۔ کیونکہ آج اگر تم پر اصل دین ظاہر کر دیا جائے تو تمہارے سمجھ دار بھی بالکل انکار کر دیں گے۔ تم اللہ کے دین اور اس کے طریقے پر ثابت نہ رہو گے حتیٰ کہ تم پر تلوار رکھی جائے (اصلی اسلام کے ضائع ہونے کی وجہ یہ ہے) کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد لوگ پہلی امتوں کے نقش قدم پر چلے تو انھوں نے دین میں تغیر و تبدل اور کمی بیشی کر دی:

فما من شیئ علیہ الناس الیوم الا ھو منحرف عما نزل بہ الوحی۔

آج کوئی چیز ایسی نہیں جس پر سب لوگ (سنی شیعہ) عمل کرتے ہیں مگر وحی الٰہی کے برخلاف ہے۔

www.Ahnaf.com

پس اے زرارہ تجھ پر اللہ رحم کرے ہم جو کہیں مانتے جاؤ تا آنکہ وہ ہستی آجائے جو تم کو از سرِ نو اللہ کا صحیح دین پڑھائے (رجال کشی ص۹۳ ، مجالس المؤمنین ص۳۴۵)

کیا اس سے یہ کمل کر معلوم نہ ہو چکا کہ امام باقرؒ و جعفرؒ نے بھی بہروپیے کا کام لیا ۔ صحیح دین خدائی وحی والا لوگوں کو نہ بتایا یا شیعہ کے پاس جو کچھ ہے وہ بھی وحی الٰہی کے برخلاف ہے ۔ صحیح دین صرف حضرت مہدی پیش کریں گے ؟

توہینِ اہلِ بیتِ کرامؓ

سوال ۵۸ : جلاء العیون وغیرہ شیعہ تاریخوں میں ہے "کہ ان کافروں نے (صحابہ کرامؓ ۔ العیاذ باللہ) حضرت امیرؓ کے گلے میں رسی ڈال اور مسجد کی طرف (برائے بیعتِ ابوبکرؓ) گھسیٹ کر لے گئے ۔ جب حضرت کے گھر سے گزرے تو حضرت فاطمہؓ نے روکا ۔ قنفذ نے بروایت دیگر حضرت عمرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو تازیانہ مارا پھر بھی آپ نے ہاتھ نہ اٹھایا ۔ حتیٰ کہ انھوں نے دروازہ حضرت پر گرا دیا اور دانت اور پسلیاں آپ کی توڑ دیں جو آپ کے بطن میں محسن نامی فرزند تھا اسے شہید کر دیا اور وہ کچا گر گیا ۔ فاطمہؓ اسی ضرب سے دنیا سے رخصت ہوئیں ۔ ۔ ۔ ۔ پھر حضرت علیؓ کو مسجد میں کھینچ لائے وہ جفا کار آپ کے پیچھے تھے کوئی بھی مدد نہ کرتا تھا ۔ سلمانؓ ۔ ابوذرؓ ۔ مقدادؓ ، عمارؓ ، بریدہؓ فریاد کر رہے تھے کہ تم نے کتنی جلد خیانت کی (اسی سلسلہ میں ہے) کہ انھوں نے ہر چند کوشش کی کہ حضرت ، دستِ بیعت بڑھائیں آپ نے ہاتھ لمبا نہ کیا پس انھوں نے حضرت کا ہاتھ پکڑا ، ابوبکرؓ نے اپنا منحوس ہاتھ لمبا کر کے حضرت کے ہاتھ تک پہنچا دیا (شرطِ بیعت پوری ہو گئی)

(جلاء العیون ص۱۴۵ ۔ بلفظہٖ) کیا یہی وہ شیعہ کا مایہ ناز لٹریچر اور مظالم کی تاریخ ہے جس پر ان کے واعظ و موسیقار ہزاروں روپے وصول کرتے ہیں ؟ کیا اس میں شیرِ خدا کی انتہائی تذلیل اور توہین نہیں ہے ؟ حضرت خاتونِ جنتؓ کی ناگفتہ بہ توہین نہیں ۔ ایسے مواقع پر چوزے چار بھی جان قربان کر دیتے ہیں مگر سیدہؓ کے مثالی خاوندؓ کی غیرتِ ایمانی اور شجاعتِ شیری نامعلوم کہاں غائب ہو گئی تھی کیا اس میں ان پانچ صحابہ مومنینؓ کی انتہائی توہین نہیں جو اپنے امامؓ کا یہ ہولناک تماشہ دیکھ کر واویلا تو کر رہے ہیں مگر شیرِ خدا مشکل کشا مددگار شیعان کی امداد نہیں کرتے جس بیعتِ صدیقؓ کے انکار کے لیے یہ داستان گھڑی تراشی ہے وہ بالآخر ہو ہی گئی کیا اس سے یہ معلوم نہ ہو گیا کہ حضرت عمرؓ کو بدنام کرنے کے لیے شیعہ حضرات اہل بیتؓ کی عزت و توقیر کو بھی قربان کر دیتے ہیں ؟

سوال ۵۹ : کیا شیعہ کے بیشتر آئمہ باندیوں کی اولاد ہیں ؟ ذرا تفصیل ملاحظہ ہو ۔

۱ ۔ حضرت زین العابدین شہربانو ، ایرانی باندی کے بطن سے تھے ۔ جلاء العیون ص۴۹۷ ۔

۲ ۔ موسیٰ کاظم کی ماں باندی تھی جس کا نام حمیدہ بربریہ یا اندلسیہ تھا ۔ " " ص۵۲۴ ۔

۳ ۔ علی بن موسیٰ رضا کی ماں باندی تھی جس کا نام تکتم یا اروی وغیرہ تھا ۔ " " ص۵۴۳ ۔

۴ ۔ امام تقی کی ماں باندی تھی اس کا نام سکینہ یا خیزران و ریحانہ تھا ۔ " " ص۵۶۰

۵ ۔ امام علی نقی کی ماں باندی تھی جس کا نام سمانہ مغربیہ تھا ۔ " " ص۵۷۴ ۔

۶ ۔ امام حسن عسکری کی ماں باندی تھی جس کا نام حدیث یا سلیل تھا ۔ " " ص۵۷۴ ۔

۷ ۔ لونڈیوں کی منڈی میں ایک باندی کہتی تھی ہائے میری عفت کا پردہ چاک کر دیا گیا ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت حسن عسکری کے خادم اسے خرید لائے آپ غائبانہ اس کی تعریف کر رہے تھے امام کی بہن حلیمہ خاتون نے اسے گود میں لیا اور بحکم امام اسے اسلام اور واجباتِ شرع سکھائے (کیونکہ یہ پہلے مجوسیہ اور مشرکہ تھی اہل سنت کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئی ۔) یہ امام حسن عسکری کی بیوی اور امام العصر کی ماں ہیں (جلاء العیون ص۵۸۲/۵۸۳)

فرمائیے ! کیا سادات کی مستورات ختم ہو گئی تھیں یا ان کا حسن و جمال نہ تھا کہ اماموں نے باندیوں سے گھر کو رونق دی کر امام زادے جنوائے اور ان کے نسب میں دنیوی داغ لگایا ؟

یا کیا شیعوں نے اپنے آباؤ اصلی ایرانیوں کو آئمہ کا نانا ثابت کرنے کے لیے یہ حربے کھیلے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ننھیالی رشتہ کاٹ کر دم لیا ۔ (سبحان اللہ)

سوال ۶۰ : شہادت تو غیر اختیاری چیز ہے اور اللہ کے قبضے میں ہے ۔ خود زہر کھا کر مصنوعی شہادت بنانا کیا خودکشی اور حرام نہیں ہے ۔ پھر آئمہ جان بوجھ کر کیوں زہر کھاتے تھے ۔ ملاحظہ ہو :

www.Ahnaf.com

۱۔ حضرت حسنؓ کی زہر خورانی کا قصہ بھی اسی مصنوعی شہادت کے لیے اختراع کیا گیا ہے۔ مؤلف

۲۔ امام موسیٰ جعفر کے سامنے جب زہریلا کھانا رکھا گیا تو جانتے ہوئے یہ دُعا کی اے اللہ اگر آج سے پہلے میں یہی کھانا کھاتا تو اپنی ہلاکت میں معین (خودکشی کا مرتکب) ہوتا۔ آج میں یہ کھانا کھانے میں مجبور و معذور ہوں جب وہ کھانا کھایا تو زہر سے بخار ہوا اور انتقال فرما گئے (جلاء العیون ص ۵۳۱)

۳۔ حضرت موسیٰ کاظم نے زہر آلود کھجوریں کھائیں، خادم نے کہا اور کھائیں۔ حضرت نے فرمایا جو کچھ میں نے کھایا اس سے تیرا مطلب پورا ہو جائے گا۔ زیادہ کی حاجت نہیں۔ (ایضاً ص ۵۴۲)

۴۔ حضرت علی تقی کو ان کی بیوی ام الفضل نے زہریلے انگور دیئے آپ نے جب وہ کھائے اور حالت غیر ہو گئی وہ رونے لگی تو فرمایا اے ملعونہ ابھی تو نے مجھے مارا ہے اب روتی ہے؟ (جلاء العیون ص ۵۶۵)

۵۔ مامون رشید نے امام رضا سے اصرار کیا کہ میرے سامنے یہ انار کھائیں اس کے اصرار اور جبر سے آپ نے چند ڈلیاں کھائیں۔ ایک رات گزار کر صبح ریاض رضوان میں انتقال فرما گئے۔ (جلاء العیون ص ۵۵۴)

۶۔ حضرت حسن عسکری نے زہر کھا کر وفات پائی۔ (جلاء العیون ص ۵۷۶)

واضح رہے اصول کافی کی تصریح کے مطابق امام اپنے اختیار سے مرتا جیتا ہے وہ عالم الغیب اور کھانے کی ماہیت سے واقف ہوتا ہے دھوکے سے اسے کوئی زہر نہیں کھلا سکتا۔ کیا شیعہ نے مصنوعی شہادت ظاہر کرنے کے لیے اپنے آئمہ پر خودکشی کے الزامات نہیں لگائے؟

فضائلِ خلفائے راشدینؓ

سوال ۶۱: ذرا بتلائیں مقام نصرت میں اللہ تعالے نے حضرت صدیق اکبرؓ کو "صاحبہ" پیغمبر کا ساتھی فرما کر آپ کی افضلیت کو نمایاں نہیں کر دیا کیا کسی اور کا بھی اللہ تعالیٰ نے اس مدحیہ لفظ سے قرآن پاک میں ذکر فرمایا ہے جیسے سورت توبہ رکوع ۶ میں اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا ہے پیغمبر اپنے ساتھی سے کہتا تھا میرا غم نہ کھا۔ اللہ تعالیٰ

ہمارے ساتھ ہے۔

سوال ۶۲: فرمائیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری ایام مرض میں جب آپ مسجد نہ جا سکتے تھے۔ آپ کا مصلےٰ خالی رہا یا کسی نے بار بار نمازیں پڑھائیں؟ اگر پڑھائیں تو کس بزرگ نے۔ کیا دنیا کی کسی کتاب میں حضرت علیؓ کے بھی مصلےٰ نبوتی پر نماز پڑھانے کا ذکر ہے اگر نہیں ہے اور تاریخ و سیرت کتب شیعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی کا نام بتاتی ہیں تو پھر آپ کو کیوں ضد ہے؟ انھیں خلیفہ بلا فصل کیوں تسلیم نہیں کرتے، کیا حضورؐ کا فیصلہ اور عمل نص جلی سے کم ہے؟

سوال ۶۳: اگر بقول متعصب ملا باقر علی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ از خود نمازیں پڑھانے لگے تو صحابہؓ رسولؐ نے اس پر واویلا کر کے ان کو پیچھے کیوں نہ ہٹایا؟ آج جب کسی معمولی واعظ امام کے منبر و مصلےٰ پر دوسرا جرأت نہیں کر سکتا نہ مقتدی اسے تسلیم کرتے ہیں تو امام الانبیاءؐ کے مصلےٰ پر خلاف مرضی کیسے ایک شخص قابض ہو گیا۔ کسی نے مخالفت نہ کی، نہ امام الانبیاءؐ نے کچھ ڈانٹ ملامت کی اگر ایسا کچھ ذرا بھی ہوتا تو متواتر منقول ہوتا۔

سوال ۶۴: کیا صدیق اکبرؓ کے بجائے خلیفہ بلا فصل حضرت علی المرتضیٰؓ بنتے تو شیعہ عقائد کی رُو سے آپ کو کامیابی ہوتی؟ ذرا غور کریں شیعہ عقائد میں حضرت علی المرتضیٰؓ صحابہ کرامؓ کے دل میں بسنے والے محبوب اور ہر دلعزیز ہرگز نہ تھے سب لوگوں کو آپ سے حسد اور دشمنی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے ڈر کی وجہ سے فضائل مرتضےٰؓ صراحۃً بیان نہیں فرماتے تھے اور مسئلہ امامت کو تاکید وحی کے باوجود بیان نہ کرتے تھے تاکہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں حتیٰ کہ اللہ پاک کو "بلغ ما انزل الیک" سے تہدید دینی پڑی اور تبلیغ رسالت کی نفی کا حکم لگایا۔ (حیات القلوب وغیرہ)۔ بالفرض آپ اگر چند ساتھیوں کی بیعت سے خلیفہ بن جاتے تو عام پبلک دشمنی کی وجہ سے آپ کی مطیع نہ ہوتی، آپ جنوں اور ملائکہ کی مدد سے لشکر کشی کرتے تو پوری امت کا صفایا ہو جاتا۔ اللہ کی تقدیر میں اُمّت کی فلاح و نجات اسی میں تھی کہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم بالترتیب خلیفہ ہوں اندرونی مخالفت کا تصور رہی نہ ہو مسلمان سب دُنیا کو فتح کر گئے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو

www.Ahnaf.com

جائیں اگر عہد رابع میں منافقانہ سازش سے اسی ہزار مسلمان کام بھی آئیں تو مجموعی طور پر ان کی قوت مضمحل نہ ہو۔ "اِنّ ربّک علیم حکیم "۔

سوال ۶۵ :- ذرا انصاف سے بتلائیں کیا حضرت علی المرتضیٰؓ اور حسنینؓ کا حضرت عمر فاروقؓ نے پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر کیا تھا اور کیا آپ نے قبول فرمایا تھا؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو آپ کی فتوحات جہاد اور خلافت راشدہ برحق ہوئی کیونکہ آئمہ حرام خوری اور مفاد پرستی سے بالا تھے۔ حضرت شہر بانوں کی آمد اور حضرت حسینؓ سے نکاح اسی قبیل سے ہے۔ جو کتب شیعہ میں مشہور ہے۔

سوال ۶۶ :- کیا حضرت علیؓ خلافت فاروقیؓ میں مشیر تھے اور کئی مشورے نہج البلاغہ میں مذکور ہیں۔ کیا آپؓ دور ثانی میں جج بھی تھے۔ کیا آپؓ کئی امور میں حکومت کے ساتھ تعاون بھی کرتے تھے اور حکومت آپؓ کو مالی وظیفہ دیتی تھی اگر یہ تاریخ سے ناقابل انکار حقائق ہیں تو عمرؓ برحق خلیفہ تھے۔ ظالم و جابر ہرگز نہ تھے کیونکہ عامل بالقرآن علیؓ ظالموں کے معاون اور ان کے ہم مشرب و ہم کاسہ نہ بن سکتے تھے۔ ارشاد خداوندی ان کے سامنے تھا۔

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار — ظالموں کی طرف تم جھکو بھی نہیں ورنہ تم کو آگ گھیرے گی۔

سوال ۶۷ :- کیا حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کے لاثانی داماد اور سیدہ ام کلثوم بنت فاطمہؓ کے شوہر تھے؟ اگر آپ کو انکار ہے تو کیا تسلیم کرنے والے مندرجہ ذیل شیعہ علما آپ سے کم تر جانتے تھے یا ان میں انصاف کا کچھ شائبہ تھا؟

۱۔ صاحب کافی نے کن گندے لفظوں میں اس حقیقت کو ادا کیا ہے :-

ان ھذا اوّل فرج غصبنا ؛ — یہ پہلی شرمگاہ ہے جو ہم سے چھین لی گئی۔

۲۔ علامہ شوستری لکھتے ہیں "اگر نبی دختر بعثمان داد ولی دختر بعمر فرستاد" اگر نبیؐ نے دختر عثمانؓ کو دی تو حضرت علیؓ نے عمرؓ کو دے دی۔

۳۔ علامہ ابو جعفر طوسی الاستبصار ص۱۸۵ میں فرماتے ہیں "جب حضرت عمرؓ فوت ہو گئے تو حضرت علیؓ ام کلثوم کو عدت گزارنے کے لیے گھر لے آئے۔ نیز تہذیب میں یہ روایت

کی ہے کہ ام کلثوم بنت علی علیہ السلام اور ام کلثوم کا بیٹا زید بن عمرؓ بن الخطاب ایک ہی ساعت میں مدفون ہوئے اور یہ معلوم نہ ہو سکا کہ پہلے کون مرا پس ایک دوسرے کا وارث نہ ہوا۔

۴۔ سید مرتضیٰ علم الھدیٰ المتوفی ۳۵۵ھ نے شافی میں لکھا ہے کہ حضرت امیرؓ نے اپنی بیٹی کا نکاح بطیب خاطر نہیں کیا بلکہ یہ عقد بار بار کی درخواست پر ہوا۔ نکاح تو بہرحال ہو گیا۔ اگر حضرت عمرؓ مومن نہ تھے تو حضرت علیؓ نے اپنی لخت جگر سے ظلم کیا اور ناجائز کام کرایا؟

سوال ۶۸ :- کیا یہ تاریخی حقیقت نہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ تین دن، تین راتیں بدستور حضرت عثمانؓ و علیؓ کے انتخاب کے سلسلے میں متفکر رہے گھر گھر جا کر لوگوں سے پوچھا پردہ دار خواتین سے بھی رائے لی بالآخر مسجد نبوی میں ہزاروں صحابہ کرامؓ کے سامنے حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور فرمایا "حضرت عثمانؓ کے برابر لوگ کسی اور کو نہیں جانتے"۔ تبھی تو اس حقیقت کا اظہار حضرت مقدادؓ نے بقول شیعہ ان الفاظ سے کیا ہے کہ لوگوں نے عزت خاندان اہل بیت سے پائی مگر سب نے اتفاق کر لیا کہ خلافت ان کے بجائے دوسروں کو ملے۔ (حیات القلوب ص۲/۷۴۶)۔ فرمائیے جنت و رضا کی سندیں پانے والے تمام مہاجرین و انصار کا حضرت عثمانؓ پر اتفاق آپ کے حضرت علیؓ سے افضل ہونے پر شاہد و برہان نہیں اور اس بھرے مجمع میں حضرت علیؓ کا بیعت عثمانؓ کر دینا آپ کی خلافت حقہ پر مہر تصدیق نہیں؟ نہج البلاغہ کے یہ الفاظ بھی اسی روش و بیعت کا پتہ دیتے ہیں۔ "وان ترکتمونی فانا کاحدکم ولعلی اسمعکم واطوعکم لمن ولیتموہ امرکم"۔ اگر تم مجھے خلیفہ نہ چنو گے تو میں تمہاری طرح رعایا کا ایک فرد ہوں گا اور شاید میں تم سے زیادہ مطیع اور فرماں بردار اس خلیفہ کا ہوں گا جسے تم خلافت کے لیے چنو گے۔

سوال ۶۹ :- کیا داماد رسول ہونا ایک شرف و اعزاز ہے اگر ہے اور واقعی ہے تو حضرت عثمانؓ حضورؐ کے دوہرے داماد، ذوالنورین سے ملقب کیسے حضرت علیؓ سے افضل نہ ہوں جب کہ حضرت علیؓ نے ان کو خود فرمایا "ونلت من صھرہ ما لم ینالا"۔ (نہج البلاغہ) آپ نے حضورؐ کی دامادی کا وہ شرف پایا ہے جو ابوبکرؓ و عمرؓ نے بھی نہیں پایا۔ حضرت عثمانؓ کی دامادی رسولؐ کتب شیعہ میں بھی متواتر ہے۔

www.Ahnaf.com

۱. نوراللہ شوستری جیسا متعصب بھی آپ کو ذوالنورینؓ لکھتا ہے (مجالس المومنین ص۱۵۹ ج۱)

۲. مجلسی لکھتا ہے کہ مہاجرینِ حبشہ میں حضرت عثمانؓ اور آپ کی زوجہ محترمہ دختر پیغمبر ہیں۔

(حیات القلوب ص۳۰۵ ج۲)

۳. اپنی بیٹی ام کلثوم حضورؐ نے حضرت عثمانؓ کو بیاہ دی۔ وہ رخصتی سے پہلے فوت ہو گئی تو آپ نے رقیہؓ بیاہ دی (حیات القلوب ج۲)

۴. اُم کلثومؓ و رقیہؓ نبیؐ کی بیٹیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آئیں۔ سیدہ رقیہؓ کے بطن سے حضرت عثمانؓ کا ایک بیٹا عبداللہ پیدا ہوا جو چار سال کی عمر میں مرغ کی چونچ مارنے سے فوت ہو گیا۔ (منتخبۃ الاخبار ص۳۶)

سوال ۷۰: کیا آپ کو تسلیم ہے کہ حدیبیہ کے نازک موقعہ پر حضورؐ نے حضرت عثمانؓ کو سفارت کا ذمہ دار منصب سونپا تھا آپؓ بخوشی قبول کرکے مکہ گئے کفار کے اصرار کے باوجود کعبۃ اللہ کا طواف نہ کیا، کفار نے جب بند کر دیا اور قتل کی افواہ مشہور ہو گئی تو حضورؐ نے ۱۵۰۰ صحابہؓ کرام سے بدلہ عثمان میں جان قربان کرنے کی بیعت لی۔ اللہ نے اسے قبول کرکے ان کو جنت و رضوان کی بشارت دی حضورؐ نے اپنا دایاں ہاتھ عثمانؓ کی طرف سے بائیں ہاتھ پر مارا اور غائبانہ بیعت کی تاکہ وہ اس شرف سے محروم نہ رہیں۔ (ملاحظہ ہو حیات القلوب قصہ حدیبیہ) کیا حضرت عثمانؓ کے فضائل اور ایمان پر یہ روشن برہان نہیں ہے؟ جس دولہا کی خاطر ۱۵۰۰ باراتیوں کو ایمان و رضا کا تحفہ ملے کیا وہ دولہا دولت ایمان و رضا کے تحفہ سے محروم رکھا جائے گا؟

سوال ۷۱: کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ حضرت علیؓ کو حضرت فاطمہؓ کا رشتہ مانگنے پر کس نے آمادہ کیا، آپؓ کی مالی کمزوری کے عذر میں تعاون کی ڈھارس کس نے بندھائی۔ ۴۰۰ درہم حق مہر کس کی کمائی تھی، جہیز کا سامان خریدنے بازار کون گیا تھا۔ گواہوں میں اہم شخصیتیں کون تھیں اگر تاریخ و سیرت اور علمائے شیعہ شادی فاطمہؓ کے سلسلے میں حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور سعدؓ بن معاذؓ کا نام لیتے ہیں (جلاء العیون و کشف الغمہ، قصہ تزویج) تو کیا یہی محسنین دشمن اہلبیت ہو گئے اور محب ہونے کی سند آپ کو الاٹ ہو گئی؟

انتخاب خلیفہ کا اسلامی طریقہ

سوال ۷۲: حضرت علی المرتضیٰؓ کس طرح خلیفہ قرار پائے شیعہ کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص۱۰۱ پر ہے۔ سعید بن المسیبؓ کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ شہید ہو گئے تو لوگ امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آئے اور گھر میں داخل ہو کر کہنے لگے آپؓ ہاتھ بڑھائیں ہم آپؓ کی بیعت کرتے ہیں لوگوں کے لیے امیر ضرور ہونا چاہیئے تو حضرت علیؓ نے فرمایا اسکا اختیار تم کو نہیں۔

وانما ذالك لاهل بدر فمن رضو به فهو خليفة۔	اس کا اختیار صرف بدریوں کو ہے وہ جسے پسند کریں وہ خلیفہ ہوگا۔

فرمائیے! اگر آپ پہلے سے منصوص خلیفہ تھے تو یہ کیوں فرمایا۔ اہل بدر و مہاجرین کو انتخاب کا حق کیوں بخشا اور ان کے منتخب شخص کو خلیفہ برحق کیوں بتلایا؟

سوال ۷۳: اگر شوریٰ سے انتخاب برحق نہیں ہوتا تو حضرت علیؓ نے یہ کیوں فرمایا مسلمانوں کی خلافت کا معاملہ باہمی مشورے سے ہوگا۔ مجھے اپنی جان کی قسم اگر ایسا ہو کر امامت و خلافت اس وقت تک قائم نہ ہو جب تک عامۃ الناس حاضر نہ ہوں پھر تو انتخاب ناممکن ہوگا۔ (کہ سب لوگوں کا اجتماع محال ہے۔) لیکن (حق یہ ہے) کہ خلافت کے حل و عقد والے جس کے انتخاب کا فیصلہ کر دیتے ہیں وہ غیر موجود پر بھی لاگو ہوتا ہے پھر نہ شاہد کو رجوع کا اختیار ہے نہ غائب کو نئے انتخاب کا۔ (نہج البلاغہ ص۱۰۵ ج۲)

سوال ۷۴: اگر بقول شیعہ یہ الزامی بات ہے تو آپ نے حصر کرکے یوں کیوں فرمایا:

انما الشورىٰ للمهاجرين والانصار فان اجتمعوا على رجل وسموه اماما كان ذلك لله رضى۔ (نہج البلاغہ)	اسکے سوا کوئی طریقہ نہیں کہ شوریٰ سے انتخاب کا حق صرف مہاجرین و انصار کو ہے پس اگر کسی شخص پر اتفاق کرلیں اور اسے امام نامزد کر دیں تو یہی انتخاب اللہ کو پسند ہوتا ہے۔

پس اگر ان کے اتفاق سے کوئی شخص کسی طعن یا بدعت کے ذریعے علیحدگی اختیار کرے تو یہ اسے واپس لائیں گے اگر وہ انکار کرے تو اس سے جنگ کریں گے کیونکہ اس نے

www.Ahnaf.com

مومنین کا راستہ چھوڑ کر غیر راستہ اختیار کیا ہے۔

سوال ۷۴ :- اگر بقول معترضین برتقضیٰ یہ الزامی کلام ہے اور اپنے اعتقاد کے موافق آپ ان جمہور لوگوں کے انتخاب سے خلیفہ نہیں بنے تو فرمائیے آپ کو ان سے استحکام خلافت میں مدد لینے کا کیا حق تھا آپ نے ان کو ساتھ لے کر عظیم خونی معرکے اپنے سیاسی مخالفین سے کیوں سر کیے ؟ شیعہ کی مزعومہ منصوصہ خلافت حسب سابق اب بھی باقی تھی پھر ۷۰ ہزار مسلمانوں کے کشت و خون کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی ؟ کیا خلافت کو غیر جمہوری ماننے پر شیعہ حضرت علیؓ سے یہ سنگین الزام دور کر سکتے ہیں ؟ کس قدر مقام حیرت واستعجاب ہے کہ شیر خدا تو جمہوری انتخاب کو برحق اور جزو ایمان سمجھ کر ستر ہزار کشتگان کی ذمہ داری اپنے اوپر لیتے ہیں مگر آج آپ کا نادان دوست اس انتخاب کو ناجائز اور خلاف عقیدہ وایمان بتاتا ہے۔

سوال ۷۵ :- فرمائیے اگر جنگ جمل مؤرخین کے اتفاق کے مطابق قاتلانِ عثمانؓ سبائیوں کی سازش کا نتیجہ نہ تھی بلکہ بقول شیعہ حضرت عائشہؓ و علیؓ ماں بیٹے میں دیرینہ عداوت کا کرشمہ تھی تو حضرت عائشہؓ نے حضرت علیؓ کے حق میں یہ بیان کیوں دیا تھا "کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ فرماتے تھے خارجی (سابق شیعہ) میری امت کے بدترین لوگ ہیں ان کو میری اُمت کے بہترین لوگ (اصحاب علیؓ) قتل کریں گے۔ میرے اور آپؓ کے درمیان کوئی بات نہ تھی سوائے اس کے جو ایک عورت اور سسرال کے مابین ہو جاتی ہے۔ (کشف الغمہ ص۲۱۴) نیز حضرت علیؓ نے کیوں ان کو اس عزت کے ساتھ رخصت کیا کہ لوگو! یہ تمہارے پیغمبرؐ کی اہلیہ محترمہؓ ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔" ولها حرمتها الاولی" اور ان کو وہی پہلی عزت حاصل ہے۔ پھر جن دو شخصوں نے آپؓ کے حق میں گستاخی کی ان کو سو سو دُرّے لگائے۔ (تاریخ طبری وغیرہ)

حضرت علیؓ کی خلافت و امامت

سوال ۷۶ :- اصول کافی ص۲۸۴ج۱ پر بروایت جعفر صادقؒ یہ مرفوع حدیث ہے کہ امامت صرف اس آدمی کی درست ہوتی ہے جس میں تین خصلتیں ہوں۔ گناہوں سے مانع تقویٰ

ہو غصہ کے وقت بُردباری ہو، ماتحت رعایا پر بہتر حکومت ہو۔ جیسے باپ اولاد پر مہربان ہوتا ہے۔ جمل وصفین پر بغلیں بجانے والے حضرات کیا تاریخ اور اپنی کتب کی روشنی میں تیسری خصلت کو ایام مرتضوی میں تلاش کر کے دکھلا سکتے ہیں کہ کس قدر لوگوں کو رحمت اور سکھ پہنچا، کیا خلفاء ثلاثہؓ کے زمانوں سے ساتھ عشر عشیر نسبت بھی ہے۔ (یہ الزامی اور خصم معاند کو خاموش کرنے کے لیے ہے ورنہ ہمارے عقیدہ میں حضرت علیؓ کی خلافت برحق تھی اور مقدور بھر آپ رعایا پر مہربان بھی تھے۔) پھر کیوں لوگ حضرت معاویہؓ کے طرف دار ہوتے گئے حتیٰ کہ آپ کی خلافت عراق وحجاز میں محدود رہ گئی۔ (تاریخ)

سوال ۷۷ :- اصول کافی ص۱۷۸ج۱ پر امام جعفر صادقؒ کی حدیث ہے کہ زمین کسی وقت امام سے خالی نہیں ہوتی تاکہ اگر مومنین دین میں کمی بیشی کریں تو وہ اس کی تلافی کرے نیز یہ کہ امام حلال وحرام کو پہچانتا اور لوگوں کو خدا کے راستے کی طرف بلاتا ہے۔ فرمائیے بقول شیعہ و اعتراف حضرت علیؓ (در روضہ کافی ص۵۹ وغیرہ) خلفاء ثلاثہؓ نے دین میں بہت کمی بیشی کی تو حضرت علیؓ نے اس کی تلافی کر کے شیعی اسلام کو کیوں نافذ نہ کیا۔ متعہ کیوں نہ چلایا، شیعہ نے کیوں آپ پر تقیہ کی تہمت لگائی۔ دو باتیں لازم ہیں یا تو آپؓ سنی تھے یا پھر امامت کے قابل نہ تھے اور خلیفہ برحق ثابت نہ ہوئے۔ بینوا۔

سوال ۷۸ :- ذرا غور فرمائیے مسئلہ امامت کی ایجاد سے دین اسلام اور مسلمانوں کو کیا نفع پہنچا ؟ مجلسی نے لکھا ہے کہ حضرت پیغمبرؐ ولایت علیؓ کی تبلیغ سے اس لیے ڈرتے اور تاخیر کرتے تھے مبادا امت میں اختلاف پیدا ہو جائے اور بعض دین سے مرتد ہو جائیں۔ (حیات القلوب ص۵۴۰ج۲) پھر جب آپ نے اعلان کیا تو فرمایا جو علیؓ کا انکار کرے کافر ہے، جو بیعت میں دوسرے کو شریک کرے وہ مشرک ہے جو خلافت بلافصل میں شک کرے وہ جاہلیت اولیٰ کی طرح کافر ہے۔ (حیات القلوب ص۵۴۳) کیا اس مسئلے کا حاصل مسلمانوں کو کافر و مرتد بنانے کے علاوہ بھی کچھ ہے ؟ شیعی آئمہ میں سے زیادہ سے زیادہ لشکر اور تابعدار حضرت علیؓ کو صرف ملے تھے مگر ان میں ۵۰ سے بھی کم مسلمان تھے کیونکہ اس عقیدہ سے جہالت وانکار کی وجہ سے سب کافر ہو گئے۔ رجال کشی ص۳ پر ہے کہ

www.ahnaf.com

حضرت علیؓ کے ساتھی عراق میں دشمن سے لڑنے والے بکثرت تھے، مگر ان میں ایسے پچاس بھی نہ تھے جو آپ کی امامت کو کما حقہٗ پہچانتے ہوں۔ باقی آئمہ کے شیعہ مومنین کی تعداد سوال نمبر ۷۱ میں ملاحظہ کریں۔ یہ بھی معلوم ہو چکا کہ یہ مسئلہ تقیہ بازمنافقوں کی خانہ ساز ایجاد ہے۔

سوال ۷۹:۔ جب امامت رسالت کی طرح منصوص عہدہ ہے۔ امام واجب الاتباع اور معصوم بھی ہوتا ہے۔ وہ حلال وحرام میں مختار ہوتا ہے اور ہر امام کو اپنے زمانے کے لیے الگ الگ کتاب بھی ملی ہے (کما فی الکافی وجلاء العیون) تو ہر امام کا مذہب و شریعت دوسرے سے جدا ثابت ہوئی جو پچھلے امام کے شیعہ کے لیے حجت نہیں جیسے سابق پیغمبر کی شریعت پچھلے کی امت کے لیے حجت نہیں۔ بنا بریں آج امام مہدی کے شیعہ حضرت باقرؒ و جعفرؒ کے اقوال سے کیوں تمسک کرتے ہیں کیا اس سے امام مہدی کا انکار نہ ہو گیا جب کہ ان کو فقط حضرت مہدی سے شریعت سیکھنے کا حق ہے۔

حضرت حسنؓ و معاویہؓ کی خلافت

سوال ۸۰:۔ جلاء العیون میں حضرت حسنؓ کے حالات میں ہے کہ حضرت معاویہؓ سے صلح و بیعت کے وقت یہ مضمون لکھوایا "حسنؓ بن علیؓ بن ابوطالب نے معاویہؓ بن ابوسفیانؓ سے صلح کی ہے کہ وہ ان سے تعرض و جنگ نہ کریں گے بشرطیکہ وہ (معاویہؓ) لوگوں میں حکومت کریں کتاب خدا، سنت نبویؐ اور خلفاء راشدین کی سیرت کے مطابق اور کسی کو اپنے بعد نامزد نہ کریں اور حضرت علیؓ اور آپؓ کے ساتھی ہر جگہ محفوظ رہیں گے۔ الخ۔ فرمائیے کیا خلفاء راشدین کی سیرت کا برحق اور قابل اتباع ہونا حضرت حسنؓ نے واضح نہ کر دیا اور کیا حضرت حسنؓ نے حضرت معاویہؓ کو اس عہد پر پابند رکھا؟ اگر وہ کتاب و سنت اور خلفاء راشدین کی سیرت کے پابند رہے اور ضرور رہے تبھی تو حضرت حسنؓ نے مخالفت اور جنگ نہ کی تو آپ کی خلافت کی حقانیت پر اس سے بڑا ثبوت کیا چاہیئے۔ کیا اس سے شیعہ علیؓ پر مظالم کی وضعی داستانیں بھی کافور نہ ہو گئیں اور ولیعہدی بھی اپنی طرف سے نہ تھی بلکہ اہل حل و عقد نے کرائی تھی۔

سوال ۸۱:۔ اگر آپؓ کی خلافت جائز اور برحق نہ تھی تو حضرات حسنینؓ معاہدہ میں مذکور خراج وغیرہ کے علاوہ گرانقدر عطیات اور رقوم کیوں قبول کرتے تھے کیا ظالموں سے ہدایا وصول کرنا جائز ہیں؟ ملاحظہ ہو! ابن آشوب نے یہ بھی روایت کی ہے کہ حضرت حسنؓ معاویہؓ کے پاس شام گئے۔ اسی دن حضرت معاویہؓ کے پاس بہت کچھ مال آیا تھا معاویہؓ نے وہ سب مال حضرت کے پاس چھوڑ کر آپ کو بخش دیا۔ (جلاء العیون)

۲۔ نیز روایت ہے کہ معاویہؓ جب مدینہ آئے دربار عام میں بیٹھ کر سب معززین مدینہ کو بلایا ہر کسی کو اس کے مرتبے کے مطابق ۵ ہزار سے ایک لاکھ تک عطیات دیتے رہے حضرت امام حسنؓ آخر میں آئے تو حضرت معاویہؓ نے کہا آپؓ دیر سے آئے ہیں تاکہ مال ختم ہونے کی وجہ سے اپنے منصب کے مطابق عطیہ نہ پا کر مجھے بخیل بتائیں۔ پھر معاویہؓ نے خازن کو کہا جس قدر میں نے سب کو دیا ہے اتنا صرف امام حسنؓ کو دے دے میں ہندہ کا بیٹا ہوں۔ حضرت حسنؓ نے فرمایا یہ سب تجھے میں نے بخش دیا میں فرزند فاطمہؓ بنت محمدؐ ہوں۔

(جلاء العیون)

۳۔ قطب راوندی نے حضرت صادقؒ سے روایت کی ہے کہ ایک دن امام حسنؓ نے حضرت حسینؓ و عبداللہ بن جعفرؓ سے فرمایا معاویہؓ کے عطایا تم کو یکم تاریخ کو پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ حسب فرمودہ حضرت وہ اموال پہنچ گئے۔ حضرت حسنؓ مقروض تھے۔ اپنے قرضے ادا کیے باقی مال اپنے اہل بیت اور ساتھیوں میں بانٹا حضرت امام حسینؓ نے بھی قرض ادا کر کے باقی تقسیم کر دیا اور ایک حصہ اپنے اہل وعیال کو بھیجا۔ عبداللہ بن جعفرؓ نے اپنا قرض ادا کر کے باقی مال حضرت معاویہؓ کی خوشنودی کے لیے معاویہؓ کے قاصد کو واپس کر دیا جب معاویہؓ کو اس کا پتہ چلا تو اس نے بہت سا مال اور ہدیہ پھر آپ کو بھیجا۔ (جلاء العیون ص ۲۴۳)

لفظ آل و اہل بیت کا شرعی معنیٰ و مصداق

سوال ۸۲:۔ ذرا انصاف سے بتائیے قرآن پاک کے محاورہ و استعمال میں "آل" اہل بیت، تابعدار، ماننے والوں اور بیوی کو کہتے ہیں؟ اگر نہیں تو جگہ جگہ قرآن پاک آل

فرعون اور آل موسیٰ و ہارونؑ کا لفظ تابعداروں پر کیوں استعمال کرتا ہے۔ کیا اس حقیقت کے پیشِ نظر آلِ محمدؐ و آلِ ابراہیمؑ آپ کے پیروکاروں کو کہنا صحیح نہیں ہے۔

اگر اہل بیت سے زوجہ پیغمبر خارج ہے تو کیوں حضرت سارہ زوجہ حضرت ابراہیم پر فرشتوں نے یہ درود پڑھا،

رحمت اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت۔ انہ حمید مجید۔ (پ۱۲ ع۷)	اے ابراہیم کے اہل بیت (سارہ) تم پر اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں وہ بلاشبہ تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

اگر زوجہ اہل بیت کے مفہوم سے بقول شما خارج ہے تو کیوں قرآن پاک نے حضرت لوطؑ کے قصہ میں: "انا منجوك واهلك الا امرأتك"؟ (ہم آپ کو اور آپ کے گھرانے کو بجز بیوی کے بچائیں گے) میں استثنا متصل کے ذریعہ آپ کی زوجہ کو نافرمانی کی وجہ سے اہل سے خارج فرمایا۔

سوال ۸۳:۔ جب زوجہ ابراہیمؑ آلِ ابراہیمؑ اور مستحق درود و سلام ہیں تو سید الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والثناء کی ازواجِ مطہراتؓ اور امہات المؤمنین کیوں آلِ محمدؐ نہیں ہیں اور مستحق درود و سلام نہیں جبکہ سورت احزاب کے پورے رکوع میں ان کو براہِ راست اللہ نے خطاب کرکے اہل بیت کے تحفہ سے نوازا ہے۔

وَاقمن الصلوٰۃ وَاٰتین الزکوٰۃ واطعن اللہ ورسولہ۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ (سورۃ احزاب ۔ پ۲۲)	اور نماز پڑھتی رہو، زکوٰۃ دیتی رہو، خدا اور رسولؐ کی تابعداری کرتی رہو بلاشبہ اے نبی کی اہل بیت بیبیو اللہ تم سے گندگی دُور کرنا اور تم کو پورا پاک کرنا چاہتا ہے۔

عنکم اور مذکر کے صیغے اسی طرح درست ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اھلیہ سے فرمایا تھا:"

فقال لاھلہ امکثوا انی انست نارا لعلی آتیکم منھا بقبس (طٰہٰ ع۱۔ پارہ ۱۶)	اپنی بیوی سے فرمایا تم ٹھہرو مجھے آگ دکھائی دیتی ہے شاید تمہارے پاس کچھ انگارے لے آؤں۔

سوال ۸۴:۔ اگر مومن متقی پرہیزگار آلِ محمدؐ و اہل بیت میں داخل نہیں تو حضورؐ نے

یہ معیار کیوں بنایا؟" لوگوں نے آپؐ سے پوچھا حضرت آپ کا اہل بیت کون ہے تو فرمایا ان میں سے جو بھی میری دعوت قبول کرے اور میرے قبلے کی طرف منہ کرے اور وہ بھی جسے اللہ نے میرے گوشت اور خون سے پیدا فرمایا ہے (یعنی اولاد) تو وہ سب صحابہؓ کہنے لگے ہم اللہ، اسکے رسولؐ اور اہل بیت رسول سے محبت رکھتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا بس اس وقت تم ان اہل بیت سے ہو، اہل بیت سے ہو۔ (کشف الغمہ ص۵۵۱)

سوال ۸۵:۔ اگر ازواج مطہراتؓ اہل بیت نبوتؐ اور آلِ محمدؐ نہیں تو حضرت جعفر صادقؒ نے ان کو اور حضرت ام سلمہؓ زوجۃ الرسول نے کیوں اپنے آپ کو آلِ محمدؐ کہا ہے؟ روضہ کافی و حیات القلوب ص۶۰۶/ج۲ سے ملاحظہ ہو:

حضرت جعفر صادقؒ کہتے ہیں ایک انصاری عورت ہم اہل بیت سے محبت رکھتی تھی اور بہت آتی جاتی تھی ایک مرتبہ جب وہ ہمارے پاس آرہی تھی تو حضرت عمرؓ نے پوچھا! اے بڑھیا کہاں جاتی ہے وہ کہنے لگی میں آلِ محمدؐ کے پاس جاتی ہوں تاکہ ان کو سلام کرکے ایمان تازہ کروں اور ان کا حق ادا کروں...... پھر جب ام سلمہؓ زوجہ رسولؐ کے پاس پہنچیں تو آپؓ نے تاخیر کا سبب پوچھا، اس نے حضرت عمرؓ سے ملاقات اور گفتگو کا ذکر کیا تو حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا اس نے غلط کہا (یہ مانع از خدمت گفتگو شیعی بہتان ہے) آلِ محمدؐ کا حق مسلمانوں پر تاقیامت واجب ہے۔ (فروع کافی ص۱۵۶)

سوال ۸۶:۔ اگر زوجہ پیغمبر اہل بیت کا مصداق اوّل نہیں تو سرور کائنات حضرت خدیجہؓ پر کیوں یوں سلام کرتے تھے "السلام علیکم یا اھل البیت" خدیجہؓ فرمائیں اے میری آنکھوں کے نور تجھ پر بھی ہو۔ (حیات القلوب ص۱۰۰/ج۲)

سوال ۸۷:۔ کیا اصول کافی میں ایسا کوئی واقعہ ہے کہ کافر مشرک بھی توبہ کر لینے کے بعد اس نبی کے اہل بیت میں داخل ہو جاتا ہے؟ اگر یقین نہ آئے تو ملاحظہ کریں کہ ایک آدمی نے چالیس دن تک دعا قبول نہ ہونے کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے شکایت کی تو وحی آئی کہ اس کے دل میں شک ہے تو اس نے کہا ہاں یا روح اللہ ایسا تھا آپؑ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ مجھ سے شک دور کر دے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا

www.Ahnaf.com

بھی تو اللہ نے اس پر توجہ فرمائی، تو یہ قبول فرمائی اور وہ آپ کے اہلبیت میں سے ہو گیا۔

سوال ۸۸: کیا غیر اہلبیت خلافت کا مستحق ہو سکتا ہے؟ اگر شیعہ خیال میں درست نہیں تو مندرجہ ذیل حدیث کا مطلب بتائیں۔ "امام جعفر صادقؒ نے معاویہ بن وہب (معاویہ نامی آپ کے شیعہ بھی ہوتے تھے) کے سامنے پیشین گوئی کرتے ہوئے فرمایا کیا تو نے یہ دائیں جانب کالا پہاڑ دیکھا ہے جو بیچ در بیچ ہے۔ یہاں اسی ہزار آدمی قتل ہوں گے ان میں اسی آدمی فلاں کی نسل سے ہوں گے ہر ایک خلافت کی اہلیت رکھے گا ان کو عجمیوں کی اولاد قتل کرے گی۔" روضہ کافی ص۱۰۲ محشی نے حضرت عباسؓ کی اولاد مقتول بتائی ہے جو شیعہ کے ہاں غیر اہلبیت ہیں۔

چند اختلافی فقہی مسائل

سوال ۸۹: ذرا بتلایئے آپ کی اذان کب سے شروع ہوئی اور کن لوگوں نے ایجاد کی۔ شیخ صدوق اس پر ناراض کیوں ہیں وہ اہلسنت کی پوری اذان نقل کر کے فرماتے ہیں۔ یہی اذان صحیح ہے اس میں نہ کچھ بڑھایا جائے نہ کم کیا جائے۔ پھر فرماتے ہیں مفوضہ پر اللہ کی لعنت ہو۔ (مفوضہ وہ فرقہ ہے جو خدا اور رسول کے کاموں اور ذمہ داریوں کو اماموں کے سپرد مانتے ہیں۔ اس دور میں سب اثنا عشری مفوضہ ہیں) انہوں نے روایات گھڑی ہیں اور اذان میں "محمد و آل محمد خیر البریۃ" دو دفعہ بڑھایا ہے ان کی بعض روایات میں "اشہد ان محمداً رسول اللہ" کے بعد اشہد ان علیاً امیر المومنین" دو دفعہ آیا ہے۔ الخ ۔۔۔۔ میں نے یہ اس لیے ذکر کیا ہے تاکہ اس زیادتی کے ساتھ وہ لوگ پہچانے جائیں جو تہمت زدہ ہیں اور ہم شیعوں میں چپکے سے گھس آتے ہیں (من لایحضرہ الفقیہ ص۸۹) نیز فروع کافی ص۴۵ ج۱ اور روضۃ البہیہ فی شرح لمعۃ الدمشقیہ ص۱۰۹ ج۱ میں اس اضافہ کی تردید ہے۔

تحفۃ العوام ص۲۸ میں ہے کہ شہادت ولایت امیر علیہ السلام اقامت و اذان کا جزو نہیں ہے۔ شرائع الاسلام ص۲۹ میں ہے اذان میں ۱۸ کلمے ہیں۔ شہادت رسالت کے بعد "حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح" کہے۔

سوال ۹۰: ذرا بتلائیں قرآن پاک کے برخلاف آپ نے وضو کب سے ایجاد کیا ہے۔ کتب شیعہ میں بھی سنی وضو کا ذکر ہے۔ الاستبصار میں ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں وضو کرنے بیٹھا حضورؐ تشریف لائے فرمایا کلی کرو، ناک میں پانی ڈالو اور جھاڑو، پھر تین مرتبہ منہ دھوؤ، دو دفعہ بھی دھونا کافی ہو جائے گا۔ میں نے بازو دھوئے اور سر کا مسح کیا دو مرتبہ، آپ نے فرمایا ایک دفعہ کافی ہو گا پھر میں نے پاؤں دھوئے تو حضورؐ نے مجھ سے فرمایا اے علیؓ انگلیوں کا خلال بھی کیا کرو دوزخ کی آگ کا خلال نہ ہو گا۔ (الاستبصار ص۶۶ ج۱)
یہ خبر اہل سنت کے موافق ہے، بطور تقیہ آئی ہے (سبحان اللہ)

سوال ۹۱: ذرا بتلائیں آپ اپنی صحاح اربعہ سے باقاعدہ سند اور اسکی تعدیل کے ساتھ ایک حدیث رسولؐ یا عمل مرتضیٰؓ ثابت کر سکتے ہیں جس میں نماز میں ہاتھ کھلے چھوڑنے کا ذکر ہو۔ ہماری کتب میں تو ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں امامت کراتے تو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے۔ (رواہ الترمذی و ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص۶۷)
ہاتھ ناف پر باندھنے کے سلسلے میں حنفیہ کی دلیل ہی حضرت علیؓ کا قول و فعل ہے۔ (ہدایہ)
کتب شیعہ میں اگر عورت کو ہاتھ باندھنے کا حکم ہے تو مرد کے لیے یہ بے ادبی کیسے ہو گیا؟

سوال ۹۲: ذرا بتلائیں ۲۰ رکعت تراویح سنت نبویؐ سے آپ کو کیوں ضد ہے؟ آپکی کتاب الاستبصار میں سے کئی روایات ۲۰ تراویح کی کتاب "تحفہ امامیہ" کے آخر میں ذکر کی جا چکی ہیں مثلاً امام باقر و صادقؒ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رمضان کی راتوں میں نماز زیادہ پڑھتے تھے یکم رمضان سے بیسویں تک روزانہ شب کو ۲۰ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (الاستبصار ص۴۶۲ ج۱)

سوال ۹۳: ذرا بتلائیں نماز کے بعد ذکر اللہ اور انبیاء و خلفاء پر درود و سلام افضل ہے یا شیطان و کفار پر لعنت بازی؟ اگر پہلی بات افضل ہے اور شیطان و کفار پر لعنت بلا ک[illegible] ضروری ہے تو نماز کے بعد حضورؐ کی ازواج مطہراتؓ، امہات اہلبیت (حضرت عائشہؓ و حفصہؓ) اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ خسران پیغمبرؐ و جد اہلبیت، داماد رسولؐ حضرت عثمانؓ، برادر نسبتی حضرت معاویہؓ اور چند دیگر قرابتداران پیغمبرؐ پر (العیاذ باللہ) لعنت اور تبرا کا ورد بعد از نماز کیوں کیا جاتا ہے اور امام جعفرؒ کی طرف

www.Ahnaf.com

www.Ahnaf.com

بھی منسوب کیا گیا ہے (فروع کافی ص۲۴۲ ج۱)۔ نیز یہ بھی واضح کریں شیعہ حضرات کو قاتلِ علیؓ ابن ملجم
اور قاتلِ حسینؓ سنان یا شمر سے کیوں اُلفت و عقیدت ہے کہ ان کو اس صف میں شمار کر
لعنتوں سے نہیں نوازا جاتا۔ کیا محض اس لیے کہ شیعہ کتب تاریخ میں وہ شیعہ عقائد کے حامل تھے

ایمانِ ابوطالب، تقیہ، متعہ وغیرہ

سوال ۹۴: کیا حضرت ابوطالب مسلمان ہوئے تھے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو بتلائیے
حضرت صادقؒ نے یہ کیوں فرمایا ابوطالب کی مثال اصحاب کہف کی سی ہے ایمان چھپاتے تھے اور
مشرک تھے تو اللہ نے ان کو دوہرا اجر دیا۔ (حالانکہ اصحاب کہف پر یہ بہتان ہے قرآن پاک صراحۃً
ان کا ظاہر و باطن مسلمان ہونا بیان کرتا ہے۔) (شیعہ تفسیر البرہان ص۲۳۰ ج۳) نیز اسی تفسیر میں ہے
آیت "انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء" (بلاشبہ آپ جس کو چاہیں پسند کریں
ہدایت نہیں دے سکتے۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔) ابوطالب کے حق میں اُتری جب حضور
نے ان کو کہا اے چچا لا الٰہ الا اللہ" پڑھو میں اس کے طفیل آپ کو نفع پہنچاؤں گا کہنے لگے
"بھتیجے! میں اپنے آپ کو خوب جانتا ہوں جب وغیرہ کلمہ پڑھے، فوت ہو گئے تو حضرت عباسؓ نے فرمایا
موت کے وقت انہوں نے کلمہ پڑھا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا میں نے تو ان سے نہیں سنا
تھا۔ تاہم امید ہے کہ میں قیامت کو نفع پہنچاؤں گا۔

سوال ۹۵: ذرا بتلائیے آپ کے محرم و چہلم وغیرہ کے موقعہ پر ماتم و عزاداری
کے نام سے لمبے چوڑے فرد مباہات کے جلوسوں اور جشنوں سے کیا مقصد ہے؟
مقصد غم حسین اور تذکرہ مصائب ہے تو وہ گھر میں انفرادی طور پر اور امام باڑوں میں
طور پر حاصل ہوتا ہے اور اگر مقصود اپنی طاقت، شوکت و کثرت کا دکھانا ہے تو یہ کا
کھلا نفاق اور عزاداری کی ضد ہے جو قابلِ نفرین ہے اگر مقصد امامت حسینؓ اور آ
سلسلہ کی تشہیر یا مذہب شیعہ کو فروغ دینا ہے تو تعلیمات آئمہ کی رُو سے یہ سراسر حرام
اور ملعون کام ہے اس کا آپ کو کوئی حق حاصل نہیں۔ چند ارشادات جعفریؒ ملاحظہ
ہوں۔ (۱) اپنے دین کو چھپانا واجب ہے جو تقیہ کر کے مذہب نہیں چھپاتا وہ

ہے۔ (۲) تقیہ مومن کی ڈھال اور جائے پناہ ہے تقیہ نہ کرنے والا بے ایمان ہے۔ (۳)
اے شیعو! ہمارے مذہب کو مت پھیلاؤ، ہماری امامت کو مت شہرت دو۔ (۴)
اے شیعو! تمہارا مذہب وہ ہے جو اسے چھپائے گا عزت پائے گا، جو پھیلائے گا یا ظاہر
کرے گا، ذلیل ہو گا۔ (۵) ہماری امامت کا بھید مخفی رہا۔ غداروں، مکاروں، بناوٹی
شیعوں کے ہاتھ لگ گیا تو انہوں نے بستیوں اور سڑکوں پر کہنا شروع کر دیا۔ (۶) اے معلی
ہماری امامت چھپاؤ اور شہرت مت دو کیونکہ جو ہمارا مذہب چھپائے گا اور مشہور نہ
کرے گا اللہ اسے دنیا میں عزت دے گا اور آخرت میں اس کی آنکھوں میں وہ نور رکھے
گا جو جنت تک پہنچائے گا۔ اے معلی جو ہماری امامت ظاہر کرے گا اور نہ چھپائے گا اللہ
اسے دنیا میں ذلیل کرے گا اور آنکھوں سے آخرت میں نور سلب کر کے اندھیرا کر دے گا جو
جہنم میں پھینکے گا۔ اے معلی تقیہ میرا مذہب ہے۔ میرے باپ دادا کا مذہب ہے تقیہ نہ کرنے
والا بے دین ہے۔ ... اے معلی ہماری امامت مشہور کرنے والا منکر امامت کی طرح ہے۔
(کافی باب تقیہ و باب کتمان)

کسی قسم کے عنوان اور طرز سے مسئلہ امامت یا مذہب تشیع کو فروغ دینے والے
دوست غور فرمائیں کیا امام نے انکو بے دین، بے ایمان، جنت سے محروم، قیامت
میں نابینا اور جہنمی اور امامت و مذہب کا منکر نہیں بتلا دیا؟ جب کہ آج تقیہ اور
اخفاء مذہب کی زیادہ ضرورت ہے۔ ارشاد امام ہے۔ جوں جوں امام مہدی کے نکلنے کا
زمانہ قریب ہو گا تقیہ کی زیادہ تر حاجت ہوتی جائے گی۔ اگر آج کثرت کے زعم میں آپ
نے تقیہ چھوڑ دیا ہے تو یا ارشاداتِ آئمہ جھوٹے ثابت ہوئے یا آپ شیعیت سے
خارج ہو گئے۔ اس مسئلہ کی وضاحت کریں۔

سوال ۹۶: آپ کی کتابوں میں متعہ کے بڑے بڑے فضائل مذکور ہیں فرمائیے
عترتِ رسول مقبول میں کون کونسے حضرات اس فضیلت سے مشرف ہوئے اور کتنے کتنے متعے کیے۔

سوال ۹۷: مجلسی نے حق الیقین میں متعہ کو ضروریات دین میں سے لکھا ہے
جس کا تارک فاسق اور منکر کافر ہوتا ہے۔ الاستبصار میں متعہ نہ کرنے والے کو ناقص

www.Ahnaf.com

الایمان اور قیامت میں شامل شدہ اٹھنے والا بتایا ہے۔ فرمائیے آپ تمام مرد و زن یہ کار خیر کر کے ایمان کامل کرتے ہیں یا نہ اور معمولی مدت کے لیے عقد متعہ علانیہ کیا جاتا ہے یا خفیہ اگر علانیہ ہے تو مثال پیش کریں۔ اگر خفیہ ہے تو زنا اور اس میں کیا فارق ہے جب کہ جوڑا پکڑا جائے۔

سوال ۹۸:۔ احتجاج طبرسی ص۵۹ مراۃ العقول ص۳۸۸ آفرزدات حیدری ص۴۲۷ ضمیمہ ترجمہ قبول ص۴۱۵ میں ہے کہ صدیق اکبرؓ کے پیچھے حضرت علیؓ نے نماز پڑھی اور صف میں کھڑے ہو کر پڑھی کیا صدیق اکبرؓ کا امام برحق ہونا واضح نہ ہوا۔

سوال ۹۹: جس خلافت پر صدیق اکبرؓ متمکن ہوئے وہ وہی تھی جس کا وعدہ حضرت علیؓ سے تھا یا حضرت علیؓ کی موعودہ خلافت کوئی اور تھی اگر وہی تھی تو حضرت علیؓ سے وعدہ خداوندی غلط ہوا اور اگر کوئی اور تھی تو حضرت صدیق و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم غاصب اور ظالم کیسے ٹھہرے۔

سوال ۱۰۰: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپ کے نزدیک سید ہیں یا نہ اگر ہیں تو ان کی ساری اولاد سید کیوں نہیں۔ اگر معاذ اللہ سید نہیں تو سیدہ خاتونِ جنت کا نکاح غیر سید سے کیسے جائز ہوا۔

تمت بفضل اللہ و عونہ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و جمیع امتہ اجمعین۔

۱۵ شعبان ۱۳۹۶ھ یوم الجمعۃ مطابق ۱۳ اگست ۱۹۷۶ء

الحمد للہ

مسلک اہل سنت کا مبلغ و محافظ یہ رسالہ انڈیا میں اور عربی ایڈیشن مکہ مکرمہ میں چھپ چکا ہے انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے اردو کے سوا ملکی غیر ملکی ہر زبان میں اس کا ترجمہ شائع کرنے کی